کتاب تواریخ المسیح

کا

دوسرا حصہ

تولد شریف کے بیان میں جسکو ریورنڈ مولوی عماد الدین لاہز
ڈی ڈی نے فائدہ عام کیلئے بمقام امرتسر ۱۸۹۳ء میں
لکھا اور ریلیجس بک سوسائٹی پنجاب کیطرف سے

امرتسر مشنل پریس میں بیان سنہ ۱۸۹۴ء کو چھپا
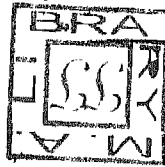
پہلی فصل

کیفیت زمانۂ تولد مجید کے بیان میں

جس زمانہ میں ہمارا خداوند مسیح تولد ہوا تھا اس زمانہ میں دنیا
دنیا کے امن چین تھا کہیں جنگ و جدل نہ تھا ہر طرف صلح تھی -
یہودی لوگ اُن ایام میں زیادہ تر مسیح موعود کے منتظر تھے - اور
کرتے تھے کہ اب وہ آنیوالا ہے - اور درمیان بعض غیر قوموں
بھی مسیح کا بہت چرچا اور اشتیاق تھا خصوصاً ممالک شرقیہ
اور سپتواجنٹ کے سبب سے یہہ اشتیاق زیادہ ہوا تھا طاسطس
سیوطی نیوس دو رومی مورخ جو مسیحی دین کے مخالف ہیں اپنی کتابوں
یوں لکھتے ہیں (طاسطس ۵ باب فصل ۱۳) یہہ گمان عام تھا کہ
یہود میں سے کوئی بادشاہ نکلیگا (سیوطی نیولس ۴ باب) تمام شرقی
میں یہہ پرانا خیال ہمیشہ قایم رہا اُن ایام میں موجب تقدیر الٰہی
وہ جو ملک یہودیہ سے نکلیں گے حکمرانی کریں گے - یہ خیال ضرور
تھا کہ عہد آدم سے چلا آتا تھا اور ابراہیم کے وقت سے ملاکی نبی
تک اسکی خوب تشریح اور تصدیق نبیوں سے مفصل ہو چکی تھی

اس خیال پر کلام اللہ میں بہت زور ہے بلکہ جو کوئی تمام کلام اللہ کے مطلب اور اصلی مقصد سے آگاہ ہے وہ جانتا ہے کہ اسی خیال کا تصور مع التصدیق آدمی کے لئے نجات اور ابدی سعادت کا باعث رہا ہے اور اب بھی ہے۔

جن ایام میں مسیح خداوند تولد ہونے پر تھا اُن دنوں اس خیال پر زیادہ زور اس لئے ہوا تھا کہ پیشین گوئیوں کا وقت پورا ہوا نظر آتا تھا وہ پیشین گوئیاں کلام اللہ میں ایسی ہیں جو مسیح کی پہلی آمد کا وقت دکھلاتی ہیں (پیدائش ۴۹-۱۰ دانیال ۹-۲۴ سے ۲۷) اور مسیح کا آنا ٹھیک انھیں وہ پیشین گوئیوں کے موعودہ وقت پر ہوا ہے اور یہ بھی یسوع کے موعود مسیح ہونے پر خدا کی طرف سے ایک پختہ دلیل ہے۔ اگرچہ پیشین گوئیاں تا وقتیکہ ظہور میں آویں پورے طور پر انسان کی سمجھ میں نہیں آیا کرتیں تاہم کسی قدر انسانی فہم میں ضرور نور افشاں ہوتی ہیں۔ یعقوب کی پیشین گوئی کا یہ منشا تھا کہ میرے بیٹے یہوداہ کے گھر میں سلطنت آویگی اور پھر وہ سلطنت جاتی رہے گی مگر اُسکے نسل کا آخری حاکم جانے نہ پائیگا جب تک کہ مسیح نہ آجائے یعنے جب مسیح آجاوے تب آخری حاکم جاتا رہے گا (گنتی ۲۴-۱۸ و ۱۹) سے ثابت ہے کہ تولد مسیح کے وقت قوم آدوم یعنے شعیر سے ایک شخص شہر میں حاکم باقی ہوگا

اُسکو مسیح آکے ماریگا - اب دیکھو کہ یعقوب کی پیشین گوئی کے موافق ۱۱۳۳
برس بعد داؤد کے وقت سے یہوداکی بادشاہی قائم ہوئی اور ۴۵۳
برس تک رہی اور اسیری کے وقت جاتی رہی اور اُسکے قدموں کے
درمیان سے حاکم ہونے شروع ہوگئے جو کہ ملک یہوداکے حاکم یا بادشاہ
کھلاتے رہے اور کچھ متفرق فرقوں کے لوگ تھے جو یہوداکے حاکم
کھلائے اُن میں سے آخری شخص ہیرودیس ادومی بادشاہ تھا جو تولد
شریف کے وقت باقی تھا چند مہینوں کے بعد ہولناک موت سے موا جبکہ
شیرخوار بے قصور بچوں کے خون سے اسکے گناہوں کا پیالہ لبریز ہوگیا
تھا تب گویا مسیح نے اُسکو اپنی الوہیت کی شان سے مارا ہے پس پیشین
گوئی سراسر برحق تھی -

پھر یہ بات بھی ظاہر ہے کہ جب بابل میں اسیر تھے اور سلطنت
یہوداجاتی رہی تھی یقیناً دانیال پیغمبر کے دل میں خلجان تھا کہ مسیح کب
آئیگا کیونکہ سلطنت یہودا تو چلی گئی ہے اب آنے میں کیا دیر ہے تب
اُسکو قدموں کے نیچے کے حکام کا زمانہ بتلایا گیا تھا تاکہ سب مومنین کی
تسلی ہو کر ستر ہفتے مقرر ہوئے یعنے ۴۹۰ برس اور ٹھیک ۴۹۰ برس
جب پورے ہوئے مسیح آگیا یعنے ہیرودیس بادشاہ کے عہد میں آیا
اور وہ سلطنت یہوداکے قدموں کے نیچے کا آخری حاکم تھا اور تولد مسیح

کے چند ماہ بعد ہوا ہے۔

(ف) دانیال کی پیشین گوئی ستر ہفتوں کی بابت مختلف طورسے مفسروں نے بیان کی ہے سب سے بہتر کتاب اس بیان کے سمجھنے کو سٹرانڈرسن صاحب آل آل ڈی مہتمم پولیس شہر لنڈن کی کتاب ہے جسکا نام (دی ملکنگ آف دی پرنس) ہے یہہ صاحب ابھی لنڈن میں موجود ہیں اور جو حساب ہفتوں کا اُنھوں نے ایک ایک دن بلکہ گھنٹے بھی جمع کر کے نکالا ہے وہ صحیح معلوم ہوتا اور بڑی محنت سے نکالا ہے اُس کتاب کا ترجمہ ضرور اُردو میں چاہئے۔

دوسری فصل

یحیی پیغمبر ابن ذکریا کا تذکرہ

یہہ شخص خدا کی طرف سے دنیا میں صرف اسی لئے پیدا ہوکے مسیح کے آگے بھیجا گیا کہ مسیح پر گواہی دے اور بتلائے کہ یہی یسوع موعود مسیح ہے (یوحنا ۱- ۶ و ۷) اس شخص کا تذکرہ مسیح کے بیان میں اور اناجیل کے متفرق مقاموں میں ایسا رلا ملا لکھا ہوا ہے کہ مبتدی بآسانی سمجھہ نہیں لیتا اس لیے میں اُسکا بیان کسیقدر باختصار یکجا کرتا ہوں۔

یحیی کا اصلی نام یوحنّا ہے اور یہہ لفظ مخفف ہے (یہواہ حنّان) کا یعنے خدا نہایت مہربان ہے یہہ نام اسکو خدا نے دیا تھا بایں مراد کہ

جیسے وہ شخص مسیح کا پہلا منادہو کے خدا تعالیٰ کے فضل کا مقام مسیح میں دکھلائیگا اور اُسکا بیان اپنے اقوال میں کریگا ویسے وہ اپنے نام سے بھی الٰہی فضل کا بیان کرے یہی سبب ہے جو فرشتہ کہتا ہے کہ اُسکا نام یوحنّا رکھنا (لوقا ۱-۱۳و۶۰و۶۳)

یوسیفس کہتا ہے کہ (یوحنا کو سب لوگ نبی جانتے تھے اور وہ بپتسما دیا کرتا تھا اور اُسکا بپتسما ایسا نہ تھا جیسے علماء دین نو مریدوں کو دیتے تھے مگر کچھ اور ہی قسم کا بپتسما تھا) اس مورخ کے قول سے اور اُس کلام سے جو انجیلوں میں یوحنا کے بپتسمے اور تعلیم کی بابت مرقوم ہے صاف ثابت ہے کہ دین یہود کے انتظام کی صورت میں تبدیلی کا شروع اسی یوحنا سے ہوا ہے کیونکہ وہ عہدِ عتیق اور عہدِ جدید کا درمیانی نبی ہے یہودیوں نے اُسکا خاص قسم کا بپتسما دیکھکر اُسکو یوحنا بپتسما دینے والا نام دیا اور وہی نام مشہور ہو گیا۔

اس یوحنا کی بابت دو ہی دو باتیں لکھی گئے تھے اور دو نام اس شخص کو دیے گئے تھے جن میں ہمارے لئے بڑی ہدایت ہے خدا کی طرف سے

اوّل (یسعیاہ ۴۰-۳) میں اُسکو **قول** قورا لکھا ہے یعنے آواز دہندہ کی آواز۔ اور یوحنا نے آپ کہا کہ میں پکارنے والے کی آواز ہوں۔ (یوحنّا ۱-۲۳) اور ہم اس شخص کے کلام میں تمام نبیوں کی آوازوں کا

خلاصہ دیکھتے ہیں - اور یہ بھی کہ دنیا کی حدوں تک جہاں انجیل شریف جاتی ہے یہ یوحنا مسیح کا پہلا منادی سب رسولوں سے پہلے مسیح کی بابت آوازِ توبی گواہی دیتا ہوا مرقوم ہے - پھر دیکھو اسکی آواز کیا ہے یہواہ کے لئے راہ تیار کرو ہمارے الوہ کے لئے شاہ راہ - اور ظاہر ہے کہ وہ دلوں کی تیاری یسوع مسیح کے لئے چاہتا ہے تاکہ مسیح ہمارے دلوں میں سکونت کرے پس مسیح کون ہے یہواہ الوہ جو مجسّم ہوکے ظاہر ہوا -

دوئم (ملاکی ۳-۱) میں اس شخص کو خدا نے میرا رسول کہا ہے کیونکہ یسوع مسیح جو خدا ہے خدا ہے یوحنا اسکی پیشی کا رسول ہے اور اسی لئے وہ انبیاء سابقین سے افضل مرتبہ کا شخص ہے (متی ۷-۲۸) پھر دیکھو خداوند یسوع مسیح نے اُسکو جلتا و چمکتا چراغ بتلایا ہے (یوحنا ۵-۳۵)-

یوحنا فرقہ کاہنوں میں سے تھا جو دینی خدمت کے لئے مخصوص تھے داؤد نے خیمہ جلیل کی خدمت کے لئے کاہنوں میں سے ۲۴ بار بدار مقرر کئے تھے اُن میں ابیا نام کاہن آٹھواں بار بدار تھا اُس ابیاہ کی نسل سے ذکریا ہوا جسکا بیٹا یہ یوحنا ہے (اتو ۲۴-۱۰ لوقا ۱-۵)

یوحنا کی پیدائش بالھی انتظام معجزانہ طور سے ہوئی کیونکہ اسکی والدہ الیسبات بانجھ بڈھی تھی اور والد بھی بڈھا تھا اور یہ دونوں لاولد تھے (لوقا ۱-۷) اور خدا پرست آدمی اور متشرع تھے -

جب زکریا اپنی باری کی نوبت میں ہیکل شریف کے مقام قدس میں نہ قدس الاقداس میں خوشبو جلاتا تھا تب مذبح کے دہنی طرف فرشتہ کھڑا ہوا نظر آیا جس نے یوحنا کی بابت زکریا کو بشارت دی اور اُسکا حال پہلے سے بتایا اور کہا کہ میں جبرئیل ہوں (لوا۔ ۵ سے ۱۷) لیکن زکریا سے بڑی غلطی ہوئی کہ وہ نیچری قاعدہ پر نگاہ کرکے فرشتہ کی بات پر یقین نہ لایا اور نشان مانگا تب اُسکو سزا کے طور پر دہمکی اور ملامت کے ساتھ یہ نشان دیا گیا کہ تا تولد یوحنا تیری زبان میں سے قوت گویائی مسلوب ہوجائیگی تو بول نہ سکے گا تاکہ تجھے معلوم ہوجائے کہ فطرت پر فاطر کا پورا پورا ہر وقت اختیار ہے وہ جو چاہے سو کرے اُسکے کاموں کو کوئی نہیں روک سکتا۔ اور اس لئے بھی زبان بند ہوئی کہ اب موسوی انتظام بند ہوتا ہے مسیحی انتظام کُھلنے والا ہے (۱۔ ۴۰) اس شخص کی زبان تخمیناً دس ماہ تک بند رہی ہوگی کیونکہ جب وہ اپنی باری کے دن پورے کرکے اپنے گھر گیا تب اُسکی زوجہ حاملہ ہوئی اور نو ماہ بعد جنی تھی۔ باری کے دن کتنے تھے اس بارہ میں گرسول صاحب نے بڑی محنت اور کوشش سے دریافت کیا ہے کہ باری ہفتہ ہفتہ کی تھی اور یہ کہ ماہ اکتوبر میں زکریا اپنے گھر گیا تھا (دیکھو تفسیر الفرد آیت ۲۳ کے ذیل میں)۔

فائدہ- اگر گریسول صاحب کا بیان صحیح ہے کہ وہ ماہ اکتوبر میں گھر گیا تھا تو معلوم ہو جاوے کہ ماہ اکتوبر سال عام کا پہلا مہینا تھا جیسے جنوری پہلا مہینہ ہے اور یہہ اکتوبر جو سال عام کا پہلا مہینہ ہے یہودیوں کے سال مقدس کا ساتواں مہینہ تھا اور نام اسکا **ایتانم** تھا (۱ سلا ۸- ۲) پس وہ جو (لوا - ۲۶) میں چھٹا مہینہ لکھا ہے وہ الیسبات کے حمل کا بھی چھٹا مہینہ ہوا اور سال عام کا بھی چھٹا ہوا جو ماہ مارچ ہے پس جبکہ مارچ میں الیسبات کا چھٹا مہینہ ہوا جو مریم کے حمل شریف کا پہلا مہینہ ہے تو **مسیح** کی پیدایش ضرور دسمبر میں ہوئی ہوگی- جب یوحنا ۶ ماہ کا بچہ والدہ کے شکم میں تھا اُس وقت جبریل فرشتے نے آکے مریم کنواری کو مسیح کی بشارت دی تھی اور اثناء کلام میں کہا تھا کہ الیسبات چھہ ماہ سے حاملہ ہے- اُن دنوں میں الیسبات یروشلم کے جنوب کی طرف بیس بائیس کوس کے فاصلہ پر کوہستان حبرون میں درمیان ایک بستی کے تھی (جسکا نام **یوتہ** ہے اور یہہ بستی ابتک آباد ہے کلام اللہ میں اس بستی کا نام نہیں لکھا صرف ایک شہر لکھا ہے)- پس مریم یوتہ شہر کو چلی گئی جو کاہنوں کی بستی ہے تاکہ الیسبات سے ملاقات کرے- اور جو کچھہ فرشتہ سے سُنا ہے اُسکی بابت باہم باتیں کریں- جب گھر میں داخل ہوئی اور الیسبات کو سلام کیا تب سلام کی آواز سُنکے یوحنا ۶ ما

کا بچہ اپنی والدہ کے رحم میں خوشی سے اُچھلا اور الیسبات روح القدس
سے بھر گئی جیسے پیغمبر اللہ کی روح سے بھر جاتے اور کلام کرتے ہیں
اور جو کلام اُس نے کہا وہ الہامی کلام ہے اُس میں غیبی اور گہری اور
مفید باتیں ہیں (لوقا ۱- ۳۹ سے ۴۵)۔

پھر مریم تین مہینے کے قریب وہاں رہکے واپس آئی اور الیسبات
کے جننے کا وقت آ گیا اور یوحنا پیغمبر تولد ہوا۔ تولد کے بعد جب آٹھواں
دن آیا جو ہندوستان میں چھٹی کا دن کہلاتا ہے اور یہودیوں میں
وہ نام رکھنے کا اور ختنہ کا دن مقرر ہے اُس روز کا معاملہ بھی جو یوحنا
کے گھر گذرا عجیب ہے دیکھو (۵۷ سے ۶۶) جب زکریا کی زبان کھل
گئی اور اُس نے با الہام کلام کیا اُس کلام میں مسیح کی نسبت اور اس یوحنا
کی نسبت جو کچھ کہا گیا ہے وہ سب غور اور توجہ کے لائق ہے۔
(۶۷ سے ۸۰) کیونکہ وہ کلام خدا روح القدس کا کلام ہے اور اس
میں عہد عتیق و جدید کا ربط دکھلایا ہے۔

گریسول صاحب کے بیان کے موافق یوحنا کی پیدائش ماہ جون میں
ہوئی ہو گی۔ غرض یوحنا تولد ہو کے انھیں اطراف میں پرورش پاتا
رہا اور لکھا ہے کہ ظہور کے دن تک بیابان میں رہا (لوقا ۱- ۸۰)
اس سے مراد وہ بستیاں ہیں جو مُردہ سمندر کی طرف بیابان میں تھیں

وہ اُسی طرف رہا۔ اور مسیح خداوند اُس کے تولد کے چھ ماہ بعد بیت اللحم
میں تولد ہوگئے اور تخمیناً چند ماہ مصر میں رہ کے **ناصرہ** میں آگیا اور
اسی جگہہ میں پرورش پائی۔ جب طبیریوس قیصر کا ۱۵ سنہ جلوسی آیا تب
خدا کی طرف سے یوحنّا مبعوث ہوا کہ اپنا کام شروع کرے۔ خدا کا حکم
تھا کہ تیس برس کی عمر میں کاہن خدمت کا کام شروع کرے (گنتی ۴۔
۳) ضرور یوحنّا نے تیس برس کا ہو کے کام شروع کیا ہوگا اس سے
پہلے کام کا شروع کرنا جائز نہ تھا اور ظاہر ہے کہ یوحنّا مسیح سے چھ ماہ
بڑا ہے تو مسیح کی عمر اُس وقت ½ ۲۹ برس کی ہوگی پھر اسی سن کے آخر میں
مسیح بھی تیس برس کا ہو کے اپنا کام شروع کرتا ہے اس لئے یوحنّا
کا کام چھ ماہ پہلے اور مسیح کا کام چھ ماہ بعد شروع ہوتا ہے اور وہ
طبیریوس قیصر کا ۱۵ سنہ جلوسی ہے اور تواریخ روم سے ثابت ہے
کہ طبیریوس ۷۶۵ سنہ رومی میں **اگسطس** کی موت سے دو برس پہلے
اُس کے جیتے جی سلطنت کرنے لگا تھا پس ۷۶۵ − ۱۵ = ۷۵۰ کے
یعنی مسیح تولد ہوا ہے رومی ۷۵۰ سنہ میں جو روملس بادشاہ کا سن
ہے شہر روم کی بنیاد کے وقت سے اور یہی سن ہیرودیس
کلاں کی موت کا ہے۔

یوحنّا نے مبعوث ہو کے جو جو کچھ کیا اُس سب کا خلاصہ مقصد یہ

ہے کہ اُسنے کہا توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک ہے۔ آسمان کی بادشاہی یا خدا کی بادشاہی سے مراد یوحنا کی یہ تھی کہ وہ آسمانی سلطنت جسکا ذکر (دانیال ۲-۴۴ و ۴۵ و ۷-۱۳ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۸) میں ہے اب دُنیا میں آتی ہے اور اُس سلطنت کا سلطان جو سلطان السلاطین ہے یسوع مسیح ہے جو اب ظاہر ہوا چاہتا ہے پس تم اُس سلطنت کی رعیت بننے کو تیار ہو جاؤ اور یہ تیاری دلی سچی توبہ سے ہوتی ہے تاکہ خداوند خدا دلوں میں سکونت کرے۔

فائدہ واضح ہو کہ دانیال کی پیشین گوئی کے موافق کسدیوں کے بعد مادیوں اور فارسیوں اور یونانیوں اور رومیوں کی سلطنتوں کا دُنیا میں ہونا اور عین رومی سلطنت کے ایام میں مسیحی دین کا اُٹھنا کمال درجہ پر مسیحی دین کی صداقت کا اظہار ہے۔ اور یہ بھی خوب یاد رہے کہ مسیحی دین نہ صرف ایک مذہب ہے بلکہ وہ آسمانی سلطنت ہے۔

اور یہ جو یہودی لوگ یوحنا کے پاس بپتسمہ لینے کو بکثرت آنے لگے تھے یہی سبب تھا کہ وہ آسمانی بادشاہی کے منتظر تھے اور اس میں شامل ہونے کے لئے مخصوص ہونا چاہتے تھے اسی لئے اپنے قدیمی دستور سے الگ یوحنا کا بپتسمہ لینے کو دوڑے چلے آتے تھے

اور وہ اُنکو بپتسما پانی میں دیتا اور مسیح کی باتیں سُناتا تھا اور وہ سب اپنے گناہوں کا اقرار کرکے بپتسما لیتے تھے - اُنھیں ایام میں مسیح خداوند بھی یوحنا کے پاس آیا تاکہ بپتسما لے اس بات کا ذکر رسالہ سوم میں آئیگا کہ یہہ کیا معاملہ تھا - اس وقت یہی معلوم کرنا ہے کہ یوحنّا کا تمام کلام اور کام مسیح کے لئے تھا - اُس نے یہودیوں کو بپتسما اس لئے دیا کہ توبہ کرکے مسیح کے لئے تیار رہوں اور روح القدس کا بپتسما مسیح سے جاکے پائیں اور جوکچھہ تعلیم اُسنے دی اُسکا مرکز مسیح کی منادی ہے اور کوئی دوسری بات نھیں ہے اُس نے مسیح کی ذاتی الہی شان دکھلائی اور اُسکے کاموں کا بیان کیا اور اُسکی تعلیم کے مقاصد اور مطالب ظاہر کئے اور یہہ سب کچھہ خدا سے معلوم کرکے کہا (دیکھو متی ۳ - ۱ سے ۱۲ مرقس ۱ - ۴ سے ۱۲ لوقا ۳ - ۴ سے ۲۰ یوحنا ۱ - ۶ سے ۴۰ وغیرہ)

اس یوحنّا کے بیان میں وہ خاص الفاظ جو مسیح کے حق میں ہیں اور بہت فکر کی لایق ہیں یہہ ہیں (یوحنّا ۳ - ۳۱) یسوع مسیح اوپر سے ہے (۳۵) یسوع مسیح خدا کا اکلوتا اور پیارا بیٹا ہے (۱ - ۹ ۳ و ۳۶) وہ خدا کا برہ ہے جو جہان کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہے (متی ۳ - ۱۲) یسوع مسیح روح القدس کا بپتسما دیتا ہے (یوحنّا ۳ - ۲۹) یسوع مسیح دُلہا ہے یعنی

یعنے کلیسیا کا مالک اور خاوند (۳-۲۶ و ۳۳) یسوع مسیح کو قبول کرنے والا ابدی زندگی پاویگا اور جو کوئی اُسکو قبول نہ کریگا اُسکے اوپر خدا کا قہر رہیگا۔

یوحنا نے دُنیا میں تھوڑے ہی دن کام کیا پھر وہ شہید ہو گیا۔ اور شہادت کا قصہ یوں ہے کہ ہیرودیس انٹی پٹر ولد ہیرودیس کلاں مُلک جلیل کی چوتھائی کا حاکم جو ایک عیاش آدمی تھا اور اپنے غریب بھائی ہیرودیس فلپ کی زوجہ مسماۃ ھیرودیاس کو بھگا لایا تھا اور اور قسم کے بدی کے کام بھی کیا کرتا تھا یوحنا پیغمبر نے اُسکو اُسکی بدی پر ملامت کی تھی اور کہا تھا کہ اپنے بھائی کی زوجہ رکھنا تجھے جائز نہیں ہے اس بات پر اُس نے خفا ہو کے یوحنا کو قلعہ مکیرس میں قید کر دیا تھا جہاں وہ بے قصور شخص ڈیڑہ برس قید رہا۔ جب اس ہیرودیس کا سالگرہ کا وقت آیا اور عیش عشرت کا جلسہ قائم ہوا تب اُس ہیرودیاس عورت کی بیٹی سلومی نام جو ہیرودفلپ سے پیدا ہوئی تھی اور اپنی بدکار والدہ کے ساتھہ باپ کے گھر سے بھاگ آئی تھی اُس جلسہ میں اُٹھکے ناچی اور سوتیلے باپ کے جشن کو رونق دی اور سب کو خوش کیا اور جب انعام پانے کا وقت آیا ماں کے سکھلانے سے یوحنا پیغمبر کا سر مانگا کیونکہ اُسکی ماں یوحنا کی سخت دشمن ہو گئی تھی۔ پس ہیرودیس ظالم نے

اُس نبی کا سر کٹوا کے اُسکو منگوا دیا اور وہ اپنی ماں کے پاس لے گئی۔ اور
یوحنّا کے شاگردوں نے آکے یوحنّا کی لاش کو دفن کیا۔ ابتک اُسکی
قبر وہاں ہے اور لوگ زیارت کرنے کو وہاں آتے ہیں بلکہ بعض مسلمان
وہاں چلہ کشی کرتے اور بعض منت مانتے اور وہاں جا کے دعا کرتے ہیں
کہ بطفیل سچے پیغمبر اُنکے مقاصد بر آئیں۔ لیکن اُس سچے نبی کی تعلیم اور گواہی
پر توجہ نہیں کرتے جو اُس نے مسیح یسوع کے حق میں دی ہے۔ یوحنّا نے
مسیح کے حق میں جو کچھ کہا تھا مسیح ویسے ہی پایا گیا اور مسیح کی صلیبی موت سے
کچھ دنوں پہلے وہاں کے لوگوں نے کہا کہ یوحنّا سچا تھا (یوحنّا ۱۰۔ ۴۱)
اور ہم جو اس آخر زمانہ میں ہیں یوحنّا کی باتوں کی تصدیق زیادہ تر پاتے
ہیں کہ مسیح ویسا ہی شخص ہے جیسی یوحنّا نے گواہی دی تھی پس یوحنّا کی
باتیں مسیح کے حق میں شکر کے ساتھ با ایمان قبول کرنا واجب اور لازم
ہے۔

تیسری فصل

مبارک کنواری مریم کے لئے بشارت غیبی کا بیان

یوسف اور مریم جن کے درمیان منگنی ہو رہی تھی۔ شہر ناصرہ
میں جُدا جُدا اپنے اپنے گھر میں رہتے تھے۔ اور ابھی تک وہ اکٹھے نہوئے

تھے کہ یکایک خدا تعالی نے جبریل فرشتہ کو مریم کے پاس بھیجا اور
وہ فرشتہ گھر کے اندر جہاں مریم تھی آ کھڑا ہوا اور بولا اے مقبولہ
سلام خداوند تیرے ساتھ تو عورتوں میں مبارک ہے) مریم فرشتہ
کو دیکھ کے اور اُس کی بات سُن کے گھبرائی اور سوچنے لگی کہ یہ کیسا
سلام ہے۔ فرشتہ بولا اے مریم مت ڈر تو نے خدا تعالی کے حضور میں
فضل پایا۔ دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اُسکا نام یسوع رکھنا۔ وہ
عظیم الشان ہوگا اور خدا تعالی کا بیٹا کہلائیگا اور خداوند خدا اُس کے
باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا۔ وہ یعقوب کے گھرانے پر سدا
بادشاہی کریگا اور اُسکی بادشاہی کا کبھی آخر نہوگا (لوقا ۱ - ۲۶ سے ۳۳)
یہہ کلام جو فرشتہ نے سُنایا اِس کے لفظ لفظ پر غور کرنا چاہئیے
کیونکہ یہہ وہ کلام ہے جو فرشتہ مسیح کے رحم میں آنے سے پہلے اُس کی
شان اور کام کی بابت سُناتا ہے۔ کہتا ہے کہ تو حاملہ ہوگی یعنے بقُدرت
خداش بطریق دُنیا۔ اور کہ تجھ سے ایک بیٹا پیدا ہوگا یعنے تیرا بیٹا او
قُدرت کا بیٹا ہوگا۔ وہ عظیم الشان ہوگا۔ ایسا عظیم الشان کہ اُس کی
شان سے بلند کسی کی شان نہوگی۔ وہ ابن خدا کہلائیگا یعنے
فی الحقیقت ابن خدا ہوگا یہہ اُسکی بلند شان کا بیان ہے۔ پھر کہا کہ
وہ ابن داؤد بھی ہوگا۔ یہہ اس لئے ہے کہ تو اے مریم بنت داؤد

ہے اگر مریم بنت داؤد نہ ہوتی بنت ہارون ہوتی تو فرشتہ ابن مریم کو ابن ہارون کہتا نہ ابن داؤد۔ پھر یہ کہ وہ پیدا ہوتا ہے اس مقصد سے کہ داؤد کے تخت پر بیٹھ کے یعقوب کے گھرانے پر تا ابد بادشاہی کرے اور کبھی اُسکی سلطنت تمام نہ ہوگی۔ اُسکی سلطنت ابدی ہے اسلئے کہ وہ خود ازلی ہے جس کا نہ شروع ہے نہ آخر۔ اور کہ وہ یعقوب کے گھرانے پر سلطنت کریگا۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ اُس کی سلطنت کا دارالحکومت یعقوب کا گھرانا ہوگا جس کے لئے یعقوب کا سارا گھرانا مخصوص ہوا تھا ورنہ سلطنت تو اُسکی تمام روئے زمین پر ہوگی اور آسمانوں پر بھی سارا اختیار زمین آسمان پر اُسکو دیا جائیگا۔

اس بشارت سے (۷۴۰) برس پہلے یشعیاہ پیغمبر یوں لکھ گیا تھا (۹-۶و۷) ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوتا ہے اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا ہے اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے عجیب۔ مشیر خدا قادر۔ ابدیت کا باپ سلامتی کا شاہزادہ۔ اُس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی اور وہ داؤد کے تخت پر اور اُس کی مملکت پر آج سے لیکے ابد تک بند و بست کریگا اور عدالت وصداقت سے اُسے قیام بخشیگا رب الافواج کی غیوری یہ کریگی۔ یشعیا کی مراد یہ ہے کہ ہمارے لئے یعنے کل بنی آدم کے فایدہ کے لئے۔ ہمکو یعنے

سب آدمیوں کو بوسیلہ ہم بنی یہوداکے ایک بیٹا خدا کی طرف سے بطور
بخشش دیا گیا ہے اور وہ تولد ہونے والا ہے۔ اور اسکے پانچ نام
سُنا کے اسکی شان دکھلاتا ہے وہ **عجیب** ہے یہہ خاص نام اللہ
تعالی کا ہے (قاضی ۱۳-۱۸) خدا تعالی ہمیشہ یا عجیبُ یا عجیبُ کہہ کے
اہلِ حاجت سے پُکارا گیا ہے اور وہ یہی اقنوم ثانی ہے جو عجیب طور
سے مجسّم ہوا اور عجائب کام کئے عجیب تعلیم دی عجیب تاثیریں ظاہر
کیں اور کرتا ہے (**مشیر**) وہ خدا باپ کا اقنوم ثانی ہوکے ازل
سے مشیر ہے اور اب مجسّم ہوکے ہمارا بھی مشیر ہے (**خدائے قادر**)
در اصل اہل جبور ہے یعنے اللہ تعالی قدرت والا دیکھو وہ لڑکا جو بخشا
جاتا ہے اللہ تعالی ہے (**ابدیت کا باپ**) نہ ابدیت کا بیٹا ہم سب
ابدیت کے بیٹے ہیں وہ **ابی عد** ہے اس لئے کہ ازلی ہے (سلامتی کا
شاہزادہ) وہ حقیقی بادشاہ اللہ تعالی کا بیٹا ہے جسکو باپ نے سب نوکروں
کے بعد آخر میں بھیجا۔ اور وہ ابنِ داؤد بھی ہے۔ وہ سلامتی اور صُلح
بخشنے کو آیا کہ خدا اور انسان میں صُلح ہوجائے اور درمیانی دیوار گرجائے
(افسی ۲-۱۴) اُسکی سلطنت کا اقبال اور سلامتی غیر متناہی ہے اور حقیقی
عدالت اس سے ہوگی۔ پس یہہ جو بیان ہوا کہ لڑکا تولد ہوگا اور وہ اللہ
انسان ہوگا اور ایسا ایسا ہوگا اور یوں یوں کریگا یہہ سارا کام اللہ کی

غیوری کرگی۔ خدا کی غیوری سے بہت لوگ ناواقف ہیں اور اس لئے
خدا کے گہرے کاموں کو دریافت نہیں کر سکتے مسیحی لوگوں کو بار بار
یاد کرنا چاہئے کہ مسیح کا معاملہ خدا کی غیوری کے سبب سے ہوا ہے
اب دیکھو جو کچھ فرشتہ مریم سے کہہ رہا ہے اُسی بات کا خلاصہ ہے
جو یشعیا پیغمبر خدا سے معلوم کر کے لکھ گیا تھا۔ اِس وقت ۲ سموئیل
۷-۱۳ سے ۱۶ و ۸۹ زبور و یشعیا ۱۱ باب کو بھی پڑھو کہ کیا کیا کہا گیا تھا)
اب اُس سب کے پورا ہونے کا وقت آیا کہ مسیح دُنیا میں آتا ہے۔

جب مریم نے فرشتہ سے یہہ کلام سُنا تب رازجوئی کے طور پر
یوں پوچھا (یہہ کیونکر ہوگا جب میں مرد سے واقف نہیں ہوں) یہہ
کیا خوب سوال ہے اہلِ فکر کے فایدہ کے لئے اور اِس سے بہت
باتوں میں ہماری مشکل کشائی ہوتی ہے۔ ذکریا نے کہا تھا (لوقا ۱-
۱۸) میں کیونکر یہ جانوں لیئے کیونکر مجھے یقین آوے مریم کہتی ہے کہ
لڑکا کیونکر پیدا ہوگا جب کہ میں مرد سے واقف نہیں ہوں
وہ نہیں کہتی کہ مجھے یقین لانے میں تامّل ہے صرف صورتِ حال پوچھتی
ہے کہ وقوع اسکا کیونکر ہوگا۔ فرشتہ جواب دیتا ہے کہ روح پاک تجھ پر
نازل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا تجھ پر سایہ ہوگا اس سبب سے
وہ قدوس بھی جو پیدا ہوگا اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہلائیگا۔ جواب یہہ

کہ وہ لڑکا بغیر جسمانی باپ کے اور قاعدہ معمولی سے الگ ایک اور قاعدہ سے پیدا ہوگا کہ محض قُدرت الہیٰ اُسکو موجود کریگی۔ مریم نے نسابچی قانون کا ذکر کیا تھا کہ اُس کے خلاف کیونکہ ہوگا۔ فرشتہ کہتا ہے کہ یہہ تولد مجید اُس قانون سے ہوگا جو اصولی پیدایشی قانون ہے جس سے نسابچی قانون منقرر ہوئے ہیں اور ایسے قانون کا ذکر پیدایش ۱-۱ و۲) میں ہے اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ قانون دو ہیں ایک سکون فیکونی قانون ہے دوم عادی قانون ہے یہہ لڑکا پہلے قانون سے پیدا ہوگا اور یہہ صاف بیان فرشتہ کا ہے۔ پھر فرشتہ اُس مولود کو قدوس کہتا ہے الوہیم کے ہرسہ اقانیم قدوس ہیں (یسعیا ۶-۳) اور ہمیں پورا یقین ہے کہ داؤد اسی یسوع مسیح کے بدن شریف کو خدا کا قدوس کہہ گیا ہے (زبور ۱۶-۱۰ و اعمال ۲-۲۷) اور ظاہر ہے کہ جب ابلیس نے بھی فرشتہ سے یہہ سُنا ہوگا کہ یہہ مولود قدوس ہے تو اُس نے اپنی فوج میں اسکا چرچا کیا ہوگا جہاں سے بدروحوں کو بھی خبر ملی کہ وہ خدا کا قدوس ہے (مرقس ۱-۲۴ لوقا ۴-۳۴) پھر ہمیں اس شخص کی زندگی کے تمام تجربہ سے معلوم ہوگیا کہ خدا کی قُدّوسی اُس میں کامل تھی تب خوب دریافت ہوگیا کہ فرشتہ نے سچ کہا تھا۔

اور فرشتہ کہتا ہے کہ وہ خدا کی قدرت کے سایہ سے پیدا ہوجائیگا اس لیئے خدا کا بیٹا کہلائیگا۔ پس یسوع مسیح بلا واسطۂ مرد خدا کی روح سے پیدا ہوا ایک انسان معہ جسم اور نفس ناطقہ کے۔ پس قدوس کون ہے انسان مسیح قدوس ہے اور جیسے مسیح اپنی الوہیت کی ماہیت میں قدوس ہے ویسے اپنی انسانی ماہیت میں بھی قدوس ہے۔

فائدہ۔ ایسے ہی قدوس انسان کی دُنیا کو ضرورت تھی تاکہ وہ بےعیب بہرہ ہوکے اُن کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ اگر مسیح اور سب آدمیوں کی طرح بواسطۂ مرد عورت کے پیدا ہوتا تو وہ ہرگز قدوس نہ ہوتا بلکہ باپ کا گناہ اُس میں وراثتاً آجاتا جیسے سب آدمی گنہگار پیدا ہونے میں دیکھو داؤد کیا کہتا ہے (زبور ۵۱ - ۵) یعنے جب میں پشت پدر سے رحم مادر میں آیا تو موروثی گناہ باپ کی طرف سے لیکے جسم میں آیا تھا۔ اور یہہ گناہ آدم کے سلسلہ میں شروع سے چلا آتا ہے اور آخر تک چلا جائیگا اسی لیئے مسیح کو خدا نے اس موروثی ناپاکی سے الگ کرکے پیدا کیا اور فرشتہ نے بتلادیا کہ یہہ معاملہ اس لیئے ہے کہ وہ قدوس ہے۔

فائدہ۔ یسوع مسیح جو دُنیا میں آتا ہے سب آدمیوں کی مانند ایک آدمی پیدا نہیں ہوتا یہہ دوسرا آدم پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ

کیونکہ پہلا آدم خلافت الٰہی کو سنبھال نہ سکا گناہ کرکے اپنے درجہ سے گر گیا اور ابلیس کا مغلوب ہوگیا اور ہر طرح کی لعنت دُنیا میں لایا اور سب بہ کتوں کو کھو بیٹھا۔ اب خدا کی غیوری دوسرا آدم پیش لاتی ہی تاکہ وہ آکے ابلیس کو جو فتحمند ہو بیٹھا ہے شکست دے اور بنی آدم کو معہ آدم اوّل کے اور سب نبیوں کو اور سب مومنین وصالحین کو اور ہر بدکار گنہگار کو بھی جو توبہ کرکے ایمان لاوے ابدی ہلاکت سے بچالے اور خلافت الٰہی کا درجہ دُنیا پھر بحال کرے۔ اب تم آپ ہی سوچ کے کہو کہ دوسرا آدم کیونکر پیدا ہونا چاہیئے۔

اگر سلسلہ آدم اوّل سے آئے تو وہ دوسرا آدم نہیں ہوسکتا بلکہ سب بنی آدم میں سے ایک آدمی ہوگا اور اُس سے کیا فایدہ پہنچیگا وہ تو بچا نہیں سکتا بلکہ محتاج ہوگا کہ اُسی کو کوئی اور بچا وے۔ پھر بتلاؤ کہ دوسرا آدم کیونکر پیدا ہو۔ اُسی قانون سے پیدا ہونا چاہیئے جس قانون سے پہلا آدم پیدا ہوا تھا پس کچھ واجب ہے کہ دوسرے آدم کے لیئے پہلا قانون چاہیئے اس لیئے جس قانون سے آدم پیدا ہوا تھا اُسی قانون سے یسوع پیدا ہوتا ہے۔

آدم اوّل کا باپ خدا تعالیٰ تھا (لوقا ۳ - ۳۸) اور کوئی عورت نہ تھی کہ اُسکی والدہ ہوتی تب زمین کی لال مٹی سے اُسکا بدن لیا گیا اور اُس وقت تک کچھ فطری تناسل کا قانون قایم نہ ہوا تھا جواب جاری ہے

اب دوسرا آدم پیدا کرنے کے لئے قُدرت اور قُوّت تو وہی
آ موجود ہوئی ہے جو آدم کے لئے تھی اور فرشتہ کہتا ہے کہ اِس مولود
کا باپ خدا ہوگا یہاں تک تو آدم کے ساتھ برابری کا معاملہ ہے۔
لیکن یہاں ایک والدہ ہے مریم کنواری مقبولہ اور وہ بنی آدم
میں سے ہے یعنے آدم اوّل کے سلسلہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اِسکا
سبب یہہ ہے کہ یہہ آدم ثانی آدم اوّل کے سلسلہ کے اندر آنا چاہتا
ہے اور اُسکو ضرورت ہے کہ سلسلہ کے اندر آوے تاکہ اُس بگڑے
ہوئے سلسلہ میں سے لاکھوں لاکھ کو بچائے۔ پس وہ جسمانی باپ
کو درمیان میں سے دور دفع کرتا ہے تاکہ اپنے اندر بچانے کی لیاقت
جو قدوسی ہے محفوظ رکھے اور اپنے باپ خدا ہی کا حقیقی بیٹا رہے
اور اپنے باپ کی قدوسی اپنے اندر لیکے آدم اوّل کے سلسلہ میں آتا
ہے تاکہ وہ ذاتی قدوس اُنکو پاک کرے جو ذاتی ناپاک ہیں۔
پھر اس بڑے مقصد کے لئے ایک خاص کنواری لڑکی چُنی گئی
تاکہ خدا کا قدوس اُسکے رحم میں آئے پس خدا نے اولادِ داود میں
سے مریم کو اس لائق سمجھا کہ اُس قدوس کی جسمانی والدہ ہو اور سب
مومنین کی بھی والدہ ٹھہرے (مرقس ۱-۳)۔ رومی مسیحی کہتے ہیں
کہ مریم کنواری معصوم تھی اس لئے وہ قدوس اُسکے رحم میں آیا۔

اصطلاحاً معصوم وہ شخص ہے جو ہر طرح سے بے خطا ہو یعنے مکسوبی

موروثی فعلی خیالی عمدی سہوی کسی قسم کا قصور اُس میں نہ کبھی ہوا

اور نہ ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ جن کے گناہ بخشے گئے مقدس ہوتے

ہیں نہ معصوم۔ اور بچے بھی معصوم نہیں ہیں کیونکہ موروثی گناہوں

میں پھنسے ہوئے پیدا ہوتے ہیں کڑوے درخت کے کڑوے پھل

ہیں لفظ معصوم کے معنے پر غور کر کے سوچ لو کہ کوئی آدمی سوائے مسیح

کے دُنیا میں معصوم نہیں ہے یہ سب خیالات کہ نبی معصوم ہوتے ہیں

یا امام معصوم ہیں ناسمجھی کی باتیں ہیں آدم کا بچہ معصوم ہو نہیں سکتا

مسیح یسوع آدم کے سلسلہ سے الگ ہو کے پیدا ہوا اس لئے معصوم

ہے۔ مریم خداوند کی ما البتہ خدا ترس اور خدا پرست اور نیک چلن او

پاک دامن اور اہل فکر اولیا اللہ میں سے تھی وہ صدیقہ مقبولہ مبارکہ

ہے مگر موروثی گناہ سلسلہ انسانی سے اُس کی ذات میں کبھی تھا۔

تو بھی خدا کے قدوس نے اپنا جسم اسکے خون سے لیا۔

خدا کی عجیب شان ہے کہ دُنیا میں پہلا گناہ عورت سے ہوا جبکہ

اولاً شیطان نے بہکایا۔ اب عورت ہی سے خدا کا قدوس آتا

ہے۔ جہاں سے اولاً اندھیرا نکلا اُسی جگہ سے روشنی چمکتی ہے

جس جگہ کو شیطان نے اپنی فتحیابی کا مقام بنایا اُسی جگہ سے اُسکو

شکست دہندہ آتا ہے۔ لفظ عورت کی نسل کا مطلب جو چار ہزار برس سے
مخفی کا تھا اب خوب کھل گیا۔ آدم میں سے عورت نکلی اب عورت
میں سے ایک مرد نکلتا ہے۔ اور چار ہزار برس کے بعد پھیلا قانون قدرت
پھر نظر آتا ہے اس عرصہ میں انسانی کمزوری اور ناچاری خوب تجربہ میں
آگئی اور وہ وقت جو اس تولد مجید کے لئے مقرر تھا پورا ہو گیا (گلاتی
۴-۴ و ۵) جب وقت پورا ہوا خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے
پیدا ہو کے شریعت کے تابع ہوا تاکہ وہ اُنکو جو شریعت کے تابع
ہیں مول لے اور ہم لےپالک ہونے کا درجہ پاویں۔ دیکھو یہہ شخص جو
اب عورت سے پیدا ہوتا ہے وہی ہے جسکا ذکر قانون تناسل کے
اجراء سے پہلے مالک نے کر دیا تھا۔ اور جبکہ اِسکا ذکر اسکی پیدایش
سے پہلے آچکا تھا لفظ عورت کی نسل میں۔ تو اس شخص کی پیدایش کا
ذکر اور ارادہ سب کچھہ آدم کے گناہ کے بعد خدا سے بیان ہو چکا
تھا جو اَب اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔

پھر فرشتہ مریم سے کہتا ہے دیکھہ تیری رشتہ دار الیسبات کے
بھی بڈھاپے میں بیٹا ہونے والا ہے۔ اور یہہ اُسکا جو بانجھ کہلاتی
تھی چھٹا مہینا ہے۔ کیونکہ خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں۔
مریم کو الیسبات کے حمل کی کچھہ خبر نہ تھی کیونکہ اُسنے پانچ مہینے

تک اپنے حمل کو چھپایا تھا چھٹے مہینے نہیں چھپایا ظاہر کر دیا۔ اور وہ عمر رسیدہ عورت شروع سے بانجھ تھی اب خدا نے اُس کو اپنی قُدرت سے ہرا بھرا کر دیا کہ وہ معجزانہ طور سے بموجب خبر فرشتہ کے حاملہ ہوئی۔ فرشتہ کہتا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہے انہونی کے معنے ہیں محال۔ لوگ کہتے ہیں یہہ محال ہے وہ محال ہے لیکن خدا کا کلام سکھلاتا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہے ہاں خدا تعالیٰ تمام عیوب سے پاک ہے۔ اور اُس کی قُدرت مطلقہ ہے اُسکے ارادہ کسی مقام پر رُک نہیں سکتی اُس نے جو چاہا سو کیا اور جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔

فائدہ۔ یہہ نیچری لوگ خدا کی قدرت مطلقہ کو اپنی چھوٹی سی سمجھہ کے اندر مُقیّدہ بناتے ہیں یہہ مخالفت ہے صحیح اور کشادہ سمجھہ کی اور کلام اللہ کے ساتھہ۔

پھر فرشتہ الیسبات کو مریم کی رشتہ دار بتاتا ہے حالانکہ وہ ہارون کے گھرانے سے تھی (لوقا ۱-۵) اور مریم گھرانے داؤد سے ہو کے فرقہ یہودا سے ہے اور یہی جبریل فرشتہ جو مریم سے بول رہا ہے ابھی مریم کے پیٹ کے پھل کو ابن داؤد کہہ چکا ہے (لوقا ۱-۳۲) پس اسی مقام سے معلوم ہو گیا کہ جدی رشتہ نہیں ہے کوئی عارضی رشتہ

ہے ورنہ فرشتہ کے بیان میں مخالفت لازم آتی ہے اگر مریم بنت ہارون ہو تو مسیح ابن داؤد نہیں ہو سکتا

خوب یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح کے مخالفوں نے مسیح کو اُس کی شان سے گرانے میں ہر طرح سے کوشش کی ہے لیکن کبھی اُنکو فتحیابی نصیب نہیں ہوتی ہے اِس مقام پر بھی بعض دشمنوں نے بہت زور لگایا کہ مریم کو بنت ہارون بنائیں تاکہ مسیح ابن داؤد نہ رہے اور ساری اُمید مسیحی لوگوں کی برباد کریں۔ ایسے مخالفوں کے پاس سوائے اُس کے اور کوئی سند نہیں ہے کہ فرشتہ نے مریم کو الیسبات کی رشتہ دار بتلایا ہے لیکن اس بات پر کچھہ خیال نہ کیا کہ ابھی اُسنے ابن مریم کو ابن داؤد کس وجہ سے بتلایا تھا صرف اسی وجہ سے کہ مریم بنت داؤد ہے۔ پھر لفظ رشتہ جو اُنھوں نے پکڑا ہے وہ تو عام لفظ ہے جدی رشتہ ہو یا عارضی پھر وہ کس دلیل سے لفظ عام کو خاص معنے میں قایم کرسکتے ہیں تاکہ فرشتہ کے کلام میں نقص پیدا کریں۔ اس رشتہ کی بابت میں صاف کہتا ہوں کہ جدی رشتہ ہرگز نہ تھا کسی شادی کے سبب سے عارضی رشتہ تھا دیکھو ہارون نے جو پہلا سردار کاہن تھا الیسبات بنت عمیندا ب سے شادی کی تھی اور یہہ عمیندا ب یہودا کی چوتھی پُشت میں ہے پھر یہوسپت بنت یہورام یہودا کے خاندان

میں سے ایک شاہزادی تھی اور اُس نے یہویدع سردار کاہن سے شادی کی تھی (خروج ۶-۲۳ و ۲ تو ۲۲-۱۱) اسی طرح کوئی عارضی رشتہ مریم کا الیشبات سے ہوگا جسکو یاد دلا کے فرشتہ نے الیشبات کا نام لیا تاکہ مریم پہچانے کہ کونسی الیشبات کا وہ ذکر کرتا ہے کیونکہ یہہ نام عام تھا پس یہہ باتیں فرشتہ سے سُن کے مریم نے کہا دیکھہ میں خداوند کی باندی ہوں میرے لئے تیرے کہنے کے موافق ہو)

مریم نے جب خدا تعالی کی مرضی اور ارادہ کو معلوم کیا تب بہ تعظیم و ادب مطیع فرمان ہوئی - وہ نہ ڈری کہ نادان ناواقف لوگ مجھے تہمت لگائیں گے بلکہ اُس نے سمجھا کہ "آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک - خدا جس کی حکمت و قدرت سے یہہ انتظام ہوتا ہے وہ آپ میری مدد کریگا - اور اپنے پاک نام کو جلال دیگا اُس کے سبب دشمن ہٹ جائیں گے - پس وہ فرشتہ کی باتوں پر ایمان لائی - اور فرشتہ بھی اُس سے ایمانی اقرار اور الہی ارادہ کے ساتھہ اطاعتی اتفاق کا اظہار سُن کے چلا گیا -

چوتھی فصل

اب خداوند یسوع مسیح کنواری مریم کے پاک رحم میں آتا ہے

فرشتہ کے جانے کے بعد اس قدوس نے پاک رحم میں قرار

پایا اور مریم کو کچھ معلوم بھی نہ ہوا اگر کچھ معلوم ہوتا تو کلام اللہ میں اُسکا ذکر بھی آتا وہاں تو یوں ہوا کہ صرف الٰہی قدرت سے لب یہ روح القدس اُس کے رِحم میں ایک جنین جو عبرانی میں شیلا بھی کہلاتا ہے یعنے بچہ موجود ہوگیا جو کامل انسان اور کامل خدا ہے اُس میں مادری مادہ سے جسم اور روح القدس کے سایہ سے ایک انسانی روح موجود ہوگئی تب وہ ایک پورا انسان مع جسم اور روح کے ہوا اور ایک نیا انسان پیدا ہوگیا جو سلسلہ آدم سے الگ بھی رہا اور اُس کے اندر بھی آگیا اور کامل الوہیت بھی اُس میں تھی کیونکہ کلمہ جو اللہ ہے مجسّم ہوا اب بغور پڑھو (یوحنّا ۱ - ۱و۱۴) کو ابتدا میں یعنے ابتداء عالم کے اُس طرف کلمہ تھا اور وہ کلمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا اور وہ کلمہ خدا تعالیٰ تھا اور وہ کلمہ مجسّم ہوا۔ اور وہ فضل و راستی سے بھرپور ہوکے ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُسکا ایسا جلال دیکھا جیسے باپ کے اکلوتے کا جلال مطلب یہ ہے کہ وہ قدوس انسان جو کنواری مریم کے رحم میں بقدرت الٰہی موجود ہوگیا جس کی پیدائش مثل آدم کے ہوئی جو جسمِ داؤد سے پیدا ہوکے ابن داؤد ہوا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سایہ سے موجود ہوکے ابن اللہ کہلایا۔ اُس قدوس انسان میں عین اُسی کی

موجودگی کے وقت کلمہ اس میں مجسم تھا - کلمہ نام ہے اس شخص کا جو ذات الہی میں دوسرا اقنوم ہے اسکو کلمہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ جیسے اس کلمہ سے جو لفظ ہے کوئی معنے ظاہر ہوتے ہیں ویسے ہی اس شخص سے الوہیت کی شان اور معرفت کے اسرار ظاہر ہوتے ہیں کل جہان کو کلمہ نے پیدا کیا اس لئے پیدائش کی ابتدا اس سے ہے اور وہ کلمہ ابتدائے جہان سے پہلے تھا اور اقنوم اول کے ساتھ تھا ازل سے اور وہ خدا ہوکے خدا کے ساتھ تھا یعنی خدا باپ جو اقنوم اول ہے اور خدا کلمہ جو اقنوم ثانی ہے یہہ دو ازلی ہیں جن کی ماہیت قدرت ایک ہے صرف تعدد ان میں ہے - اور روح القدس تیسرا اقنوم ہے جو انھیں دو اقنوم کی روح ہے اور یہہ ہر سہ اقنوم ازل سے باہم برابر ہیں اور ایک ہیں یہی تثلیث مجید ہے اس تثلیث میں کوئی مقدم یا موخر نہیں اور کوئی کبیر یا صغیر نہیں بلکہ تینوں اقانیم ہم قدم اور ہم قدر ہیں - انھیں ہر سہ اقانیم میں سے اقنوم دوم جسکا نام کلمہ ہے مجسم ہوا ہے -

اور یہہ جو لکھا ہے کہ کلمہ مجسم ہوا اسکے معنے یہہ ہیں کہ جسم یعنے انسانیت را در خود گرفت نہ یہہ کہ وہ اسکے اندر ہوکے محدود ہو گیا ہرگز نہیں - پس ہمارا ایمان یہہ ہے کہ وہ ہماری نجات کے لئے

آسمانوں پر سے اتر آیا اور کنواری مریم سے مجسم ہوا اور انسان بنا۔
اب فکر کرو اور بغور کلام اللہ کی باتوں پر دہیان کرو کہ وہ جو حمل شریف میں آیا ہے کون ہے اور وہ جو آسمانوں سے اترا ہے کون ہے حمل میں جو آیا ہے وہ قدوس انسان ہے معہ جسم اور روح انسانی کے وہ بلاواسطہ جسمانی باپ کے خدا سے موجود ہوا اس لئے وہ موجود انسان بھی ابن اللہ کہلایا ہے جیسے آدم ابن اللہ تھا اور وہی ابن داؤد موعود ہے چونکہ وہ ٹھیک ٹھیک خدا کی صورت پر ہے اور اس میں کچھہ نقص نہیں بلکہ اُس میں الہی قدسیت ہے اسلئے وہ اللہ کا قدوس ہے۔
پھر اُس میں جو کلمہ مجسم ہے وہ حقیقی و ازلی ابن اللہ ہے اور ازلی مولود ہے اور اُسکی ولادت ذات پاک کے اندر ہی اندر ازل میں ہو چکی ہے جس میں تقدم و تاخر کو دخل نہیں ہے اور انسان کے فہم سے بلند بات ہے (میکہ نبی ۵-۳ سے ۵) میں لکھا ہے کہ اُسکا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے تھا پس وہ جو ازلی ہے اُسکے لئے ایک پاک جسم یعنے قدوس انسان مریم مقبولہ کے رحم میں بلاواسطہ مرد خدا نے اپنی قدرت سے تیار کیا کہ خالق ازلی اُس میں ابدی سکونت کرے اور وہی حقیقی ہیکل اللہ تعالی کی ہو (یوحنا ۲-۱۹ عبرانی ۸-۲)۔
فائدہ - بہت ہوشیار رہنا چاہئے کہ ہمارے بعضے مخالف خداوند

یسوع مسیح کے تولد شریف کی بابت بعض شبہات پیدا کر کے کفر کے کلمے
بولا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بغیر باپ کے کوئی بچہ پیدا نہیں ہو سکتا
پھر یہہ شخص کیونکر پیدا ہو گیا یہہ تو سچ ہے کہ کوئی بچہ بغیر باپ کے نہیں ہوتا
اور نہ کبھی ہوا اور نہو گا مگر یہہ معاملہ جو ہوا یہہ ایک خدا ہی معاملہ ہے جسکی
ضرورت بنی آدم کو تھی اور ہم بایمان یقین رکھتے ہیں کہ یہہ معاملہ جیسے کلام
اللہ میں مرقوم ہے ویسے ہی ہے اور ہمارے پاس ایک کافی شافی دلیل
یہہ ہے کہ یہہ شخص یسوع مسیح جو دنیا میں ظاہر ہوا اور ۳۳ برس تک رہا
اُسکی تواریخ اور تعلیم اور قدرت اور حکمت وغیرہ سے خوب ثابت
ہو گیا ہے کہ خدا اُسکی ساتھ تھا اگر یہہ بچہ پاک نہ ہوتا اور خدا کی مرضی
اور ارادہ سے موجود نہ ہو جاتا تو اُس میں خدا بے برحق کیونکر سکونت
کرتا اُسنے تو کبھی کسی شخص میں ایسی سکونت نہ کی جیسی اس میں سکونت
کر کے ثابت کر دیا کہ وہ خدا کا قدوس ہے اور مریم کا سارا بیان جو کلام
اللہ میں لکھا ہے برحق اور صحیح ہے اور اہل عرفان کی عقل نے انوار
الہیہ سے منور ہو کے گواہی دی کہ ایک ایسے ہی مولود کی دُنیا کو ضرورت
تھی میں نشکی آدمی جو صحیح معرفت سے دور ہیں غلطی پر ہیں گاڈمین
جو ایک انگریزی لفظ ہے جس کے معنے ہیں خدا انسان یہہ مسیح یسوع
کا ایک نام ہے کیونکہ اُس میں انسانیت اور الوہیت کا میل ہوا ہے

(انتخط ۲۳-۱۶) جب فرشتہ مریم کے پاس سے چلا گیا اور گاڈ مین اُس کے رحم میں موجود ہو گیا تب مریم نے ارادہ کیا کہ میں الیسابت کے پاس جاؤں جسکا ذکر فرشتہ سے سُنا تھا۔ پس وہ کوہستان یہودا میں شہر یوتھہ کو گئی یہ شہر اتبک آباد ہے پہلے وہ کاہنوں کی بستی تھی اور ذکریا وہاں رہتا تھا اور اپنی باری کے وقت اُسی شہر سے ہیکل کی خدمت کے لیئے آیا تھا۔ پس مریم نے ذکریا کے گھر میں پہنچکے الیسابت کو سلام کیا۔ سلام کی آواز سُنتے ہی یوحنا لڑکا اپنی والدہ الیسابت کے رحم میں بہ تحریک روح القدس اُچھلا۔

یہہ کیا معاملہ تھا اور کچھہ نہیں صرف یہی بات ہے کہ ایک جنین نے جو محض انسان ہے دوسرے جنین کو جو گاڈ مین ہے سجدہ کیا تھا اور اس حرکت سے گواہی دی تھی کہ مریم کے رحم میں خدا کا قدوس ہے۔

اور ثبوت اس مطلب کا یوں ہوا کہ الیسابت روح القدس سے بھر گئی اور الہام پاکے غیب کی عجیب باتیں بولی پس ثابت ہو گیا کہ بچے کا اُچھلنا امر اتفاقی نہ تھا بلکہ روح القدس کی تحریک سے تھا۔ کیونکہ الیسابت پکار کے کہتی ہے کہ تو عورتوں میں مبارک ہے تیرے پیٹ کا پھل مبارک ہے۔ میرے لیئے یہہ کیونکر ہوا کہ میرے

خداوند کی ماں مجھ پاس آئی۔ دیکھ تیرے سلام کی آواز جب میرے کان تک پہنچی لڑکا میرے پیٹ میں خوشی سے اچھلا۔ اور تو مبارک ہے جو ایمان لائی۔ کہ وہ باتیں جو خداوند کی طرف سے تجھے کہی گئیں پوری ہونگی۔

اس الہامی کلام میں وہی باتیں شامل ہیں جو فرشتہ نے مریم سے پوشیدگی میں کہی تھیں اور اب تک مریم نے الیسبات پر ظاہر نہیں کیں اور کسی کو مطلقاً خبر نہ دی تھی کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے اور یہ پہلا ہی مہینہ اُس پاک واسن کا تھا۔ الیسبات غیبی طاقت سے بولتی اور مخفی بھیدوں کا اظہار کرتی ہے پس یہ سارا معاملہ خدا سے ہے۔

سب سے پہلے یہ تعلیم روح القدس الیسبات نے مریم کو خداوند کی ماں کہا ہے۔ اور مریم کے ایمان کی تعریف کی ہے۔ ذکریا فرشتہ کی بات پر یقین نہ لایا تھا اس لئے اُس کی زبان بطور سزا کے اُس وقت بند تھی لیکن مریم کا ایمان تحسین کے لائق تھا پس روح القدس نے مریم کے ایمان کی تعریف کی بزبان الیسبات۔

اس وقت مریم نے بھی بہ ہدایت روح القدس الہٰی شکریہ میں ایک سیدھا سادہ گیت گایا وہ مریم کنواری کا گیت کہلاتا ہے اور کلام اللہ میں لکھا ہے اور شروع سے اب تک مسیحی کلیسیا نسلاً بعد نسلاً گاتی چلی آئی

ہے اور وہ یہ ہے۔ میری جان (یعنے روح حیوانی) خداوند کی تعظیم کرتی ہے (یعنے میرا جسم اُسکے سامنے شکریہ میں سرنگوں ہے) اور میری روح (یعنے نفس ناطقہ انسانی) **میرے منجی مالک سے خوش ہے** (روح میں خوشی ہے اور جسم میں تعظیم الہی ہے) اس لئے کہ اُس نے اپنی باندی کی پست حالی پر نگاہ کی یعنے میں خدا کی باندی ہوں غریب ہوں اور شاہی خاندان کے سبب سے پست حال ہوں ٹوٹے اور سوکھے درخت کے تنہ کی ایک شاخ ہوں یا آگہ خشک زمین ہوں جس میں ایک سبز شاخ پھوٹی ہے (یسعیا ۱۱-۱ عاموس ۹-۱۱) دیکھ اب سے ہر زمانہ کے لوگ مجھے مبارک کہیں گے (کیونکہ مجھے خدا نے وہ برکت دی ہے جس سے ہر زمانہ کے لوگ برکت پائیں گے شروع سے ہم سب مسیحی تمام دُنیا کے باشندے مریم کو مبارک جانتے ہیں اور مبارک کے معنے ہیں برکت یافتہ یا نیک نصیب و خوشحال یہی لفظ (یعقوب ۵-۱۱) میں لکھا ہے یہاں لفظ مبارک میں اشارہ ہے اُس خاص برکت کی طرف جو کلام کے تجسم سے مریم کو حاصل ہوئی ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہر زمانہ کے لوگ مبارک کہیں گے تب شروع دُنیا سے آخر تک ہر زمانہ کی عورتوں میں وہ مبارک ہے اُس نے خدا کے حضور میں فضل پایا اُس کے پیٹ کا پھل جو اُس کے بدن کا خون ہے گاڈ مین ہے اور

اور عرش مجید پر خدا کے دہنے بٹھاتا ہے اور سب کچھ اُس کے پیروں
کے نیچے چلا آتا ہے) - اُسنے جو قادر ہے میرے لیئے بڑے بڑے
کام کیئے - مریم کے لیئے جو بڑے بڑے کام خدا قادر مطلق نے کئے
ہیں اُنکا بیان اُسی قدر ہمکو معلوم ہے جس قدر کلام اللہ میں لکھا ہے
رومی مسیحی جو مدایح مریم کے لیئے اپنی حدیثوں میں سے نکالکے سُناتے
ہیں کہ وہ آسمان کی ملکہ ہے - اور کہ وہ بھی آسمان پر اُٹھائی گئی ہے
اور کہ وہ معصوم ہے - اور ہر جگہ دُعا کنندہ کی دُعا کو سُن لیتی ہے یہ
سب باتیں کلام اللہ کے خلاف اور تعلیم بیجا ہیں ان باتوں کے ثبوت
میں کلام اللہ سے وہ لوگ ایک لفظ بھی پیش نہیں کر سکتے - اور اُسکا
نام پاک ہے (نام سے مراد ذات ہے یعنے اُسکی ذات ہر قسم کے
نقص سے پاک ہے یہاں اچھا جواب ہے اُن جاہل مخالفوں کے
لیئے جو کہا کرتے ہیں کہ اگر یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے تو مریم معاذ اللہ
خدا کی زوجہ ہوئی یہاں دیکھہ لو مریم آپ کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک
ہے جو کچھہ ہوا ہے اُس کی قدرت کاملہ سے ہوا ہے) اور اُسکا رحم
اُن پر جو اُس سے ڈرتے ہیں پشت در پشت ہے (یعنے ہر پشت میں
ہر زمانہ میں ہر کہیں خدا کا رحم اُن پر ہوتا ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں -
اس فقرہ سے ظاہر ہے کہ مریم کے دل میں ہمیشہ خدا کا خوف رہا اور

جس کے دل میں خدا کا خوف رہتا ہے وہ بدی سے نفرت کرتا اور نیکی پہ
مایل رہا کرتا ہے اور ایسا آدمی اللہ تعالی کی رحمت وقت پر اپنی طرف
دیکھتا ہے اور خوش ہوتا ہے جیسے خدا کا وعدہ ہے (خروج ۲۰-۶)
یہہ جو خدا کے دس حکم ہیں جنکا نام عشر تھا دبار یم ہے سب وہ بندار
یہودی یاد رکھتے تھے اور وہ جو خدا سے ڈرتے تھے اُنکی خوب حفاظت
کرتے تھے ضرور مریم نے اُنکی حفاظت کی ہے اور خدا سے ڈرنا اسی کا
نام ہے کہ اُسکے دس حکموں کو بہ حفاظت عمل میں لائیں) اُس نے اپنے
بازو کا زور دکھایا (بازو کا زور مراد قوت اور قدرت ہے اور اس لفظ
سے کلام انبیاء میں مسیح کی طرف اشارہ ہوا ہے دیکھو اشعیا ۴۰-۱۰
و ۵۱-۹ و ۵۳-۱ و زبور ۹۸-۱ و ۱۱۸-۱۵ وغیرہ) اب مریم دیکھتی ہے
کہ یہواہ کا بازو وعدہ کے موافق ظاہر ہوا ہے اور اُسکا زور نظر آیا
کہ خداوند مسیح قدرت سے موجود ہو گیا اور اب وہ پیدا ہو کے اپنا کام
دُنیا میں کریگا اور خدا کے سب وعدے پورے ہونگے اُس نے اُنکو
جو اپنے دلی خیالوں میں آپکو بڑا سمجھتے تھے پریشان کر دیا (یہہ خدا کا قانون
ہے کہ ہمیشہ مغرور آدمی پٹک دیئے جاتے ہیں کچھہ دن وہ اپنی مغروری
میں پھولتے رہتے ہیں اور خاکساروں کو بچشم حقارت دیکھتے اور سمجھتے
ہیں کہ ہم کچھہ ہیں پھر وہی مغروری جو ان میں ہے اُنکو کھا جاتی ہے

قرینہ سے خیال آتا ہے کہ خاندان داؤد سے بعض اور گھرانے بھی
اُس وقت اُس ملک میں ہوں اور ثروتِ دُنیاوی کے سبب سے
مغرور ہوں اور مریم کے گھرانے کو غریبی کے سبب سے خیال میں نہ لاتے
ہوں ایسے حالات ایک ہی برادری میں درمیان دُنیا کے بکثرت نظر
آتے ہیں اب اُنکے لئے پریشانی آئی کہ مسیح جو سلطان السلاطین اور
اُمیدگاہ اولین وآخرین بلکہ رب العالمین ہے ایک غریب گھرانے
میں آگیا اور اُس غریب گھرانے کی وہ عزت ہوگئی جو کسی کے خیال
میں بھی نہ تھی (زبور ۱۱۳-۱۰ و ایطر ۵-۵)

اُسنے قدرت والوں کو تخت سے گرادیا اور غریبوں کو بلند کیا وہ
قدرت دُنیاوی کے گویا تخت پر بیٹھے تھے اور مغروری سے گویا شاہانہ
مزاج رکھتے تھے کہ ہم کچھ ہیں یا ہم فلاں نامور شخص کی اولاد ہیں اب
خدا نے اُنکو اُنکے خیالی تخت سے نیچے گرادیا اور سب دُنیا کے بادشاہوں
کو بھی نیچے گرادیا اور مریم و یوسف کو جو غریب گمنام کنگال سے آدمی
تھے مگر بڑے خداترس و خداپرست آدمی بھی تھے اُنکو ایسی سرفرازی
اور سربلندی بخشی کہ اپنا بیٹا اُنکی گود میں دیدیا اب سب ان مغرور
گھرانوں کو اور قدرت والوں کو مریم کے غریب گھرانے کی طرف سجدہ
کرنا پڑیگا اُسنے بھوکوں کو اچھی چیزوں سے آسودہ کیا بھوکوں سے

مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس دُنیا کی دولت نہیں ہے اُن کے دل کی تسلی خدا میں خوب ہو سکتی ہے اگر وہ چاہیں اور بعض دُنیا وی مالدار بھی ایسے ہیں جن کے دل میں الہی فضل و رحمت کی بھوک پیاس ہے خدا تعالی ایسوں کو اچھی روحانی نعمتیں بخشتا ہے ایسا کہ وہ سیر ہوتے ہیں۔

اور دولتمندوں کو خالی ہاتھ نکال دیا دولتمندوں سے مراد یہاں وہ دولتمند ہیں جنکا دل بھروسہ دُنیا کے مال پر ہے ایسے آدمی ہمیشہ اللہ کے سامنے نفرتی ہیں اور وہ کبھی فضل نہیں پاتے اور اُنکا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا محال ہے۔

اُس نے اپنے بندہ اسرائیل کو سنبھال لیا۔ اُن رحمتوں کو یاد کر کے جو ابراہیم اور اُس کی اولاد پر سدا کو ہیں۔ جیسے اُس نے ہمارے باپ دادوں کو فرمایا تھا۔ یہ جو یہاں لکھا ہے (میکہ ۷-۲۰) میں صاف صاف مرقوم ہے اور مسیح خداوند کی نسبت ہے معلوم ہوتا ہے کہ مریم خدا کے کلام کو پڑھتی اور سمجھتی بھی تھی علاوہ اس کے روح القدس نے اُسکی مدد کی۔ اس وقت چاہیئے کہ ۹۸ زبور کو خوب سمجھ کے پڑھیں خصوصاً آیت ۳ کو۔

مریم قریب تین مہینے کے الیبات کے پاس رہی تھی تب الیبات

کا نواں مہینا آگیا اور مریم کے مبارک حمل پر ۳ ماہ گذر گئے پس وہ
اپنے شہر ناصرہ میں اپنے باپ کے گھر واپس چلی آئی - اور یہاں آکے
جو کچھ حال گذرا اُسکا بیان متی رسول نے کیا ہے اور وہ یہہ ہے کہ
کچھ روز بعد گھر ہی گھر میں یوسف کو خبر ملی کہ تیری منگیتر مریم حاملہ ہے
اور کہتی ہے کہ میں روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہوں کیونکہ فرشتہ
اُسکو کہہ گیا تھا کہ تو روح القدس کے سایہ سے حاملہ ہوگی چنانچہ جب
ایسا ہوا تو اُسنے بتلایا کہ میں روح القدس سے حاملہ ہوں - مریم کو اسکا
ثبوت دینا بہت مشکل تھا لیکن خدا تعالی جس نے مریم کو اس خدمت
کے لیئے چُن لیا تھا وہ آپ ہی اِس دیندار پاک دامن کنواری لڑکی
کی عزت حرمت کا ذمہ وار تھا سو اُسنے اُسکی پوری پوری مدد کی -
رومی کلیسیا میں اور محمدیوں میں جو حدیثی قصے مریم کے مذکور ہیں
وہ سب غلط ہیں اور اُنکا ماننا جایز نہیں ہے کلام اللہ یعنی اناجیل
میں جو کچھہ لکھا ہے اُسی کا ماننا واجب اور لازم ہے -

یوسف نے جب یہہ سُنا تو اُس کے دل میں بدی کا خیال آیا کیونکہ
ایسی بات جسکا دعوی مریم نے کیا نہ کبھی دُنیا میں ہوئی اور نہ ہوگی پر
یوسف کیونکر قبول کر سکتا تھا کہ وہ سچ کہتی ہے - فی الحقیقت وہ
سچی تھی اور اُس سچی کی طرف نا واقفی کے سبب سے یوسف نے بدی

سکا خیال کیا اور اُسکو جھوٹی ٹھہرایا اُس نے جانا کہ وہ فریب دیتی ہے۔
اگر اب دُنیا میں کوئی عورت ایسا کہے تو بالکل غلط اور فریب ہوگا کیونکہ
صرف ایک ہی شخص یعنے یسوع مسیح دُنیا میں اس طور سے آنیوالا تھا سو
آچکا ہے تاکہ دُنیا کو بچاوے ضرورت صرف ایک ہی شخص کی تھی اور اگر
یہ شخص اس طور سے نہ آتا تو وہ بچانے والا ہرگز نہ ہوسکتا ایں سارا
جہان ابدی ہلاکت سے ہلاک ہوجاتا۔ لکھا ہے کہ یوسف راستباز
آدمی تھا یعنے نیک یا معتدل مزاج وہ ٹھر ٹھریا اور اُو جیسے دل کا آدمی
نہ تھا کہ غصہ سے اُچھل پڑے یا تلوار لیکے مارنے کو دوڑے۔ اسلیے
مناسب سمجھا کہ چُپ چاپ یعنے گھر ہی گھر میں اپنی منگنی کا حق چھوڑ
دے اور اُس لڑکی کو تشہیر نہ کرے اگر وہ تشہیر کرتا تو مریم پتھروں
سے ماری جاتی یہودی شرع کے موافق۔ منگنی کی قید سے چپ چاپ
چھوٹنے کا قانون توریت شریف میں لکھا ہے (استثنا ۲۲-۲۳
و ۲۴) پس اُس نے اُس پر عمل کرنا چاہا وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ پہلے
سے نکاح ہو چُکا تھا غلطی پر ہیں اگر وہ منکوحہ ہوتی نہ صرف منگیتر تو
یوسف اُسکو چُپ چاپ نہیں چھوڑ سکتا تھا بلکہ اُسکو طلاقنامہ حسب
ضابطہ لکھ کے دینا پڑتا تھا دیکھو (استثنا ۲۴-۱)
یوسف اِن باتوں کی فکر ہی میں تھا۔ دیکھو خدا کے فرشتہ نے

اُس پر خواب میں ظاہر ہو کے کہا۔ اے یوسف ابن داؤد تو اپنی زوجہ
مریم کو اپنے پاس لے آنے سے مت ڈر۔ کیونکہ جو اُس میں پیدا ہوا وہ
روح القدس سے ہے اور وہ بیٹا جنے گی اور تو اُسکا نام یسوع رکھے گا
اس لئے کہ وہ اپنے لوگوں کو اُنکے گناہوں سے بچائیگا۔
(راستباز یوسف کو خدا نے غلطی سے بچایا) فرشتہ کو بھیجا۔ آپ
نے یوسف کو صحیح سبب سمجھا دیا۔ تب وہ مریم کی پاک دامنی کا قائل
ہو گیا اور اُس نے یقین کیا کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے۔ بجز
سوا آسمانی گواہی کے یوسف قبول نہیں کر سکتا تھا اور کوئی گواہی
اسکے لئے اُس وقت تک نہ تھی۔ اور یہ خواب جو یوسف نے دیکھا
الہامی خواب تھا جس کی تاثیر بہت ہوئی کیونکہ وہ سب خواب جو خدا
تعالیٰ بارادہ ہدایت بندوں کو دکھلاتا ہے اُن میں عجیب تاثیر ہوا کرتی
ہے اُن سے بعض امور کا انکشاف اور اُس میں اطمینان خدا کی طرف
سے اُن پر القا ہوتا ہے۔
مگر ہم سب اس زمانہ میں صرف اُن خوابوں کو تسلیم کر سکتے ہیں جو
کلام اللہ کے خلاف نہ ہوں تو بھی ہمارا دلی زور کلام اللہ پر ہوتا ہے
یوسف کا یہ خواب بھی کلام اللہ کے موافق تھا نہ خلاف۔ کیونکہ
یسعیاہ ۷:۱۴) میں وعدہ تھا کہ ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی

اور وہ بیٹا **عمانوئیل** ہوگا یعنے **گاڈ ہین** جس میں ہوکے ایل نوع بنی آدم میں آئیگا دیکھو (امثط ۳-۱۶) پس کلام اللہ اور یوسف کے خواب میں مطابقت ہے اور خواب کبھی کچھہ تعبیر طلب نہیں بلکہ صاف کلام ہے جو فرشتہ نے سُنایا ہے۔

فایدہ یسعیاہ میں لفظ کنواری لفظ عبرانی عَلمَا کا ترجمہ ہے مسیح کے تولد سے تخمیناً تین سو برس پہلے یہودیوں کے ستر عالموں نے مصر میں جمع ہوکے عہدِ عتیق کا یونانی میں ترجمہ کیا تھا جو سِپٹواجنٹ کہلاتا ہے اُنہوں نے لفظ عَلمَا کا ترجمہ یونانی میں پارتھینن کیا ہے جس کے معنے ہیں کنواری پس اُن عالموں کا خیال تھا کہ ایک کنواری حاملہ ہوگی اس لئے کہ فی الحقیقت اس لفظ کے یہی معنے ہیں اور کلام اللہ میں ہر کہیں عَلمَا بمعنے کنواری آیا ہے (پید ۲۴-۴۳-خروج ۲-۸ وغیرہ)۔

فایدہ فرشتہ مریم کو بحالت منگنی یوسف کی زوجہ کہتا ہے اور یہہ عام دستور کی بات ہے کہ نکاح سے پہلے منگیتر کو زوجہ کہہ دیتے ہیں (دیکھو استثنا ۲۲) منگیتر کو زوجہ کہا گیا ہے۔ منگیتر جو مخطوبہ ہے وہ مجازاً زوجہ کہلاتی ہے اور اُس سے ہمبستر ہونا حرامکاری ہے ہاں بعد نکاح وہ حقیقتاً زوجہ ہوگی تب ہمبستر ہونا پاک ہوگا۔ پھر فرشتہ

یوسف کو ابنِ داؤد کہتا ہے کیونکہ وہ نسل داؤد سے تھا چنانچہ اُسکا
نسب نامہ انجیل متی میں مذکور ہے - فرشتہ بتلاتا ہے کہ وہ بیٹا
جنے گی یہ بھی غیب کی بات ہے - تو اُسکا نام یسوع رکھیگا یسوع بمعنے
بچانے والا اِس لفظ کا ذکر ختنہ مجید کے بیان میں آئیگا -

جب یوسف کو خدا کی طرف سے خبر دی گئی کہ وہ حمل روح القدس
سے ہے تب اُس کے سب شک و شبہات دفع ہوگئے اور وہ
گیا اور اپنی منگیتر کو حسب دستور ایجاب و قبول سے بعد نکاح اپنے
گھر پر لے آیا جیسے یہودیوں میں دستور تھا اور اُنھیں میں سے محمدیوں
میں رواج آیا ہے کہ چند رشتہ دار یا ہمسایے جمع ہوکے چند شرط
میں نکاح پڑھ دیتے اور لیجاتے ہیں - اب گھر میں اُنکے یہ حال گذرا
کہ اُس نے اُسکو نہ جانا یعنے دُنیا کا طور عمل میں نہ لایا - کیونکہ اُس نے
خدا کے بیٹے کا ادب کیا اور اُس پاک دامن مقبولہ کا بھی ادب کیا
خدمت تو کی مگر ادب سے رہا یہ ادب یوسف کے خیال میں کیونکر
پیدا ہو گیا فرشتہ کے بتانے سے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے
اور اُس سے بچانے والا ظاہر ہوگا پس یوسف نے اللہ تعالیٰ کا ادب
کیا اور خدا کے قدوس کا ادب کیا اس ادب سے ظاہر ہے کہ اُس
الہامی خواب کی کیسی تاثیر اُس پر ہوئی تھی -

کبھی نہ جانا جب تک کہ وہ اپنا پہلوٹھا بیٹا نہ جنے۔ اس عبارت کا سمجھنا مشکل ہے۔ رومی کلیسیا کا اس بات پر اتفاق اور اجماع ہے کہ یوسف نے مریم کو عمر بھر نہیں جانا اور ساری عمر اسکا ادب کیا اس لئے کہ وہ خداوند کی ماں تھی اور اُسکا درجہ عالی تھا اور وہ بڑے اولیا اللہ لوگوں میں سے تھی۔ اور کسی قدیمی کتاب میں ایک فقرہ بھی ایسا نہیں ملتا جس سے ثابت ہو کہ تولد شریف کے بعد اُسکو جانا تھا ممکن تو ہے کہ یوسف اور مریم نے ایسی گذران کی ہو جیسے (اقرنتی ۷-۲۹) میں لکھا ہے۔

مگر بعض متاخرین بہ سختی ایسا کہتے ہیں کہ تولد مجید کے بعد یوسف کے لئے مریم سے اولاد پیدا ہوئی تھی اور اُنکے پاس دو دلیلیں ہیں اوّل لفظ پہلوٹھا دوئم لفظ جب تک لیکن یہ دونوں لفظ اُن کے مطلب پر مفید نہیں ہیں کیونکہ پہلوٹھا ہر پہلے بچہ کو کہتے ہیں۔ دوسرا ہو یا نہ ہو۔ اور لفظ جب تک بھی دو معنے میں آتا ہے کبھی خاص مدت کے لئے کبھی بمعنے ہمیشہ ہے پس کون کہہ سکتا ہے کہ یہاں کس معنے میں ہے دیکھو (متی ۴-۱۳ ۱۲: ۱-۲۰ و ۲۸-۴۴) پس بدون کسی قرینہ کے ایک معنے پر فتوی نہیں دے سکتے۔ بہتر یوں ہے کہ اس معاملہ میں چپکے رہیں کیونکہ کلام میں بھی سکوت ہے تو بھی لفظ جب تک

ہے اگر مراد وقت حمل ہو تو سمجھ پایا جائیگا کہ اگر یوسف بعد تولد شریف کے اُسکو چھوتا تو کچھ گناہ نہ تھا کیونکہ وہ اُسکی زوجہ تھی اگر اُسنے اُس کو کبھی نہ جانا تو یہ ادب اُس نے اپنی طرف سے کیا ہوگا اور اس ادب کا کبھی نیک اجر پائیگا کیونکہ جو محنت خداوند کے لئے ہے بیفایدہ نہیں ہے۔

فایدہ مریم کو فرشتہ نے خبر دی۔ پھر یوسف کو فرشتہ نے بتلایا کہ روح القدس سے ہے ہم جو اس زمانہ میں ہیں ہمارے پاس فرشتہ نہیں آیا کیونکہ یقین کرتے ہیں کہ وہ جو پیدا ہوا روح القدس سے تھا۔ دو طرح سے اول آنکہ ہم ان نوشتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور فرض عین ہے کہ ہم ان پر ایمان رکھیں کیونکہ ان نوشتوں کے مصنف صاحب الہام اور معتبر شخص تھے اور خداوند کی ماں مریم کے ہمعصر اور اُسکے مونہہ سے سُن کے لکھنے والے تھے دویم آنکہ یسوع مسیح میں کامل قدوسی پائی گئی جس سے ثابت ہوا کہ وہ خدا اُسکا قدوس ہے پس باپ کی صفت بیٹے میں پائی گئی جس سے ثابت ہوا کہ وہ خدا اُسکا بیٹا ہے۔ اس لئے ہمارا دماغ نیچریوں کے چرچوں سے پراگندہ نہیں ہوتا بلکہ ہم اطمینان قلبی سے یسوع مسیح کو خدا اُسکا ابن وحید مانتے اور سجدہ عبادت کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے

مسیح تو جلال کا بادشاہ ہے تو خدا کا ازلی بیٹا ہے جب تو نے آدمیوں کی نجات کے لئے آدمی بننا چاہا تب تو نے کنواری کے رحم میں آنے سے نفرت نہ کی اور یہ تیرا اچھا کام تھا جو تو نے ہماری نجات کے لئے کیا تھا۔

پانچویں فصل

بیت اللحم اور اسم نویسی کا بیان

بیت اللحم (یعنے روٹی کا گھر) ایک بستی ہے شہر یروسلم سے گوشۂ مغرب وجنوب میں ۶ میل دور اور وہ ایک ٹیلے پر آباد ہے اسکو داؤد کا شہر بھی کہتے ہیں کیونکہ داؤد اور اُسکے آباء واجداد وہاں رہتے تھے عہد داؤد سے اسیری کے وقت تک وہاں اچھی رونق تھی اسکے بعد پانچسو برس تک وہاں تنزل ہی تنزل رہا مسیح کے تولد شریف کے وقت وہ ایک چھوٹا سا گانوں رہ گیا تھا۔ اب وہ جگہ مسیح کا مولد ہونے کے سبب سے بڑی رونق پر ہے اور ایک زیارت گاہ ہے جہاں ہزار ہزار آدمی ہمیشہ جاتے آتے ہیں۔ خداوند مسیح کا رحم مادر میں آنا بمقام ناصرہ ہوا اور تولد مجید بیت اللحم میں ہوا کیونکہ خدا تعالی نے وہی جگہ مسیح کے تولد کے

لیۓ ازل سے مقرر کر رکھی تھی اور سات سو برس پہلے خبر دی تھی کہ
مسیح وہاں تولد ہوگا (میکہ ۵-۲ سے ۵ یوحنا ۷-۴۲)
مریم اور یوسف ناصرہ میں رہتے تھے ناگاہ خدا کی طرف سے ایک
ایسا سبب اُٹھا کہ انکو بیت اللحم میں جانا پڑا اور وہاں جاکے مسیح
تولد ہوا پس خدا نے اپنے بندوبست کو آپ ہی پورا کیا۔
اور سبب یہہ اُٹھا تھا کہ شہنشاہ روم قیصر اگسطس کی طرف سے
حکم نکلا کہ ملک یہود کی ہر بستی کے باشندوں کے نام لکھے جائیں۔
یعنے مردم شماری ہو اسم نویسی کے ساتھ تاکہ سب یہودیوں کے
نام قلمبند ہوجائیں وہ یہودیوں کی قوت دریافت کرنا چاہتا تھا یا اُن
سب کو اچھی طرح سے غلامی میں لانا منظور ہو کیونکہ یہودیوں کی طرف
سے رومی ہمیشہ خطرہ میں تھے بغاوت کا بہت خوف تھا۔
پس حاکم وقت کا ارادہ اس اسم نویسی سے کچھہ اور تھا اور خدا
کا ارادہ کچھہ اور تھا یعنے یہہ کہ مسیح کا تولد بیت اللحم میں ہوجائے اور
یہہ کہ مسیح کا نسب نامہ عین تولد کے وقت خاندانِ داؤد میں دکھلایا
جاے تاکہ اُسکا ابنِ داؤد ہونا خوب ثابت ہو۔
پس یوسف راستباز کو اس عام حکم کے سبب ضرورت ہوئی
کہ ناصرہ سے نکلے اور بیت اللحم میں جاکے نام لکھاۓ جیسے ہر بستی

کے لوگ ہر کہیں سے اپنے اپنے وطن میں جا کے نام لکھاتے تھے

فایدہ یہودیوں کا بادشاہ مسیح جو سید الانام ہے اور ابن داؤد و ابنِ خدا ہے جب وقت قریب آیا کہ زمین پر قدم رکھے تب یہودیوں میں کیسی ہل چل پڑی کہ ہر کوئی اپنی بستی کی طرف دوڑا اور غیر قوم بادشاہ کی طرف سے اس دوڑ کا سبب نکلا ہوشیار رہنا چاہیے کہ جب وہ پھر آویگا کچھ سبب اٹھیں گے کہ پراگندہ یہودی پھر کنعان کی طرف جائیں گے اور مسیح کا نزول اجلال کنعان ہی میں ہوگا اگرچہ تمام دنیا کے لوگ اسکو آسمان سے اترتے دیکھیں گے۔

یوسف کو بھی ضرور ہوا کہ مریم کو ہمراہ لیکے بیت اللحم میں جاوے اگرچہ اسکے جننے کے دن قریب تھے اور اسی حالت میں سفر مشکل ہوتا ہے تو بھی دکھ اٹھا کے جانا پڑا اسکو ضرور تھا کہ مریم کے نام کے ساتھ اپنا نام لکھاوے کیونکہ جیسا وہ اپنے والد یعقوب کا وارث تھا ویسا اپنے خسر عیلی کا بھی شرعی فرزند ہوکے وارث تھا وہ جانتا تھا کہ سرکاری شجروں سے اپنے خانگی شجرے جو ساتھ لے گیا تھا مقابلہ کرا کے اور باشندگان بیت اللحم کو مریم بنت عیلی اپنے ساتھ اپنی زوجہ دکھلا کے آپکو یعقوب کا صلبی فرزند اور عیلی کا داماد ہو کے شرعی فرزند لکھاوے اس لئے کہ مریم ابھی پانچ مہینے کا عرصہ

گذرا تھا کہ اُس کے نکاح میں آئی تھی اگر وہ ساتھ نہ جاتی تو مشکل تھا
کہ گھرانے تابن کا وہ وارث سمجھا جاتا۔ اور خدا تعالی یہ چاہتا تھا کہ یسوع
مسیح جو ابھی تولد ہونے پر تھا وہ ان دونوں یعنے یوسف اور مریم کا
وارث ساکنان بیت اللحم کے سامنے پیدا ہو جائے تاکہ اُسکا موعود مسیح
ہونا ثابت ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جب مسیح ظاہر ہو کے ابن داؤد
کہلایا تو سب مخالف اور موافق اس بارہ میں خاموش تھے اور مان
چکے تھے۔

فایدہ واضح ہو کہ اسم نویسی دو دفعہ ہوئی ہے اوّل مسیح خداوند
کی تولد کے وقت اسم نویسی شروع ہوئی اور کچھ کچھ ہو گئی تھی لیکن
پوری نہ ہونے پائی تھی کہ یہودیوں نے روم میں عرضیاں دے کے بند
کرائی کیونکہ اہل یہود اس اسم نویسی سے سخت ناراض تھے اور انکو
اپنا کچھ نقصان اس میں معلوم ہوتا تھا انھیں دنوں میں یہوداہ گلیلی
اُٹھا تھا جسکا ذکر گملاایل نے کیا (اعمال ۵-۳۷) یوسفس کہتا ہے کہ
یہوداہ نشیب جلیل کے شہر جملا کا باشندہ تھا اُس نے اُٹھ کے بہت
یہودیوں کو اپنے سے ملا لیا اور اسم نویسی کو بند کرایا تھا۔ اِس پہلی
اسم نویسی کے وقت مریم اور یوسف بیت اللحم میں حاضر تھے اور مسیح
تولد ہوا تھا۔

دوسری اسم نویسی اُس وقت ہوئی تھی جب مسیح خداوند آٹھ برس کا ہو چکا تھا اور یہہ دوسری اسم نویسی اُسی پہلے حکم کے بموجب ہوئی تھی اور پورے طور پر تمام مُلک میں ہوئی تھی یعنے وہ جو پہلے ملتوی ہو گئی تھی اب مکمل ہوئی تھی اور اِس وقت قورنیوس سوریا کا حاکم تھا اور لوقا ۲-۲ کی عبارت بھی جو خطوط وحدانی میں ہے یوں ہے۔ (اور یہہ پہلے اسم نویسی تھی جو سوریا کے حاکم قورنیوس کے وقت میں ہوئی) اسکا مطلب یہہ ہے کہ وہ اسم نویسی جو تولد شریف کے وقت ہوئی پہلی تھی۔ جس کی تکمیل سوریا کے حاکم قورنیوس کے وقت میں ہوئی ہے پس وہ پہلی تھی جس میں مسیح تولد ہوا اور یہہ دوسری ہے جو عہد قورنیوس میں ہوئی۔ لیکن جسٹن شہید مسیح کا جان نثار بندہ باشندہ شہر سکم جو دوسری صدی میں ایک عالم فاضل اور مسیحی خدا دوست ہے جس نے مسیحی دین کی صداقت پر اپنے خون سے گواہی دی اور مسیحی ہونے کے سبب مارا گیا وہ تین دفعہ زور دیکے یوں لکھتا ہے کہ قورنیوس تولد شریف سے سم برس پہلے حاکم ہوا تھا اور پہلی اسم نویسی کے وقت وہ سوریا کا حاکم تھا بعد تولد مسیح کے اُسی سال میں وہ برخواست ہوا اور پھر تولد شریف کے آٹھ برس بعد دوبارہ اپنے عہدہ پر بحال ہوا ہے پس ہر دو اسم نویسیوں کے وقت وہ سوریا کا

حاکم تھا پھر جسٹن موصوف کہتا ہے کہ ناموں کی فہرست دیکھ لو وہاں
قورینیوس کا دو دفعہ حاکم ہونا اسی طرح مذکور ہے۔

چھٹویں فصل

دربیان تولد حمیدیہ بیت لحم مجید

اور ایسا ہوا کہ جب وہ وہاں تھی اُس کے جننے کے دن پورے ہوئے اور وہ اپنا پہلوٹا بیٹا جنی اور اُسکو کپڑے میں لپیٹا اور چرنی میں رکھ دیا اس لئے کہ اُنکو سرائے میں جگہ نہ ملی۔

یہہ مقام سجدہ کرنے کا ہے اِس وقت چاہئے کہ مسیحی ناظرین اپنا سر جھکا کے اپنی اپنی روح میں خداوند یسوع مسیح کو سجدہ کریں نہ تعظیمی سجدہ بلکہ عبادتی سجدہ - کیونکہ خدا کا اکلوتا اور حقیقی بیٹا جو واقعی معبود اور مسجود خلایق ہے زمین پر آیا ہے اور وہ ہمارا حقیقی دوست ہے اور اپنی جان دیکے ہمیں بچانے کو آیا ہے - وہ نادیدہ خدا کی صورت ہے اور ساری خلقت کا پہلوٹا ہے کیونکہ وہ ازلی ہے مجسم ہوکے ظاہر ہوا اور ساری خلقت اُس سے اور اُس کے لئے پیدا کی گئی ہے - نکال کے دیکھو (قلسی ۱: ۱۵ او ۱۶ سے ۳۴ یوحنا ۱: ۱۴ اور ۱ قرنتی ۱: ۶) دُنیا میں نبی تو بار بار آئے اور جو کچھہ خدا نے اُنکو بتلایا اُنھوں نے آدمیوں

کو سکھلایا اب آخری زمانہ میں سب نبیوں کا بھیجنے والا خالق مالک خدا کا بیٹا آپ مجسم ہو کے ظاہر ہوا ہے۔ (عبرانی ۱-۱ سے ۴)۔
یہ کون ہے جو بیت اللحم میں کنواری مریم سے پیدا ہوا۔ خدا کا سچا اوتار ہے۔
جب اُس نے دُنیا میں قدم رکھا یعنے تولد ہوا اُسی وقت سارے فرشتوں نے اُسکو سجدہ کیا تھا (عبرانی ۱-۶) اور جب پہلوٹے کو دُنیا میں پھر لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اُسکو سجدہ کریں۔ عبادتی سجدہ صرف خدا تعالی کا حق ہے اور خدا تعالی اپنا حق کسی مخلوق کو نہیں دیتا ہے لیکن اُس مولود جلشانہ کے لئے خدا باپ کا حکم ہے کہ سب فرشتے اُسکو سجدہ کریں کیونکہ وہ خدا سے خدا اور سچے نور سے سچا نور ہے جو مجسم ہو کے ظاہر ہوا ہے اس لئے اُسکو سجدہ کیا ہے۔ پھر دیکھو۔ (زبور ۹۷-۷) شرمندہ ہوں وہ سب جو کھودے ہوئے بُت پوجتے ہیں اور مورتوں پر پھولتے ہیں اے سارے معبودو تم اُسے سجدہ کرو یعنے سب معبود بھی اُسکو اپنا معبود جانکے سجدہ کریں۔
عین تولد مجید کے وقت فرشتوں کی فوج شریف ابن اللہ کی پرستش کے لئے حاضر تھی اور عالم بالا میں الہی ستائش کا عظیم جلسہ تھا اور خوشی کا نعرہ بلند تھا (لوقا ۲-۸ سے ۱۴) کبھی کسی مولود کے لئے ایسا

معاملہ آسمان اور زمین پر نہیں ہوا اس کے لئے کیوں ہوا اس لئے کہ وہ ابن اللہ ہے اور انسان ہوکے دُنیا میں آیا ہے۔

انسان کی روح میں خدا کے دیدار کی خواہش موجود ہے اور اسی میں انسان کے لئے ابدی خوشی ہے لیکن جب سے انسان دُنیا میں ہے کبھی کسی نے خدا کو نہ دیکھا ہاں اُسکا جلال اور بعض کرشمے اُسکے آدمیوں نے دیکھے مگر ذاتِ الٰہی خدا کو نہیں دیکھا اور نہ کوئی مخلوق اُسکو دیکھ سکتا ہے کسی مخلوق میں نہ ایسی قوت ہوئی اور نہ ہوگی کہ خدا کو کما ہو ہو دیکھ سکے اُسکی بابت کچھ سُنتے ہیں اور اُسکی قدرتوں اور انتظاموں کو بقدر طاقت کچھ دیکھتے اور سمجھتے ہیں اور اُس پر جو غایب ہے ایمان لاتے ہیں۔ لیکن فطری خواہش دیدارالٰہی کی انسان کے دل میں سے نہیں جاتی وہ دیدار کا مشتاق ہی رہتا ہے اسی لئے بعض نے بُتوں کو پوجا اور بعض نے پیروں فقیروں کے تصور میں خدا کو دیکھنا چاہا اور بعض شخصوں کو اوتار مان کے سجدہ کیا لیکن خدا کی صفتوں کو اُنکی ذات میں کبھی کسی نے نہ ٹٹولا جو کچھ کیا احمقانہ کام کیا اور اُنکو جو اوتار نہ تھے اوتار بنایا بلکہ اِس لفظ کو عام کرلیا۔ بعض دہریے ہوکے دہر کو اور مادہ کو خدا مان بیٹھے۔ بعض وحدت الوجود کے قایل ہوئے اور اپنے دل کی تسلی کے لئے جو کچھ اُنکو سوجھا اُنھوں نے کہا اور کیا۔

بعض نے کہا کہ قیامت میں اللہ کا دیدار ہوگا اور نہ سوچا کہ نادیدنی شخص کیونکہ دیدنی ہوگا جب تک کہ وہ مجسّم ہوکے نہ آئے۔

آخرکار یوں ہوا کہ جس نے انسان کے دل میں اپنے دیدار کی خواہش پیدا کی تھی اُسی نے اپنا دیدار آپ دیا اور اپنے قدیمی وعدوں کے موافق اپنے اکلوتے بیٹے کو جو خدا سے خدا ہے دُنیا میں بھیجا جو مریم کنواری سے پیدا ہوا۔ اب جسکا دل چاہے خدا کی ذات اور صفات کو اُس میں ٹٹولے وہ وہاں سب کچھ پائیگا (قلسی ۱-۱۹) کیونکہ باپ کو یہہ پسند آیا کہ سارا کمال اُس میں بسے (۲-۹) الوہیت کا سارا کمال اُس میں مجسّم ہوا ہے (یوحنّا ۱-۱۸) خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے بتلا دیا (۱۴-۹ و ۱۰) اے فیلبوس میں اتنی مدّت سے تمھارے ساتھ ہوں اور تو نے مجھے نہ جانا جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا ہے۔ اس لئے کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے۔

یہہ معاملہ کہ خدا کے بیٹے نے جنم لیا اور مجسّم ہوکے دُنیا میں آگیا اِسکا سبب کیا ہوا۔ اِس معاملہ کا سبب وہ محبت ہے جو مالک خدا میں بنی آدم کے لئے ہے کہ اُس نے اُن کی فطری خواہش دیدار کو بھی مکمل کیا اور اُنکی جانوں کو جو اُس پر ایمان لائے ہیں ابدی ہلاکت

سے بچا لیا (یوحنا ۳ - ۱۶) خدا نے دُنیا کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا دیدیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ حیات ابدی پائے (۱ تمط ۱ - ۱۵) یہ بات برحق اور بالکل تسلیم کے لائق ہے کہ مسیح یسوع گنہگاروں کے بچانے کو دُنیا میں آیا۔ پس ہم سب بھی اِس بات کو قبول کرتے ہیں کہ خدا نے ہم سے ایسی محبت کی ہے اور اس محبت کا جواب ایمان اور شُکرگذاری اور اطاعت سے دیتے ہیں اور یوں اقرار کرتے ہیں۔

کلمۂ ایمان

میں خداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کا اکلوتا بیٹا ہے کُل زمانوں سے پہلے مولود۔ خدا سے خدا۔ نور سے نور۔ خدائے برحق سے خدائے برحق۔ مصنوع نہیں بلکہ مولود۔ اُسکا اور باپ کا جوہر ذات ایک ہے۔ اُسکے وسیلہ سے کُل چیزیں موجود ہوئی ہیں اور وہ ہم آدمیوں کی نجات کے لئے آسمانوں پر سے اُتر آیا۔ اور بقدرت روح القدس کنواری مریم سے مجسّم ہوا اور انسان بنا اور پنطوس پیلاطوس کی حکومت میں ہمارے لئے مصلوب ہوا۔ مارا گیا۔ اور دفن ہوا۔ اور تیسرے دن مقدس نوشتوں کے بموجب جی اُٹھا اور آسمانوں

اوپر چڑھ گیا۔ اور باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے اور جلال کے ساتھ زندوں اور مردوں کی عدالت کرنے کو پھر آنے والا ہے۔ اس کی سلطنت کی انتہا نہ ہوگی) یہی سچا ایمان ہے جو تمام صحف انبیاء سے ثابت ہے کسی حدیث کو ذرا بھی اس میں دخل نہیں ہے جس کی روح اس ایمان نے قرار پایا ہے وہی بچیگا۔

کسی نے غلط مشہور کیا ہے کہ آدم اول جب پیدا کیا گیا تو اسکو خدا کے حکم سے فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔ یہ خیال تحریف معنوی سے پیدا ہوا جو کسی حضرت نے (عبرانی ۱-۶) کے سمجھنے میں کی ہے غلط فہمی یا فریب دہی کی راہ سے یہ خیال نکالا ہے وہ آیت صاف مسیح کے حق میں لکھی ہے کوئی حضرت اسکو آدم اول پر جماتے ہیں وہاں لکھا ہے کہ (جب پہلوٹے کو دنیا میں لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اسکو سجدہ کریں) دیکھو اوپر نیچے کی سب آیات مسیح کے حق میں ہیں اور آدم اول کا یہاں کچھہ ذکر نہیں۔ ہاں لفظ پہلوٹا ہے جسکو انھوں نے پہلا انسان سمجھا ہے لیکن اس سے مراد خدا کا پہلوٹا ہے یا خلقت کا پہلوٹا جس سے خلقت وجود میں آئی اور وہ مسیح ہے جس میں الوہیت ہے پہلا آدم صرف انسان تھا اور اس میں الوہیت نہ تھی اسکو سجدہ کرنا بت پرستی کا کام تھا اور محال ہے کہ

خدا تعالی کبھی کہ یکوٗبت پرستی کا حکم دے۔ لیکن وہ اپنے پہلوٹے بیٹے کو آسمانوں پر سے زمین پر لایا اور جب وہ مجسّم ہوکے کنواری مریم سے پیدا ہوا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اُسکو سجدہ کریں اس لئے کہ وہ کامل خدا تھا اور کامل انسان بنا تب سجدہ اُسکی الوہیت کے سبب سے تھا۔ وہ جو آدم اول کے حق میں ایسی باتیں بولتے ہیں اُن سے پوچھنا چاہئے کہ کیوں صاحب آپ بھی آدم کو سجدہ کرتے ہو یا نہیں وہ جو ایک دفعہ مسجود ہے ابد تک مسجود ہے یسوع جو تولد مجید کے وقت فرشتوں کا مسجود تھا اُس وقت سے آج تک وہ مسجود ہے اور ابد تک وہ مسجود رہیگا۔ پہلے اُسکو فرشتوں نے سجدہ کیا پھر گڈریوں نے زیارت کی پھر مجوسیوں نے سجدہ کیا پھر اُسکی تمام اُمت جو ساری زمین پر پھیل رہی ہے اُسکو سجدہ کرتی ہے وہ لاکھوں آدمیوں کا بلکہ کروڑہا کروڑ کا ہر زمانہ میں درمیان دُنیا کے مسجود اور معبود ہے اور آسمانوں کے آسمان یعنے عرش معلی پر تمام فرشتگان کا اور سب مومنین اور انبیاء اور اولیا اور شہدا اور صالحین اور صادقین کی ارواح کا اپنے باپ کی وحدانیت میں معبود اور مسجود ہے۔ اور وقت چلا آتا ہے کہ وہ قیامت اور عدالت کرنے کو آئیگا تب ہر ایک گھٹنا اُسکے سامنے جھکیگا یہہ سب باتیں حدیثوں

ہے نہ قیاس سے مگر کلام اللہ سے ثابت ہیں بغور دیکھو (فلپی ۳-۱۰)۔
اُس کی حمد اب تک ہے کیونکہ وہ باپ اور روح القدس کے ساتھ
ایک ہی خدا ہے۔

اب تولد مجید کی آیت کے الفاظ پر غور کرو (لوقا ۲-۶ و ۷) اور
ایسا ہوا۔ یعنے مسیح کا تولد یوں وقوع میں آیا جسکا ذکر یہاں ہوتا ہے نہ
اُس طرح جسکا ذکر بے سند حدیثوں میں ہے اور وہاں سے قرآن میں
بھی نقل ہوا ہے۔ (کہ جب وہ وہاں تھے) یعنے بیت اللحم بستی میں تھے
اس بات پر زور ہے کہ جب وہاں تھے تب تولد ہوا ہے یعنے ناصرہ
یا یروشلم وغیرہ اور کسی جگہہ میں نہیں بیت اللحم میں پیدائش ہوئی ہو
اور یہی جگہہ خدا کے علم اور ارادہ اور تجویز سے ازل میں مقرر تھی،
خاص مقصد اور خاص مراد کے لئے۔ چنانچہ میکہ پیغمبر نے مسیح کی پیدائش
سے (۷۱۰) برس پہلے خدا سے معلوم کر کے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ
وہ مالک بیت اللحم سے نکلیگا اور اس سبب سے بیت اللحم کی شرافت اور
فضیلت تمام یہوداہ کے شہروں سے زیادہ ہو جائیگی اور یہ بات یہودیوں
کو خوب معلوم کرا دی گئی تھی (میکہ ۵-۲ سے ۵ یوحنا ۷-۴۲) پس
خداوند مسیح کا تولد اُسی جگہہ ہوا۔

فایدہ۔ لفظ بیت اللحم کے معنے ہیں روٹی کا گھر عربی میں لحم گوشت

کو کہتے ہیں لیکن عبرانی میں روٹی کو لحم کہتے ہیں۔ پھر اس بستی کو افراطہ یا بیت اللحم افراطہ بھی کہا گیا ہے افراط کے معنے ہیں زیادہ اور یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ وہاں بہت روٹی پیدا ہوتی تھی کسی زمانہ میں وہاں اناج و خوراک کی چیزیں بافراط پیدا ہوتی تھیں اس لئے افراطہ نام دیا گیا اور داؤد پیغمبر کے آباؤ اجداد وہاں کے قدیمی رئیس اور زمیندار تھے اگرچہ شروع میں اس بستی کو بیت اللحم افراطہ نام جسمانی خوراک کی کثرت کے سبب سے دیا گیا تھا لیکن جب مسیح وہاں پیدا ہوا تو روحانی روٹی وہاں سے نکلی نہ صرف زندگی کی حفاظت کے لئے بلکہ ابدی زندگی بخشنے کے لئے اور ایسی روٹی نکلی جو تمام جہان کے لئے کافی وافی اور شافی ہے نغور سمجھو (یوحنا ۶۔۔۔۳۲ سے ۳۵ و ۴۸ سے ۵۱) وہ آسمان سے اترا آیا وہ زندگی بخش ہے اور وہ روحوں کی خوراک ہے اور جو کوئی اسکو کھاتا ہے یعنے اپنی روح میں اور اپنے دل و دماغ میں اسکو بسنے دیتا ہے وہ ابد تک نہ مریگا۔ پس ثابت ہو گیا کہ اس بستی کی وجہ تسمیہ میں بھی اللہ عالم الغیب کا انتظامی ہاتھ شامل تھا جو اب ظاہر ہوا (کہ جب وہ وہاں تھے) بیت اللحم انکا وطن تھا مگر وہ کئی ایک پشت سے ناصرہ میں جا بسے تھے اس وقت کہ ابن اللہ کے تولدِ مجیدہ کا وقت ہے بیت اللحم میں تھے اور وہ اس نیت و ارادہ سے وہاں نہ گئے تھے

کہ لڑکے کا تولد وہاں ہو جائے مگر آسمان کے خدا کی طرف سے بوسیلہ
شہنشاہ وقت کے ایک ایسا حکم نکلا تھا کہ اُنکو مجبوراً وہاں جانا پڑا
پس خدا جو صادق القول ہے وہ اپنی مرضی اور ارادہ کو آپ ہی پورا
کیا کرتا ہے اِن لوگوں کا یہاں آنا بظاہر ایک اتفاقی امر نظر آتا ہے
فی الحقیقت امر ارادی ہے اور ایسا ارادی ہے کہ اُس میں انسان
کے ارادہ کو دخل نہیں ہے صاف خدا کا ارادہ ظاہر ہے اور اس
یسوع کی مسیحیت پر خدا کی طرف سے یہ پہلی مُہر ہے اُسکے جننے کے دن
پورے ہوئے (قاعدہ میں نو ماہ مقرر ہیں پس وہ اللہ تعالیٰ کا قدوس
نو ماہ رِحم مادر میں حسب دستور رہا اور پورے دنوں کا بچہ ہو کے تولد
ہوا۔ جب رِحم میں آیا قاعدہ معمولی سے بلند تر قاعدہ کے ساتھ رِحم
پاک میں آیا تاکہ گناہ موروثی سے الگ رہے اور جب موجود ہو گیا تب
قاعدہ جہان کا پابند ہو گیا کیونکہ اب کچھ ضرورت نہ رہی کہ قاعدہ معمولی
سے الگ ہو وہ پورے دنوں کا ہو کے تولد ہوا کیونکہ وہ کامل انسان
ہے ہر بات میں کامل (وہ اپنا پہلوٹا بیٹا جنی) لفظ اپنا کیا سکھلاتا ہے
یہ کہ وہ انسان جو تولد ہوا مریم کا اپنا بیٹا تھا یعنے صرف مریم سے پیدا ہوا
ساری کتاب میں کہیں ایک لفظ بھی نہیں ہے جس سے وہم ہو کہ وہ
یوسف راستباز کا حقیقی فرزند ہو یہ خیال مسلمان نیچریوں کا محض دھوکا

ہے کوئی آدمی اپنا ایمان اس دھوکے میں آکے برباد نہ کرے۔ مسیح روح القدس کی قدرت کے سایہ سے رحم میں موجود ہوگیا اور اسکا جسم مریم کے خون سے بنا (پھلوٹا) یعنے پہلا بچہ دوسرا ہو یا نہ ہو وہ پہلا تھا۔

فائدہ لفظ پھلوٹا اس مقام پہ خوب ذہن نشین ہونا چاہئے لکھا ہے کہ وہ مریم کا پھلوٹا ہے سچ ہے کہ وہ مریم کا پہلا بچہ تھا پھر لکھا ہے (رومی ۸-۲۹) تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پھلوٹا ٹھہرے پس وہ تمام مومنین مقبولین اولین و آخرین میں بھی پھلوٹا ہے وہ اولین و آخرین جو مقبول ہیں کسی نہ کسی قدر اس شخص سے مشابہت پیدا کرکے مقبول ہوئے ہیں اس لئے کہ جس قدر لوگ مقبول ہوتے ہیں وہ اسی شخص کے ہمشکل ہوکے مقبول ہوتے ہیں خدا تعالی اپنے عزیز بیٹے کی صورت آدمیوں میں دیکھ کے انکو قبول کرتا ہے اور بنیاد اس ہمشکلی کی اس نئے جنم میں ہے جو اس قدوس مولود سے لوگ پاتے ہیں اور اس نئے جنم کی بنیاد اس تولد و تجسم میں تھی۔

پھر لکھا ہے کہ وہ خدا کا پھلوٹا بیٹا ہے (عبرانی ۱-۶) اور اس لفظ کی شرح یوں کی گئی ہے (قلسی ۱-۱۵) کہ وہ ساری خلقت کا پھلوٹا ہے یعنے وہ پہلا شخص جس سے ساری خلقت موخر ہے اور وہ تو کلمہ ہے

جو ساری خلقت سے پہلے تھا اور خدا ہو کے خدا کے ساتھ تھا یعنے خدا کی اور کلمہ کی ماہیت تو واحد تھی مگر ان میں تعدد تھا کہ ایک کے ساتھ دوسرا تھا۔ پھر وہی پہلوٹھا اس پاک مولود انسان میں ظاہر ہوا مجسم ہو کے اور وہ خلقت کا پہلوٹھا جو جسم لیکے ظاہر ہوا یقیناً خود اللہ کریم ہے۔

پھر لکھا ہے کہ وہ کلیسیا کا سر ہے اور وہی شروع سے ہے اور مُردوں میں سے پہلوٹھا ہے" تاکہ سب باتوں میں اُسکا پہلا درجہ ہو (قلسی ۱-۱۸) خوب یاد رہے کہ وہ ہر درجہ اور ہر فضیلت اور عزت کی بات میں پہلا اور مقدم ہے اب جو کوئی مسیح یسوع کو مقدم نہ مانے بلکہ اُسکو موخر کرکے کسی غیر کو مقدم ٹھہرائے وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کا مخالف ہے اور اِس گستاخی میں ہلاکتِ ابدی ہلاک ہوگا اگر وہ توبہ کرکے کلام کے موافق مسیح یسوع کو نہ مانے۔

فائدہ وہ جسم جو خدا کے بیٹے نے مریم سے لیا ہمارا حصہ بھی اُس جسم میں تھا کیونکہ ہمارے نئے جنم کی بُنیاد وہی پاک جنم ہے جو مریم سے مسیح یسوع کا ہوا تب مریم ہم سب مسیحی بندوں کی ماں ہے کیونکہ وہ اُم المومنین ہے اُسکی تعظیم مناسب کرنا واجب ہے اور اُسکے لئے خیر تمندی بھی چاہئے البتہ رومیوں کی مانند پرستش کرنا بیجا کام ہے لیکن باادب نام لینا اور خداوند کی ماں کہنا اور مقبولہ سمجھنا اور سب عورتوں

ہیں مبارک ماننا جیسے کلام اللہ میں لکھا ہے واجب اور لازم ہے۔

فایدہ دیکھو خداوند مسیح نے صلیبی موت کے وقت کلیسیا کے جسم کا وقت وہی تھا یوحنا کو مریم کی فرزندی میں دیا اور بڑے غور کا مقام ہے کہ ہوا اور پانی جو خداوند کی پسلی سے نکلا یقیناً مسیحی کلیسیا کا مادہ تھا اور صرف اُسی شخص نے دیکھا جسنے مسیح کے مونہہ سے یہہ سُنا کہ (دیکھہ تیری ماں) یہہ مقام بہت گہرا ہے بتلانے سے نہیں انکشاف سے کُھلتا ہے

(اور اُسکو کپڑے میں لپیٹا) اصل میں اتنا ہے کہ اُسکو لپیٹا (اور چرنی میں رکھہ دیا) چرنی انگریزی عربی نہ ردو فارسی آخر یونانی فتنی۔ چرنی جانوروں کے لئے بنائی جاتی ہے کہ اُس میں اُنکو بہوسا چرائیں۔ مسیح کو مریم نے جن کے کپڑے میں لپیٹا اور چرنی میں رکھہ دیا (کیونکہ انکو سرائے میں جگہہ نہ ملی) اُس وقت کوئی سرائے وہاں تھی۔ بعہد داؤد کمہام بن برزلی نے ایک سرائے بیت اللحم میں بنائی تھی جسکا ذکر (یرمیا ۴۱-۱۷) میں ہے شاید اُسی سرائے میں جگہہ نہ ملی یا کوئی اور سرائے ہو۔ قدیم مسیحی مصنف لکھتے ہیں کہ ایک غار تھا اُس کو سرائے کہتے تھے اور اب تک وہ غار موجود ہے اور اُس میں چرنی کا مقام دکھلاتے ہیں جسکی زیارت کے لئے دُنیا کی چہار سمت سے مسافر جاتے آتے رہتے ہیں۔ اِنکو سرائے میں جگہہ نہ ملی شاید اس لیئے

کہ بہت مسافران سے پہلے آئے ہوں اور تمام جگہ گھیر لی ہو۔ یا اسلئے
کہ پیسے والوں نے زیادہ کرایہ دیکے جگہ لے لی ہو اور یہ لوگ غریب
تھے کرایہ نہ دے سکے ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اِنکا کوئی عزیز یا دوست
واقف بھی اُس بستی میں نہ تھا کہ اُس کے گھر میں فروکش ہوتے۔ یا اِن
کی غیرت نے تقاضا نہ کیا ہو کہ کسی کے گھر پر اُتریں اور اُس کے لیئے
بار ہوں۔ پس وہ بستی کی طرف نہیں گئے سرائے کی طرف ضرور گئے کہ
ہر سرائے مسافروں کا گھر ہوتا ہے مگر سرائے میں بھی جگہ نہ ملی تب سرائے
کے پاس مسافروں کے جانوروں کی جو چرنی تھی وہاں اُترے۔ دیکھو
بیت اللحم میں اُس شخص کو جگہ نہ ملی جو اُسی بستی کا بڑا رئیس زادہ تھا۔ کیونکہ
کئی پشتیں گذر گئیں تھیں کہ بستی کو چھوڑ کے نکل گئے تھے اور اُنکی قدیمی زمین
اور مکان غیروں کے قبضہ میں آ گئے تھے اب وہ اپنے ہی شہر میں اجنبی
مسافر تھے تو بھی نسب نامجات ساتھ لیکے آئے تھے کہ آپکو وہاں کے
رئیس اعظم داؤد بادشاہ کی اولاد میں ثابت کرکے لکھائیں۔ ایسے معاملات
کہ آدمی اپنے ہی وطن میں غریب الوطن ہو جاتا ہے اکثر دیکھنے میں
آتے ہیں۔ تعجب یہہ ہے کہ ابن اللہ کو جگہ نہ ملی۔ جس وقت وہ زمین
پر پہلا قدم رکھنے والا تھا اُس وقت سنتے ہیں کہ اُسکو سرائے
میں جگہ نہ ملی زمین آسمان کے خالق اور مالک کو سرائے میں جگہ نہ ملی

جس کے لئے اور جس کے وسیلہ سے سب کچھ پیدا ہوا اُسکو جگہ نہ ملی۔
اِس میں کوئی بھید تھا اور بھید یہی تھا کہ اُس نے خود آپکو پست کیا اور
اپنے حقیقی جاہ و جلال پر نقاب ڈالا۔ (فلپی ۲-۷ و ۸) نکتا لکھے پڑھو۔ نہ
صرف اِس وقت اُسکو جگہ نہ ملی بلکہ اُسکا اپنا گھر کبھی کوئی نہ تھا (لوقا ۹-۵۸)
وہ کبھی دوستوں کے گھر میں کبھی پہاڑ پر جہاں موقع پاتا رات بتاتا تھا۔
اُس نے کبھی دُنیا کی کسی چیز کی طرف توجہ نہیں کی ہمیشہ اور ہر وقت آسمانی
اور الٰہی باتوں میں مشغول پایا گیا ایسا کہ اُسکا کوئی نظیر تمام صفحہ عالم میں نظر
نہیں آتا۔ جس قدر تارک الدنیا لوگ پیدا ہوئے ہیں وہ اُن سب میں
سبھی پہلا اور مقدم اور روشنی بخش پیشوا ہو کے جلوہ نما ہے اور اُس
کی پیروی میں صاف صاف زندگی نظر آتی ہے۔

ہاں اُس وقت بیت اللحم کی سرائے میں بھی جگہ نہ ملی اور خداوند
چرنی میں رکھا گیا اور والدہ ماجدہ چرنی کے پاس بیٹھی تھی کسی دائی
جنائی اور مددگار کا ذکر نہیں ہے گمنام کی مانند تھے اور اپنے وطن
میں غریب الوطن تھے لیکن وہ جب چھپایا گیا تو کیا ہوا سارا بیت اللحم
اُسی کا ہو گیا اب وہاں صرف مسیحی لوگ رہتے ہیں سب یہودی
وہاں سے نکل گئے ایک گھر بھی کسی یہودی کا نہیں ہے اور شہر بھی
بہت بڑھ گیا قریب آٹھ دس ہزار کے آبادی ہے۔ اور اس سرائے

کی جگہ میں ایک عُمدہ گرجا بنا ہوا ہے جو ۳۲۷ء میں قسطنطین شہنشاہ روم
کی والدہ ہلینا بیگم نے بنایا تھا یہہ ملکہ مسیح کی جان نثار بندی تھی اُس کے
کئی ایک کام ابتک دُنیا میں ایسے عُمدہ موجود ہیں جن سے مسیحی دین کا
کچھ نہ کچھ جلال ہے - یہہ گرجا جو سرائے کی جگہہ میں ہے اسکی چار طرف
خانقاہیں ہیں رومی اور یونانی اور ارمنی مسیحیوں نے بنا رکھی ہیں -
وہاں مسیحی عابد رہتے ہیں اور گرجے کے بیس فٹ نیچے غار میں اُتر کے
اُس مبارک چرنی کی جگہہ ہے جہاں خدا کا بیٹا رکھا گیا تھا وہاں کی
زمین اور چھت اور چہار دیواری سنگ مرمر سے بنائی گئی ہے -
اور ایک مصنوعی ستارہ بھی وہاں ہے یونانی ورومی مسیحی وہاں
مجاور ہیں اور قدیمی مجاور ہونے کا دعوی کرتے ہیں - ۴۳ چراغ وہاں
رات دن روشن رہتے ہیں اُنکا خرچ دُنیا کے مسیحی بادشاہوں کی
طرف سے جاتا ہے کہ سلطان السلاطین کی جائے تولد کی عزت دُنیا
کے سلاطین کرتے ہیں اور ہزار ہزار ہا افراد اطرافِ دُنیا اور حدودِ
دُنیا سے زیارت کے لئے آتے جاتے ہیں وہاں ایک غریب خانہ
اور ایک یتیم خانہ اور چند مدرسے بھی ہیں اور وہ بستی خاص مسیحی
بستی ہو گئی ہے اگرچہ وہ سب یونانی اور رومی مسیحی بعض مسائل
اور طریقوں میں ہمارے ساتھ اتفاق نہیں رکھتے تو بھی مسیحی

ہیں اور تخمیناً سولہ سو برس سے اُس مقام یادگاری کے محافظ ہیں۔

اب سوچو کہ کلام اللہ میں کیا لکھا تھا (اے بیت اللحم افراطہ تو یہوداہ کے بڑے شہروں کی نسبت ہرگز چھوٹا نہیں ہے) یعنے اگرچہ تو چھوٹا سا گانوں ہے فی الحقیقت تو بڑے شہروں سے زیادہ عزت اور درجہ کا مقام ہے کیونکہ تجھ میں سے اسرائیل کا حاکم نکلیگا۔ پس مسیح وہاں سے نکلا اور اسی سبب سے بیت اللحم کی بڑی عزت ہوگئی نہ صرف یہوداہ کے شہروں میں بلکہ تمام دُنیا کے سب شہروں میں بیت اللحم خاص بستی زمین پر ہے جو ابن اللہ کا مولد ہے۔

خدا تعالی نے بیت اللحم کی عزت کا ذکر اس پیشین گوئی میں کیا تھا اور جیسے فرمایا تھا ویسے ہی ہوا تب مسیح یسوع برحق اسرائیل کا حاکم ہے جس کے سبب سے بیت اللحم نے عزت موعودہ پائی ہے۔

فائدہ دیکھو ابن داؤد جو سلطان السلاطین اور لوہے کے عصا سے حکومت کرنے کو آنے والا ہے جسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے وہ بحالت غریبی اُسی بستی میں تولد ہوا جہاں یسّی پدر داؤد مدفون ہے کیونکہ یسّی کے تنہ سے ایک شاخ نکلنے پر تھی سو نکلی اور اب وہ ایسا بڑا درخت بن گیا جس کے سایہ میں تمام دُنیا کے لوگ سچی آسایش اور حقیقی آرام پاتے ہیں اور وہ درخت چار طرف شاخیں

چھوٹتا چلا جاتا ہے نہ دشمنوں کے کاٹنے سے کٹتا ہے نہ سوکھانے سے سوکھتا ہے کیونکہ اُسکی قوت اور شادابی آسمان کے خدا سے ہے

فایدہ معلوم ہوتا ہے کہ شروع ہی سے بیت اللحم کو مسیح کا مولد پہچان کے وہاں کے مسیحی لوگوں نے یادگاری کا مقام ٹھہرایا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب ہمارا خداوند مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا اور آسمانوں کے اوپر چڑھ گیا اُس وقت مبارک مریم مقبولہ کلیسیا کے درمیان یروشلم میں موجود تھی اور جب روح القدس یعنے پاراقلیطس آیا مریم نے بھی سب کے ساتھ روح القدس کو پایا تھا۔ اُس نے پیدایش کے وقت کی بہت باتیں مسیحی لوگوں کو بتلائی ہیں اور اُسکا بیان اس بارہ میں معتبر بیان ہے یہہ مقبولہ مبارک دیر تک یروشلم کی کلیسیا میں رہی تھی پھر افسس کی کلیسیا میں یوحنا کے ساتھ دیر تک زندہ رہکر وہاں انتقال فرمایا ہے۔

بیت اللحم یروسلم سے صرف ۶ میل ہے کیا یہہ بعید القیاس ہے کہ مریم نے اپنے عہد کے مسیحیوں میں سے بعض کو ساتھ لیجا کے بیت اللحم میں بعض مقام دکھلائے ہوں۔ کیونکہ اُسی زمانہ کے لوگ بیت اللحم کے بعض مقامات کی زیارت کرنے لگے تھے ہاں وہ سب مقامات یہودی دشمنوں کے قبضہ میں تھے لیکن دیکھ دیکھ آنے کو

کون منع کر سکتا تھا اور یہہ جو میں لکھتا ہوں ثابت ہے اِس بیان سے کہ

هدریان قیصر روم جو بُت پرست اور مسیحی دین کا دشمن تھا

جسکا انتقال ۱۳۸ء میں ہوا ہے اُسکا معاملہ بیت اللحم کی نسبت مورخوں نے یوں لکھا ہے اِکہ اُسنے بایں نیت کہ مسیح کے تولد کی جگہ کو ناپاک کرے اور میٹ دے یہہ بندوبست کیا تھا کہ بیت اللحم کی سرائے میں ایک باغ لگوایا اور اُس باغ میں اِدُنس دیوتا کی مورت کھڑی کراکے پوجا کرائی اور وہ باغ (۱۸۰ برس) وہاں رہا تھا -

اِس بیان سے ظاہر ہے کہ ہدریان نے مسیحی لوگوں کو بیت اللحم میں جانے آتے اور مسیح کا مولد جان کے عزت دیتے اور سرائے میں جاکے چرنی کو دیکھتے سُنا ہوگا تبہی تو اُس نے یہہ بندوبست سرا کی نسبت کیا کہ وہاں باغ ہو اور ایک بُت کا مندر وہاں بنے کہ مسیح کی یادگاری کا مقام نہ رہے - اور وہ مسیحی جو اُسکے زمانہ میں اِس جگہہ کو یادگاری کا مقام جانتے تھے وہ سب تو پہلی صدی کے مومنین مقبولین روح القدس یافتہ لوگ تھے - ہاں مظلوم اور کمزور تھے کچھہ نہ کرسکے اور کیونکر وہ غریب شہنشاہ کا مقابلہ کر سکتے تھے صبر کیا -

تو بھی میرا قیاس اس بات کو قبول نہیں کرسکتا کہ خاص مقامات اِس باغ وغیرہ سے ایسے مٹ جائیں کہ پھر یاد نہ رہیں اگرچہ وہاں اُس نے

بہت سی مٹی بھی ڈلوائی تھی لیکن سچے جان نثار بندے وہاں ادھر اُدھر رہتے اور پھرتے تھے اور وہ ایشیا کے لوگ تھے نہ یورپ کے ایشیا والوں کی عادت ہے کہ مقامات متبرکہ کو پشت در پشت بتلاتے اور معتقدین کو اور اولاد کو دکھلاتے چلے آتے ہیں یہہ وہ بیابان روح تو چند روز سے دُنیا میں آئی ہے اُن لوگوں میں محبت کی روح تھی اپنے وہ روح جس سے عطر ڈہالا گیا نہ وہ روح جو کہتی تھی کہ عطر کی بربادی ہوئی (یوحنا ۱۲-۱سے ۸) اور جس حالت میں کہ مخالف اس جگہہ کو ہیبت دینا چاہتا تھا تو اور بھی زیادہ اس پر متوجہ ہونے کا موقعہ ہوا ہوگا وہ اچھی طرح حدود وغیرہ یاد کرکے بولتے رہے ہونگے کہ وہ ہماری یادگاری کی جگہہ ہے جو حاکم نے چھین لی ہے۔ پس یہہ کہنا کہ وہ جگہہ یاد نہ رہی ہوگی درست نہیں ہے بلکہ یہہ کہنا کہ زیادہ یاد رہی ہوگی صحیح ہے۔ یہاں تک کہ ہلینا بیگم اٹھی جس نے وہاں جاکے گرجا بنوایا اور بُت کی ناپاکی کو دور دفع کیا اور تولد شریف کی یادگاری کا عمدہ چمن لگا دیا اور ایسا چمن لگا کہ اب تک قایم ہے۔

بیت اللحم پہلا مقام دُنیا میں مسیح کے تولد مجید کی یادگاری کے لئے ہے اور جن چیزوں کی وہاں یادگاری ہوتی ہے اُن سب کا ذکر کلام اللہ میں موجود ہے اگر خاص جگہہ سے ہٹ کر کوئی جگہہ بنائی ہو تو کیا مضایقہ۔

ہے واقعات تو اُسی جگہ کے ہیں جن سے برکت پاتے ہیں مقامات سے
کچھ برکت نہیں پاتے ہاں مقامات سے واقعات کی تصدیق ہوتی
ہے مسیحی کلیسیا میں مسیحیت کا بیان شروع سے درمیان تین صورتوں
کے ظاہر کیا گیا ہے اوّل واقعات ہیں جو کلام اللہ میں لکھے ہیں
دوئم مقام واقعات ہیں جو واقعات کی تصدیق کرتے اور تفہیم بخشتے
ہیں کیونکہ بدون موقع واردات کے کسی واردات کا سمجھنا کچھ مشکل
ہوتا ہے سیوم ایام واقعات ہیں جو مسیحی تہوار کہلاتے ہیں پس واقعات
اور مقام واقعات اور ایام واقعات یہ سب ملک کے خاص و عام لوگوں
کے لئے زیادہ تر مفید ہیں ہمارے ملک ہندوستان میں صرف
واقعات سُنائے جاتے ہیں مقام اور ایام کی طرف بے پروائی
ہوتی ہے اِس صورت میں دینِ مسیحی اُس ملک میں مُلکی دین نہ ہوگا اور
ضرور ہے کہ یہ دین نہ صرف روحانی بلکہ مُلکی دین بھی ہووے۔

ساتویں فصل

یومِ تولد کے بیان میں

اب وقت ہے کہ تولد شریف کی تاریخ اور مہینا اور دن اور سال
اور موسم کا ذکر کیا جائے کہ خداوند مسیح کب تولد ہوا تھا۔

ان سب باتوں کا تصفیہ نصوص سے نہیں ہو سکتا مگر قیاس غالب سے جو کچھ دریافت ہوتا ہے یہاں لکھتا ہوں ۔ تولد شریف کی یادگاری کے ماننے کا دستور مختلف طور سے شرقی جماعتوں کے درمیان چلا آتا تھا جسکا فیصلہ ۳۷۶ء عیسوی میں مغربی جماعتوں سے ہوا اور اچھا ہوا کہ اختلاف اُٹھایا گیا اور ایک خاص دن مقرر ہوا اُسی قاعدہ سے جو شروع سے اب تک جاری ہے کہ سب دینی راہ اور رسوم علماء دین کی مجلسوں سے تجویز ہو کے جاری ہوتی تھیں اور اب تک ہوا کرتی ہیں پس اسی طور سے بہ نگرانی و سرپرستی صدر اسقف روم شورہ سے یہہ کام ہوا کہ عید تولد کی یادگاری کا دن ۲۵ دسمبر ٹھہرا اور یہ اسیر تمام دُنیا کی جماعتوں میں عملدرآمد ہونے لگا اور اب تک ہوتا ہے ۔

ہم یہہ نہیں کہہ سکتے کہ یقیناً یہی دن ٹھیک ٹھیک اور نہایت صحیح وقت ہے لیکن یہہ کہہ سکتے ہیں کہ غالباً یہی ٹھیک اور درست ہے یقیناً کی جگہہ غالباً کا لفظ بولتے ہیں اور غالباً اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے لئے کچھہ دلائل تو ہیں جنکا توڑنا آسان نہیں ہے ۔

فایدہ یہہ بھی یاد رہے کہ اگر ٹھیک وہی دن معلوم ہوتا تو کونسی نعمت زیادہ حاصل کر سکتے تھے اور اگر وہ ٹھیک وقت معلوم نہو

اور کوئی اور وقت قرار دیا گیا ہو تو کونسی برکت گم ہو جاتی ہے ٹھیک ہو یا نہ ہو یادگاری کا فایدہ ہر صورت میں برابر موجود رہتا ہے جبکہ ہم ایمان اور محبت سے خداوند کے لئے عید تولد کی یادگاری کرتے ہیں سال میں ایک دفعہ۔

پس وہ دلایل جن سے ۲۵ تاریخ دسمبر عید تولد کی یادگاری قرار پائی ہے اگر کوئی سُنتا اور سمجھنا چاہتے تو امور ذیل کو ذہن نشین کرکے اُنکے نتیجہ کی طرف دیکھے اور امور ذیل یہہ پانچ باتیں ہیں۔

(۱) ہیرودیس بادشاہ یقیناً بعد تولد مجید کے کسی وقت موا ہے نہ تولد مسیح سے پہلے بموجب (متی ۲-۱ و ۲۰) کے۔

(۲) یوسیفس یہودی مورخ کا بیان ہے کہ جب ہیرودیس موا تھا اُسوقت رومی سن سات سو پچاس تھا اور کہ عید فسح اُس وقت قریب تھی اور کہ جب وہ موا تھا اُس وقت چاند گھن تھا۔

(۳) سب جانتے ہیں کہ عید فسح ماہ نیساں کی ۱۴ تاریخ ہوا کرتی تھی (احبار ۲۳-۶) اور کہ ماہ نیساں جو یہودیوں کا پہلا مہینا ہے ہمارے ماہ اپریل کے نئے چاند سے شروع ہوا کرتا ہے۔ پھر چاند گھن کا ذکر یوسیفس سے سُن کے اہلِ ہئیت نے اپنے صحیح حساب گذشتہ کو جب پرتالا ہے تو معلوم ہو گیا ہے کہ اپریل کی ۱۳ و ۱۴ کے مابین

وہ چاند گہن ہوا تھا پس اس سے ہیرودیس کی موت کی تاریخ صاف معلوم ہوگئی ہے کہ وہ ۴ تاریخ اپریل کو ہوا تھا اور کہ عید فسح بھی اُسکی موت کے دور روز بعد یروشلم میں ہوئی تھی پس یوسیفس نے اس بیان میں ضرور سچا ثابت ہوگیا ہے۔

(۴) پھر دیکھو (لوقا ۳-۱ و ۲۳) جب یوحنا نے اپنا کام شروع کیا تب طبیریوس قیصر کا ۱۵ سنہ جلوسی تھا اُس وقت ضرور یوحنا پورے ۳۰ برس کا ہوگیا تھا اور مسیح کی عمر بھی ۳۰ کے اندر آگئی تھی یعنے تیسواں برس چل رہا تھا۔

(۵) تواریخ روم سے ثابت ہے کہ سن رومی (۷۶۵) میں اگسطس کی موت سے دو برس پہلے اُسکے جیتے جی طبیریوس سلطنت کرنے لگا تھا پس اب حساب کی صورت یوں ہو جاتی ہے۔

۷۶۵ + ۱۵ = ۷۸۰ کے یہ رومی سن تھا جب ہمارا مالک یسوع مسیح ۳۰ برس کا تھا پس وہ کس رومی سن میں پیدا ہوا ہوگا جواب ۳۰ برس کا ہوا ہے دیکھو ۷۸۰ – ۳۰ = ۷۵۰ کے پس مسیح ۷۵۰ رومی سن میں پیدا ہوا ہے اور یہ وہی سن ہے جو یوسیفس نے ہیرودیس کی موت کا سن بتلایا ہے پس معلوم ہوگیا کہ مسیح کی تولد کا اور ہیرودیس کی موت کا ایک ہی سن ہے اور اگر ایک ہی

سن نہ ہو تو مسیح ۷۸۰ رومی میں ۳۰ برس کا نہیں ہو سکتا جو کلام اللہ سے ثابت ہے (لوقا ۳-۲۳)۔

اور یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ ہیرودیس ماہ اپریل کی ۲ تاریخ کو موا ہے تو مسیح خداوند اپریل سے پہلے اسی سال میں درمیان کسی مہینے کے پیدا ہوا ہے سال کی بندش تو ہو گئی اور یہ بندش بھی ہو گئی کہ اپریل کے اوپر کوئی مہینا تولد کا ہے نہ اپریل میں نہ اپریل کے بعد اور اپریل تو گرمی کا مہینا ہے چنانچہ مارچ سے گرمی کا آنا شروع ہوتا ہے۔ اگر کہو کہ ہیرودیس کی موت کے بعد مسیح پیدا ہوا ہے تو (متی ۲-۱۹و۲۰) کو جھٹلاتے ہو اور جو کہو کہ ہیرودیس کی موت سے سال دو سال پہلے پیدا ہوا ہے تو (لوقا ۳-۲۳) کو جھٹلاتے ہو کیونکہ جب وہ ۳۰ برس کا تھا اُس وقت ۷۸۰ رومی تھا اور جب وہ ۷۸۰ میں ۳۰ برس کا ہے تو تولد اُسکا ۷۵۰ میں ضرور ہے اور یقینی طور پر معلوم ہے کہ اسی سن رومی ۷۵۰ میں ۲۔ اپریل کو ہیرودیس مر گیا ہے۔ پس اُس سال میں گرمی کا شروع ہی تھا کہ ہیرودیس مر گیا اور ہر سال میں موسم گرما ایک ہی دفعہ آتی ہے تب ضرور مسیح موسم گرما میں پیدا نہیں ہوا سردی میں پیدا ہوا ہے اور گڈریوں کے بیان میں جو لفظ میدان آتا ہے اُسکا بیان آئندہ فصل ہشتم میں سنو گے۔

اب یہہ دریافت کرنا باقی رہتا ہے کہ اپریل کے اوپر وہ کس مہینے میں پیدا ہوا ہوگا کچھہ قیاس کرنا چاہئے۔ کہ وہ پیدا ہوکے ۴۰ یوم کا یا سوا مہینے کا تھا جب بموجب شرع کے ہیکل شریف میں لایا گیا۔ پھر ہیکل سے رخصت ہوکے بیت اللحم میں واپس آئے اور یہاں آکے چند روز رہے ہونگے تب مجوسی آپہنچے۔ اور مجوسیوں کے جانے کے بعد مصر کو بھاگنا پڑا۔ پھر بچوں کے قتل کا مقدمہ پیش آیا اور اُن میں مسیح کی تلاش ہوئی ان سارے کاموں کے لئے عقلاً کس قدر وقت درکار ہے ضرور تین مہینے کا عرصہ چاہئے ورنہ یہہ کام نہیں ہوسکتے اور یہہ تین مہینے اپریل کے اوپر ہونے واجب ہیں یعنے مارچ و فروری اور جنوری ہیں اور ان میں کبھی وہ پیدا نہیں ہوا پس قیاس چاہتا ہے کہ دسمبر میں ہوا ہوگا۔

فائدہ۔ اِس وقت فکر کرو گر ریسول صاحب کی تحقیقات پر جسکا ذکر میں نے فصل دویم میں کیا ہے کہ ذکریا پدر یوحنا ماہ اکتوبر میں اپنے گھر گیا تھا اور اُس حساب سے ماہ مارچ میں مریم مبارک روح القدس کے سایہ سے حاملہ ہوئی تھی اس لئے بھی ماہ دسمبر تولد مجید کا مہینا ٹھہرتا ہے۔

یہہ حساب جس سے دسمبر مہینا نکلتا ہے غالباً صحیح اور درست ہے کیونکہ یوحنا کی انجیل سے بھی بطریق دیگر مسیح کا تولد ۲۵ دسمبر

میں ثابت ہے اس طرح پر کہ مسیح اپنے بپتسما کے چند روز یا چند ہفتہ بعد جب کہ وہ ۳۰ برس کا تھا ہیکل میں آیا اور یہودیوں نے اس سے کہا کہ یہ ہیکل ۴۶ برس سے بن رہی (یوحنا ۲-۲۰) اور تواریخ یوسیفس میں لکھا ہے کہ ہیرودیس نے اپنے سنہ۱۸ جلوسی میں تعمیر ہیکل کا کام شروع کیا تھا اور اس وقت یعنی شروع تعمیر کے وقت رومی سن ۷۳۴ تھا = پس ۷۳۴ + ۴۶ = ۷۸۰ کہ اس میں سے ۳۰ برس مسیح کی عمر کے نکالو ۷۸۰ - ۳۰ = ۷۵۰ کہ یہ سن مسیح کے تولد کا نکلا اور یہی سن موت ہیرودیس کا ہے اور اپریل مہینے کی ۱۴ تاریخ علم ہیئت سے بموجب بیان یوسیفس کے ثابت ہو چکی ہے پس جبکہ مسیح تولد ہوا موسم سرما تھا اور اپریل و مارچ و فروری و جنوری سے پہلے کوئی دن تھا -

اب حجی نبی کی کتاب میں جو پیشگوئی مسیح کی نسبت لکھی ہے اگر اس پر بغور فکر کرو تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ ۲۵ تاریخ ماہ دسمبر تولد کا دن موعود تھا جسکی طرف اوپر کی تین قوی دلیلوں نے ہمیں پہنچا دیا ہے -

حجی نبی کا دوسرا باب بغور پڑھو خصوصاً ۱۰ سے ۲۳ آیت تک زروبابل والی ہیکل کی بنیاد نویں مہینے کی ۲۴ تاریخ کو ڈالی گئی تھی اور خود زروبابل نے اپنے ہاتھ سے بنیاد رکھی تھی (ذکریا ۴-۱۰) اسی نویں مہینے کی ۲۴ تاریخ کا دوبارہ ذکر کر کے (حجی ۲-۲۳) میں زروبابل

ہے یہہ وعدہ خدا کا تھا کہ (اے میرے بندے زروبابل اُسی دن میں تجھے لیلونگا اور نگین کی طرح تجھے جڑونگا اس لئے کہ میں نے تجھے منظور کیا میں رب الافواج فرماتا ہوں)۔

اُسی دن اشارہ ہے نویں مہینے کی ۲۴ تاریخ کی طرف اور اس نویں مہینے کا نام کسلو ہے اور کسلو چاند کا مہینا ماہ دسمبر کے نئے چاند سے شروع ہوتا ہے اور حساب کرکے معلوم کیا گیا ہے کہ جب مسیح تولد ہوا تو کسلو کی ۲۴ - اور دسمبر کی ۲۵ تھی یعنے کسلو اندر تھا دسمبر کے۔ اور ہم سب جانتے اور کلام اللہ سے سیکھتے ہیں کہ خدا کی حقیقی ہیکل مسیح کا بدن ہے جس میں خدا کی پرستش اولاً عین تولد کے وقت بحکم خدا فرشتوں نے کی تھی اور اب تمام کلیسیا خدا کی پرستش یسوع میں کرتی ہے۔

دیکھو (یوحنا ۲ - ۱۹ و ۲۱) مسیح نے ہیکل میں آکے اپنے بدن کی ہیکل کو پتھروں کی ہیکل کے مقابلہ میں پیش کیا - وہ پتھروں کی ہیکل مسیح کے دادا زروبابل کی بنائی ہوئی تھی اور خود مسیح کا بدن زروبابل کے خون سے بنا تھا - اور یہہ کہا گیا تھا کہ جس تاریخ میں ہیکل کی بنیاد ڈالی گئی ہے اُسی تاریخ میں زروبابل الوہیت میں لیا جائیگا لیکن زروبابل کبھی الوہیت میں نہیں لیا گیا لیکن اُسکا بیٹا مسیح ٹھیک

تولد کے وقت پوجا گیا اور ابد تک پوجا جائیگا۔ اگر اس پیشگوئی کو یوں نہ سمجھا جاوے تو معنے خبط ہوتے ہیں۔

۲۵ دسمبر جو مسیح کے تولد کی عید مشہور ہوئی ہے یہہ کچھہ بیفکری سے مشہور نہیں ہوئی اسکے لئے علاوہ دلایل مذکورہ کے اور بھی دلایل ہیں جو یہاں مذکور نہیں ہوئیں۔

میرے گمان میں عید تولد کی یادگاری ۲۵ دسمبر کو باتفاق کلیسیا عمل میں لانا کچھہ مضر نہیں بلکہ مفید ہے کہ وہ مسیح کا جنم دن ہے اُس دن دُعابندگی اور مناسب وعظ بھی ہوں اور سب مسیحی لوگ گرجوں میں آئیں جیسے گڈریئے چرنی میں دیکھنے کو آئے تھے یا مجوسی سجدہ کے لئے حاضر ہوئے تھے اور خیرات بھی دیں اور آپس میں میل ملاپ کا اظہار کریں اور کہیں کہ عید تولد مبارک باشد۔ اِسکے سوا کسی قدر جسمانی خوشی بھی جس میں گناہ نہ ہو کرنا چاہیئے کھانا کھلانا تحفہ تحایف لینا دینا اپنے بال بچوں میں عید کرنا خدا کے شکر اور جلال کے لئے ہے اِس سے عمدہ تاثیر اور دلوں کی تازگی ہوتی ہے۔ اور یہہ کہنا کہ صرف روحانی خوشی چاہیئے نہ جسمانی یہہ نرا خشک اور وہابیانہ ڈھنگ ہے۔ اور یہہ کہنا کہ اُس روز بعض بُرے آدمی شراب پیتے اور گناہ میں پھنس جاتے ہیں اس لیے یہہ عید نہ کرنا چاہیئے یہہ کچھہ بات نہیں ہے

کیونکہ جوشرالی ہیں، وہ ہر موقع پر بدمست ہوتے ہیں اُنکے خوف سے ہم عید تولد کو نہیں چھوڑ سکتے جیسے ہم بعض بدنیت بدنظر اور ریاکار لوگوں کے خوف سے گرجے بھی ہتر نہیں کر سکتے ہو کوئی اپنے اعمال کی سزا و جزا پائیگا۔

فایدہ کوئی نہ سمجھے کہ میں سب آدمیوں کو بڑا دن ماننے کے لئے مجبور کرتا ہوں کیونکہ ماننا یا نہ ماننا یہ آدمی کی طبیعت سے علاقہ رکھتا ہے دیکھو کیا لکھا ہے (رومی ۱۴- ۵ و ۶) ہر ایک اپنے اپنے دل میں پورا اعتقاد رکھے کیونکہ دونوں کی نیت بخیر ہے اور دونو خداوند کے لئے محنت کرتے ہیں رسول کی ہدایت پر نگاہ کر کے چاہیئے کہ ماننے اور نہ ماننے والے چپ چاپ محبت میں قایم رہیں مباحثوں کا دروازہ نہ کھولیں۔ ہاں وہ جو (گلاتی ۴- ۱۰ و ۱۱) میں لکھا ہے نہیں چاہیئے کیونکہ گلاتی لوگ دُنیاوی علمی اصول پر دنوں مہینوں فصلوں اور برسوں کو مانتے تھے جیسے ہمارے مُلک میں ہندو مانتے ہیں ایسی باتوں کے لئے تاکید آسمانعت چاہیئے (قلسی ۲- ۱۶) میں یہودی اطوار کا ذکر ہے اُن پر عمل کرنے سے مسیحیت میں فرق آجاتا ہے کیونکہ وہ سب اطوار مسیح میں مکمل ہو چکے ہیں۔ لیکن مسیحی واقعات کی یادگاری کرنا او با منتفے اسکا ذکر آیات بالا میں نہیں ہے۔

فائدہ - اب ایک اور بات معلوم کرنا مناسب ہے وہ یہہ ہے کہ ضرور ہمارا خداوند مسیح سنہ ۷۵۰ رومی میں تولد ہوا ہے چنانچہ اوپر ثابت ہو چکا لیکن اس حساب سے یہہ سن عیسوی جو اب دُنیا میں جاری ہے چار برس کم رہتا ہے اس وقت کہ سنہ ۱۸۹۲ء ہے دراصل سنہ ۱۸۹۶ء چاہیے یہہ چار برس کی کمی اس سن میں کیونکر آ گئی اسکا بیان یوں ہے -

کہ آٹھویں صدی تک ہمارے خداوند کا سن دُنیا میں جاری نہ تھا - صرف رومی سن جاری تھی جو شہر روم کی بنیاد کے دن سے کہ رومولس نے ڈالی تھی محسوب تھا اور وہی سن تحریرات میں عالمگیر ہو رہا تھا - سنہ ۵۳۲ عیسوی میں ایک مسیحی درویش تھا جسکو ڈیونی سیوس خورد کہتے تھے وہ عالم فاضل نہ تھا سیدھا سادہ فقیر تھا اُس نے دو رسالے بطور انتخاب کے اپنے شوق سے مسیحی دین کی بابت لکھے تھے اُن میں اپنے قیاس سے یہہ مسیحی سن چار برس کم غلطی سے قایم کر دیا تھا اور وہاں سے درمیان مسیحی جماعت کے اس سن نے رواج پا لیا تھا - پھر سنہ ۸۱۶ میں بمقام چلسی بعض بشپ صاحبان کا ایک چھوٹا سا جلسہ تھا وہاں ذکر آیا کہ رومی سن کسی طرح سے موقوف کرا کے مسیحی سن دُنیا میں جاری کرایا جائے تو بہتر ہے مگر یہہ کام مشکل تھا کہ ایک عالمگیر رواج کو ہٹا کے دوسرا رواج ہو تو بھی اُن بشپ صاحبان کو اِسکا کچھہ فکر رہا اور بعض بادشاہ

سے تذکرہ آتا رہا ہوگا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ۱۷۹۸ء عیسوی میں شاہ جرمن چارلس سیوم نے اپنے شاہانہ اختیار سے یک قلم رومی سن کو تحریرات میں سے موقوف کرنے کا اور مسیحی سن جاری کرنے کا حکم دیا۔ اُسوقت کچھ فکر نہوا کہ ٹھیک سن دریافت کرکے جاری کرتے وہی سن جو ڈیونی سیوس نے اپنے رسالوں میں قایم کر دیا تھا جاری ہوگیا دیر بعد محققان نے دریافت کیا کہ اُس میں چار برس کی کمی ہے پھر کیا ہوسکتا تھا صبر کرنا پڑا کیونکہ وہ دفتروں میں اور معاملات کے کاغذات میں مرقوم ہوگیا اور دُنیا میں پھیل گیا تھا تو بھی کتابوں میں حسب موقع لکھہ دیتے ہیں۔ سن مروجہ کے موافق مسیح کا تولد ۷۵۴ء رومی میں ہوتا ہے اور ہیرودیس ۷۵۰ء میں یقیناً موا ہے تب ہیرودیس کی موت کے چار برس بعد پیدا ہوا ہوگا جو انجیل متی کے خلاف ہے صاف صریح غلطی ہے ڈیونی سیوس نے بلا تحقیق اپنی غلط تحقیق سے چار برس کم لگائی خیر اس میں کسی دینی بات کا حرج نہیں ہے۔

آٹھویں فصل

گڈریوں کے بیان میں

عین تولد مجید کے وقت گڈریوں کا ذکر عجیب معاملہ ہے جس سے خدا

خدا کی گواہی اُس موقع پر تجلّی شانہ پر کامل طور سے ہوتی ہے۔ اُس کے بعد مجوسیوں کا معاملہ بھی خدا کی گواہی میں پر ہے۔

گڈریوں کا معاملہ یوں ہوا لکھا ہے کہ (اُس مُلک میں گڈریئے تھے) بیت اللحم گاؤں کے اطراف کو لوقا نے مُلک کیوں کہا ہے تاکہ تمام ملک کنعان کے گڈریوں کی کیفیت بیت اللحم کے گڈریوں کے شمول میں ظاہر کرے کہ اُس مُلک کے گڈریوں کا دستور یہ تھا کہ میدان میں رہتے اپنے بارہ مہینے میدان ہی میں رہا کرتے اور رات کو اپنے اپنے جھنڈ کی چوکی کرتے تھے۔ تالمود سے ثابت ہے کہ اطراف یروسلم میں کئی مقام تھے جہاں گڈریئے ہمیشہ باہر رہتے اور قربانیوں کے لیئے گلہ پالتے اور نفع حاصل کرتے تھے۔

فائیدہ جب تک ہیکل قایم تھی سال میں لاکھ لاکھ برّے اور بھیڑ بکری قربانی کے لیئے مطلوب تھیں اور گڈریوں کا اس پیشہ سے بہت نفع تھا جب ہیکل گرائی گئی قربانیاں موقوف ہوئیں تب سے اس قسم کی سوداگری بھی جاتی رہی گڈریوں کا وہی حال ہوگیا جو سب ملکوں میں ہے کہ چھوٹے چھوٹے جھنڈ رکھتے ہیں۔ اور سردی میں اندر گرمی میں باہر رہتے ہیں لیکن اسوقت ایسا حال نہ تھا ہمیشہ باہر رہنا پڑتا تھا ورنہ ہزار ہزار جانوروں کا گلہ سردی میں کبھی اندر رکھنے سے

ایک ہی رات میں مر جا سکتا تھا کیونکہ اُنکے بدن کی گرمی بہت ہوتی ہے
پس وہ باڑے بنا کے اور چار طرف سے کھلے چھپر ڈالکے بارہ مہینے
باہر رہتے تھے اسی لیئے لوقا کہتا ہے کہ باہر میدان میں رہتے تھے۔ نہ
آنکہ اُن ایام میں باہر آ گئے تھے۔ اور وہ بات جو بعض مسافر کہتے ہیں کہ
سردی میں اندر اور گرمی میں باہر رہنے کا دستور کنعان میں ہے یہ
بات اُنھوں نے اُس زمانہ میں جا کے دریافت کی ہے جبکہ موقوفی قربانی
پر چند صدیاں گذر گئی تھیں پس اُنکا خیال اِس آیت پر جما کے غلط نتیجہ
نکالنا مناسب نہیں ہے کہ مسیح موسم گرما میں پیدا ہوا ہوگا۔ اُن آیتوں
کی طرف دیکھنا چاہیے جو عہد عتیق میں گلہ اور گلبانوں کی نسبت مرقوم
ہیں یسّی کا گلہ بیت اللحم کے باہر ہی رہتا تھا جہاں سے داؤد بلایا گیا۔
(۱ سمو ۱۶- ۱۱) اور جا بجا امیروں اور شہزادوں کے گلّے جنگلوں میں
تھے ابراہیم اور لوط کے گلّے برابر باہر رہتے تھے یعقوب فدان آرام
کے جنگلوں میں گلّے لیکر رہتا تھا یوسف کے بھائی رات دن باہر
گلّے رکھتے تھے یعقوب نے گلّوں کے لیئے چھپر ڈالے تھے جو سکات
کھلاتے ہیں وغیرہ۔

غالباً بلکہ قریب یقین کے ہے کہ تولد شریف سردی میں ہوا ہے
اور اسی سبب سے مسیح چرنی میں رکھا گیا جو ۴۰ فُٹ نیچے زمین کے اندر

غار میں ہے اور بڑا معتبر مسیحی اُسی ملک کا باشندہ دوسری صدی کا عالم آدمی جسٹن شہید لکھتا ہے کہ چرنی غار میں ہے۔ پس یہہ لوگ سردی کے سبب غار میں گئے ہیں گڈریئے گرمی کے سبب باہر آتے ہیں یہہ قیاس درست نہیں ہے۔

ہندوستان میں گڈریوں کی ایک قوم ہے ایسی قوم کا یہاں ذکر نہیں ہے بلکہ یہہ لوگ اسرائیلی تھے اور اس پیشہ سے کما کھاتے تھے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اسرائیل کی سلامتی کے منتظر بھی ہوں کیونکہ کئی جگہہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کا ظہور اولاً انھیں پر ہوا ہے جو منتظر تھے۔ مسیح یسوع کے پہلے گواہ بعد تولد مجید یہہ یہودی ہیں جو خدا کی طرف سے گواہ مقرر ہوئے اور اُنکی خدمت و کام قربانیوں کے لئے برّے تیار کرنا تھا جو خدا کے برّے یعنے یسوع مسیح کے نمونے تھے۔ رات کا وقت تھا کہ مسیح تولد ہوا اندھیرے میں حقیقی نور چمکا۔ ان گڈریوں میں سے بعض اپنی باری کے موافق جاگتے اور بعض سوتے ہونگے جن کو جاگنے والوں نے جگایا ہوگا تب کیا دیکھتے ہیں۔

دیکھو خداوند کا ایک فرشتہ اُن پر ظاہر ہوا اور خداوند کا نور اُنکے چوگرد چمکا اور وہ نہایت ڈر گئے۔

اگرچہ چند شخص تھے تو بھی نہایت ڈر گئے کیونکہ پاک روشنی کے

اندر گھبرے گئے ذکریاکاہن بھی ڈر گیا تھا اور مریم مبارک بھی ڈر گئی تھی (لوقا ۱-۱۳ اور ۳۰) فرشتہ کہتا ہے مت ڈرو۔ ہمیشہ برکت پانے والوں کو بھی کہا جاتا ہے کہ مت ڈرو۔ دیکھو میں تمھیں بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں جو سب لوگوں کے واسطے ہوگی بڑی خوشی کی خبر یعنے انجیل بمعنے مژدہ یونانی میں لفظ انگلان ہے اسکا ترجمہ لاطن میں اونجلیم ہوا اور اونجلیم لفظ میں تصرف کرکے اہل عرب نے انجیل بنایا جس کے معنے ہیں خوشی کی خبر یہہ ایک خبر ہے اِس میں خوشی ہے اور نہایت بڑی خوشی ہے گڈریوں کے لئے اور ساری دُنیا کے آدمیوں کے لئے اور سب سے پہلے ایک فرشتہ یہہ خبر سُناتا ہے اور نور الہی چار طرف چمکتا ہے۔ وہ خبر یہہ ہے۔

کہ داؤد کے شہر میں آج تمہارے لئے ایک نجات دینے والا پیدا ہوا وہ مسیح خداوند ہے۔

اسی خبر کا نام انجیل شریف ہے اسی خبر کی تفصیل اور شرح اور سب پہلو مجموعہ عہد جدید میں مرقوم ہیں اور کتب عہد عتیق عہد جدید کا سایہ ہیں پس تمام بائبل اسی مبارک خبر کی تشریح ہے۔ اس خبر میں وہ بڑی اور حقیقی خوشی کی بات ذکور ہے جس سے آدمی کے سب گناہ دفع ہوجاتے اور ابدی زندگی الہی آرام میں اُسکو حاصل ہوتی

ہے تب اس سے بڑی خبر اور کوئی ہو نہیں سکتی۔ آج یعنے ابھی منجی نجات دہندہ گناہ سے گناہ کے وبال سے شرع کی لعنت سے شیطان کی غلامی سے موت سے اور موت کے بدن سے اور الہٰی عدالت کے فتوی سے اور ہر آفت سے بچانے اور چھوڑانے والا پیدا ہوا دنیا کے شروع سے خبر تھی کہ پیدا ہوگا آج پیدا ہو گیا۔ تمھارے لئے پیدا ہوا یعنے دنیا میں اسکا آنا تمھارے فایدہ کے لئے ہے وہ مسیح ہے جسکا وعدہ تھا وہ خداوند یعنے مالک سب چیزوں کا جو زمین و آسمان میں ہیں اور بیت اللحم میں پیدا ہوا ہے اور بیت اللحم داؤد کا شہر ہے۔ اگر تم ابھی اسکے دیکھنے کو جاؤ۔

تو تمھارے لئے شناخت کے واسطے یہی پتہ ہے کہ تم

ایک لڑکے کو کپڑے میں لپٹا اور چرنی میں رکھا ہوا پاؤ گے۔

اور کچھ جاہ و جلال نہ دیکھو گے صرف ایک لڑکا کپڑے میں لپٹا سردی کے سبب اور چرنی میں رکھا ہوا کہ ہوا سے بچے دیکھو گے معلوم ہوتا ہے کہ مریم نے جننے کے بعد فوراً پہلے بچہ کا بندوبست کیا کہ لپیٹ کے چرنی میں رکھ دیا پھر وہ اپنی درستی میں مصروف ہوئی ہو گی اور پھر بعد اس کے گود میں لیا ہو گا۔ فرشتہ گڈریوں سے کہتا ہے کہ چرنی میں رکھا ہوا ملیگا شاید آدھے گھنٹہ بعد گڈریے آئے

ہوں گے۔ کیونکہ وہ جگہہ جہاں گڈریئے تھے اب تک زیارت کیجاتی ہے سرائے سے بہت دور نہیں ہے۔ اور غار میں جو مسافروں کے جانوروں کے لئے چرنی تھی وہ جگہہ بھی مشہور معلوم ہوتی ہے کہ گڈریئے بے تامل وہاں چلے آئے۔

جب ایک فرشتہ یہہ انجیل سُنا چکا تو فوراً اُس فرشتہ کے ساتھ آسمانی لشکر کی ایک گروہ نظر آئی یعنے بہت سے فرشتے تھے اور اُس مبارک مولود حمید کے لئے گیت گاتے تھے گڈریوں نے فرشتوں کے مُونہہ سے وہ گیت سُنا۔ اور وہ عجیب گیت تھا اور اُس پر غور چاہیئے۔ خدا کو عالم بالا میں ستائش اور زمین پر سلامتی اور آدمیوں سے رضامندی۔ یہہ گیت گڈریوں نے فرشتوں سے سُنا اور آکے بیت اللحم کے لوگوں کو اور مریم کو بتایا اور مریم نے اِسکو حفظ رکھا اور رسولوں کو بتایا اور رسولوں نے کلیسیا کو پہنچایا اور اہل کلیسیا نے خاص حضوری کے وقت میں اسکو ہمیشہ گایا ہے یہہ بڑے عالی درجہ کا گیت ہے۔

فایدہ تمام کلام اللہ میں دو دفعہ فرشتوں کے گیت گانے کا ذکر ہے۔ اوّل جب کہ خدا نے زمین کی بُنیاد ڈالی تھی یعنے پیدایش زمین کے وقت (ایوب ۳۸-۷) دوسرا اس وقت کہ مسیح

یسوع پیدا ہوا کیونکہ یہہ نئی پیدایش کی بُنیاد ہے اب نئی زمین نیا آسمان اور سب کچھہ نیا ہوگا اور یہہ دونوں وقت خدا کی خاص عجیب قُدرتِ مُطلقہ اور کاملہ کے ظہور کے وقت ہیں اس لئے فرشتے گاتے بجاتے اور ستایش کا نعرہ مارتے ہیں۔ فرشتوں کے خوشی کرنے کا ایک اور وقت بھی لکھا ہے کہ جب کوئی گنہگار بے ایمان سچے دل سے توبہ کر کے مسیح کی طرف آتا ہے اُسوقت بھی فرشتے خوشی کرتے ہیں کیونکہ وہاں بھی جدید پیدایش کا کام ہوتا ہے۔

فایدہ اِس گیت پر اور فرشتوں کی فوج پر غور کر کے اگر کوئی شخص (عبرانی ۱-۶) کو دیکھے تو کچھہ سمجھیگا۔

فایدہ قدیم سے دُنیا میں یہہ رسم چلی آتی ہے کہ غریبوں اور امیروں کے گھروں میں خصوصاً بادشاہوں کے گھر میں جب لڑکا تولد ہوتا ہے تب شادیانہ بجاتے اور گیت گاتے ہیں اپنی اپنی توفیق کے موافق یہہ وقت یعنے مسیح کے تولد کا وقت سب سے زیادہ خوشی کا وقت تھا خدا کے سامنے دُنیا تو اُس وقت غافل تھی لیکن خدا کے فرشتے غافل نہ تھے وہ گاتے بجاتے تھے جس وقت وہ تولد ہوا اُسی وقت آسمانی تشریف فوجوں

ہیں خدا کی حمد کا اور خدا کے عجیب انتظام کے بیان کا غوغا اور
نعرہ بلند ہوا تھا اور اُسی وقت فرشتوں کی فوج اُن گڈریوں پر
جو بیدار تھے اور مولود جلیل شاہ کے قریب تھے ظاہر ہو کے اس
بات کا اظہار کرتے تھے کہ آسمان پر خدا کی ستایش ہو رہی ہے اس لیئے کہ
سلامتی یعنے یسوع مسیح زمین پر آ گیا ہے۔ اب بوسیلہ اس شخص
کے خدا کی رضامندی اپنا مدار حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جیسا گیت
فرشتوں نے گایا تھا ویسا ہی ثابت ہو گیا کہ یسوع مسیح فی الحقیقت
سلامتی ہے اور کہ صرف اُسی کے وسیلے سے الہی رضامندی آدمی
حاصل کرتے ہیں اور کہ وہ فی الحقیقت نیا شخص ہے اُس نے
لاکھوں لاکھ آدمیوں کو نیا مخلوق بنا دیا اور سب کچھ تیار کر رکھی
اور ایسا ہوا کہ جب فرشتے اُنکے پاس سے آسمان پر چلے
گئے گڈریوں نے آپس میں کہا کہ آؤ بیت اللحم کو چلیں اور اس
بات کو جسکی خدا نے ہمیں خبر دی ہے دیکھیں پس وہ جلد آئے
برابر مقام چرنی کی طرف چلے آئے کچھ بھی دریافت نہ کیا کہ لڑکا
کس کے گھر میں آج پیدا ہوا کیونکہ مقام چرنی وہاں کے سب
آدمیوں کو معلوم تھا کہ سرا کے پاس ہے جس میں مسافروں
کے جانور گھاس بھوسا چرا کرتے ہیں اب ہم کے دیکھا کہ مریم اور

یوسف پاس بیٹھے ہیں اور ایک بچہ کپڑے میں لپٹا ہوا چرنی میں رکھا ہے پہچان گئے کہ یہی مسیح ہے جو پتہ فرشتے نے دیا تھا ٹھیک نکلا۔ تب اُنھوں نے اُسکے والدین سے اور آس پاس کے آدمیوں سے کہا کہ ہم ابھی باہر جنگل میں تھے فرشتے ہم پر ظاہر ہوئے اور ہم سے اِس بچہ کے حق میں یوں کہا اور ہم اسکے دیکھنے کو دوڑے آئے اور آکے ویسا ہی پایا جیسے ہم سے کہا گیا تھا تب سُننے والوں نے تعجب کیا۔ مریم تو جانتی تھی کہ یہ اللہ جل شانہ کا بیٹا ہے اُسکی قدرت سے پیدا ہوا یہی داؤد کے تخت پر ابد تک سلطنت کریگا۔ کیونکہ حمل میں آنے سے پہلے فرشتہ میرے پاس آیا تھا اور ایسا ایسا کہہ گیا تھا اور اُسکے کہنے کے موافق وہ حمل میں آیا۔ پھر الیشبا کے گھر میں جاکے تعجب کی باتیں ہوئیں۔ پھر میرا شوہر جو مخالف ہو گیا تھا فرشتہ سے خبر پاکے میری عصمت کا قایل بلکہ میرا مطیع و خادم ہو گیا اور مجھے پاک و مقبولہ جانکے ادب کرتا اور چھوتا نہیں اور یہہ رفیق خدمت گذار ہے اور اس وقت کہ بچہ تولد ہوا یہہ اجنبی لوگ باہر سے آکے کیا بولتے ہیں کہ ہم نے فرشتوں کو دیکھا اور اُن سے اسکے حق میں یوں یوں سُنا۔ مریم اہل فکر اولیا اللہ میں سے تھی اُس نے سب باتوں کو غور کر کے اپنے ذہن میں

حفظ کر رکھا اور گڈریئے خدا کی تعریف کرتے ہوئے چلے گئے۔

فایدہ یہہ جو لکھا ہے کہ گڈریوں نے مشہور کر دیا۔ اِسکے یہہ معنے نہیں ہیں کہ تمام مُلک کنعان میں شُہرت کر دی تھی۔ ایسی شُہرت کی اُنھیں ضرورت نہ تھی جب شُہرت کا وقت آئیگا تب تمام کنعان میں بلکہ دُنیا کی حدوں تک شُہرت ہو گی۔ لیکن جس قدر شہرت کی ابھی ضرورت تھی وہ ہو گئی جو کچھہ گڈریوں نے کہا بیت اللحم گاؤں میں مشہور ہو گیا اور اس قدر شہرت اسی وقت خدا نے اس لئے کرائی کہ ساکنان بیت اللحم گواہ ہو جائیں کہ مریم نے اپنا بیٹا ناصرہ میں نہیں بیت اللحم میں جنا ہے اور کہ فرشتوں نے اُسکے بچہ پر گواہی دی ہے کہ وہ مسیح خداوند ہے جب مسیح اپنی عمر کو پہنچیگا اور دعوی کریگا کہ میں مسیح ہوں تب ان میں سے جو زندہ ہونگے گواہی دیں گے کہ ہاں یہہ بیت اللحم میں تولد ہوا تھا اور یوں گڈریوں نے اُسکے حق میں آ کے کہا تھا۔ خدا کی عجیب شان و حکمت ہے کہ مسیح کی ماں مریم بعد صعود شریف کے بھی چند برسوں تک زندہ رہی تھی تا کہ بعض بیت اللحم کے لوگ اُسے خوب پہچانیں کہ یہہ وہی عورت ہے جس نے ۳۳ یا ۳۴ برس گذرے یہاں آ کے بچہ جنا تھا اور چرنی میں رکھا تھا اور کہ یہہ وہی بچہ تھا جسپر گواہی فرشتوں نے دی تھی وہی مر گیا اور دفن ہوا اور پھر جی اُٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا ہے وہی

مسیح تھے اور وہی پھر آئیگا۔

فائدہ قیاس چاہتا ہے کہ گڈریوں کی گواہی کے بعد بیت اللحم کے بعض باشندوں نے ضرور ان پر مہربانی سے توجہ کی ہے اور ان کے حال کے پرسان ہوئے ہیں اور انکو کوئی گھر بھی رہنے کو دیا ہے جہاں مجوسی آکے ملے ہیں کیونکہ جب مجوسی آئے تو یہہ لوگ کسی گھر میں تھے (متی ۲-۱۱)۔

نویں فصل

ختنہ اور نام کے بیان میں

شرع الہی کے موافق آٹھویں دن ختنہ کا دستور تھا۔ ۲۵ دسمبر سے یکم جنوری کو آٹھ دن ہوتے ہیں اور وہی ختنہ کا دن کلیسیا میں مشہور ہے۔ یہہ آٹھ دن ایسے ہیں جیسے ہندوستان میں چھٹی کا دن کہلاتا ہے کہ پہلا اور آٹھواں دن چھوڑ کے درمیانی ۶ یوم ہیں وہ دن غسل صحت کا دن ہے۔

فائدہ ختنہ یعنے بریدن پوست نر اینہ از عضو معلوم۔ یہہ رسم خداوند مسیح کے تولد مجید سے (۱۸۹۸) برس پہلے خدا نے مقرر کی تھی اور سب سے پہلے ابراہیم کو بتلائی گئی تھی۔ اور اسکا تقرر اس

مراد سے ہوا تھا کہ وہ قول و قرار یا عہد و پیمان جو ابراہیم اور خدا میں
ہوا ہے ختنہ اُسکا نشان ہو کر اولاد ابراہیم کو وہ عہد و پیمان یاد دلایا
کرے اور کہا گیا تھا کہ تمہارے قرنوں میں یہہ ابدی رسم ہوگی۔ ابراہیم
کے وقت سے مسیح کے تولد مجید تک تخمیناً دو ہزار برس کا عرصہ ہے اور
یہہ اُسکے قرن ہیں اس عرصہ میں یہہ رسم واجب التعمیل تھی (پیدایش
۱۷-۹ سے ۱۴) جو مسیح میں تکمیل ہوئی کہ اُس نے رسم کا مطلب کماحقہ
پورا کیا۔

یہود میں آٹھویں دن ہر لڑکے کا ختنہ ہوتا تھا جب یسوع لڑکے کا
ختنہ ہوا یہی نظر آیا کہ حسب دستور معاملہ ہے لیکن جب وہ اپنا سب
کام دُنیا میں تمام کر کے آسمانوں پر چڑھ گیا اور جا کے ایک عجیب قسم
کی روشنی اور زندگی اپنے بندوں کی روحوں میں بھیجی تب معلوم ہوا
کہ اُسکے سب کام اور سب معاملات کس مقصد اور مراد سے تھے اور
کہ اُسکی تعلیم کا منشا کیا تھا کہ وہ ختنہ کے وقت سے شریعت کا محکوم
ہوا (گلاتی ۴-۴) اور اُس نے تمام شریعت کے کاموں کو پورا کیا اور
آدمیوں کو شریعت کے بارے رہائی بخشی۔ اُسکا ختنہ ہوا ہم پر سے
ختنہ کا بار اُٹھ گیا تکمیل ہو کے بطور سرکشی کے نہیں بلکہ کامل فرمانبرداری
سے جو مسیح نے ہمارے لئے کی ہے پس اگر اب کوئی آدمی ختنہ کرے

اُسکو مسیح سے کچھہ فایدہ نہیں (۵-۳)-

مسیح کا آٹھویں دن ختنہ ہوا- اور نام رکھا گیا (یسوع) اس لفظ کے معنے ہیں بچانے والا- یہی ایک موقعہ ہے جہاں بچانے کا نام اور ختنہ کا ہم موافق نام سُنتے ہو ختنہ سے وہ شریعت کا محکوم ہوتا ہے تا کہ آدمیوں کو شرع کی لعنت سے بچاوے اور ساتھہ ہی اُسکا نام یسوع رکھا جاتا ہے یعنے بچانے والا اور کہیں کبھی دُنیا میں ایسا امر واقع نہیں ہوا- یہہ نام خدا نے اپنے بیٹے کے لئے آپ تجویز کیا تھا کیونکہ مریم اور یوسف کو الگ الگ فرشتہ نے آکے خدا کی طرف سے یہہ نام بتلایا تھا کہ اُسکا نام یسوع رکھنا- اس لئے واجب ہے کہ اِس نام پر بہت غور کیجائے تا کہ ہم خدا کی مرضی اور حکمت سے واقف ہوں-

یسوع لفظ تبین کے ساتھہ یونانی تلفظ ہے جسکو بگاڑ کے عرب والوں نے عیسی لفظ بنا لیا ہے- اصلی لفظ یا شوع و یہوشوع ہے عبرانی میں یس وہ مضارع نہیں اسم فاعل ترکیبی ہے- یہو یا مخفف ہے یاہ کا اور یاہ مخفف ہے یہواہ کا یس معنے ہوتے ہیں یہواہ بچانے والا لفظ عمانوئیل اور لفظ یاشوع و یشوع کا مقصد اور حاصل ایک ہی ہے یعنے ایل جو اللہ تعالی ہے آدمیوں میں آگیا ہے بچانے کو-

پس وہ جو ہمارے بعض مخالف کہتے ہیں کہ (یشعیاہ ۷-۱۴) کے

موافق عمانوئیل نام کیوں نہ رکھا گیا یسوع نام کیوں رکھا انکو معلوم ہو جائے
کہ عمانوایل اور یسوع کے معنے ایک ہی ہیں اسی لئے متی رسول نے
لفظ عمانوایل کی شرح کردی ہے کہ خدا ہمارے ساتھ اور لفظ یسوع
کی شرح میں یوں کہا ہے (کہ وہ اپنے لوگوں کو انکے گناہوں سے
بچا ویگا) متی کا مطلب یہہ ہے کہ لفظ یسوع کے اندر جو کچھ ہے بتلاوے
پس وہ کہتا ہے کہ لوگ جو اُسکے ہیں اُنکو وہ بچا ویگا اور ہم سب جانتے
ہیں کہ لوگ یہواہ کے ہیں تب یہہ مولود مقدس فرزند مجسم خدا ہے
یہہ لفظ یشوع سب سے پہلے کلام اللہ میں (گنتی ۱۳-۱۶) کے
درمیان آیا ہے اور اُس شخص کو دیا گیا جو مسیح کا ایک خاص نمونہ تھا
پھر پانچ آدمی اس نام کے ہیں (۱ تو ۶-۱۵ و ۴۴۳-۱۱ و ۳ تو ۱۳-
۱۵ و عزرا (۲-۴۰ و ۱۰-۳۰) پھر ایک شہر اِس نام کا تھا جسکا حال کچھ
بھی معلوم نہیں ہے (نحمیا ۱۱-۲۶) اسکے بعد چند کاہن بھی اس نام
کے ہوئے ہیں جو تواریخات میں ہیں تو بھی یہہ لفظ عام نہ تھا اور جب
کبھی کسیکا یہہ نام ہوا تو مجازاً ہوا چنانچہ عمانوایل بھی بعض کے نام ہوئے
مگر مجازاً۔ حقیقتاً اسم با مسمی صرف یہی شخص ہے جو مریم سے تولد ہوا اُس
میں الوہیت اور انسانیت جمع ہیں وہ حقیقی یسوع اور حقیقی عمانوایل
ہے یہہ وہ نام ہے جو تمام آسمان کے نیچے یعنے ساری زمین پر خدا

سے آدمیوں کو دیا گیا جس سے وہ نجات کی برکت حاصل کریں۔ (اعمال ۴-۱۰ سے ۱۲) یہہ نام سارے ناموں میں بزرگ ہے اسی نام کا آخر کو سب اقرار کرینگے اور یہی نام لیکے سجدہ کرینگے (فلپی ۲-۹ سے ۱۱)۔

خدا نے اپنے بیٹے کا نام یسوع اس لئے رکھوایا کہ اس نام سے اُس کی جبکا یہہ نام ہے شان ظاہر ہو اور اس نام کے وسیلہ میں خدا کی عبادت ہو اور لوگ اس نام سے وہیں (متی ۱-۲۱) چوتھی صدی میں اس یسوع مسیح خداوند کی الوہیت کے منکروں نے بہت سر اُٹھایا تھا اُس وقت سے کلیسیا میں یہہ دستور جاری ہوا کہ ایمانی اقرار کے وقت یسوع کے نام پر سر جھکا کے اشارتاً اُسکی الوہیت کا اقرار کرتے تھے اس وقت ہندوستان میں بھی منکرانِ الوہیت یسوع مسیح موجود ہیں ہمیں بھی مناسب ہے کہ قولاً و فعلاً اُس کی الوہیت کا اظہار اور اقرار کریں

دسویں فصل

طہارت نفاسی کے بیان میں

اگر لڑکا پیدا ہو تو شرع الٰہی میں عورت کے لئے نفاس سے پاک ہونے کے ۴۰ دن مقرر تھے (احبار ۱۲-۱ سے ۵) پس یہہ لوگ ضرور سوا مہینے تک بیت اللحم میں رہے اسکے بعد یروشلم میں آئے تا کہ

لڑکے کو خداوند خدا کے سامنے حاضر کریں اور مقررہ قربانی دیں۔

فایدہ یہاں دو قانون ہیں اوّل آنکہ ہر عورت بعد جننے کے اپنی نفاسی طہارت سے غسل کر کے شرعی طہارت کے لئے قربانی دینے کو آتی تھی اس لئے مریم کو ہیکل میں آنا ضرور ہوا دوئم حکم تھا کہ ہر پہلوٹا لڑکا اللہ تعالیٰ کو نذر کیا جائیگا کہ وہ عمر بھر کے لئے خدمت خدا کیا کرے اور یہہ ایسا تاکیدی حکم تھا کہ جانوروں کے پہلوٹوں تک بھی جاری تھا (گنتی ۳-۱۳ خروج ۱۳-۱۳ سے ۱۵) اور اس حکم کی اصل یہی بات تھی کہ یسوع مسیح خداوند جو خدا کا پہلوٹا اور خلقت کا پہلوٹا اور ہر کا پہلوٹا اور مُردوں میں سے قیامت کا پہلوٹا اور ہر امر میں مقدم اور پہلا ہے اور وہ مخصوص ہے خدا کی خدمت کے لئے اُسی کی بابت کے سبب سے ہر پہلوٹے نے یہہ درجہ پایا تھا کہ اللہ کے لئے مخصوص ہو اب مریم اُس پہلوٹے کو ہیکل میں لائی جس کے سبب سب پہلوٹے خروج مصر سے اس وقت تک لائے گئے تھے کیونکہ وہ سب پہلوٹا ہونے کے سبب گونہ مشابہت مسیح سے پیدا کر کے خدا کی نگاہ میں مخصوص تھے دیکھو مسیح کا ہمشکل ہونے سے آدمی کہاں تک مقبول ہے خدا اُنہیں کو پیار کرتا ہے جو اُسکے بیٹے کے حق القدو ہمشکل ہوتے ہیں۔ اب کہ مریم کا پہلوٹا ہیکل میں آیا پہلوٹوں کے

لانے کا قانون بھی مکمل ہو گیا کیونکہ وہ آگیا جس کی یادگاری تھی۔
پھر طہارت و نذر کی قربانی کے لئے یہی دو قانون تھے آسودہ لوگ
یک سالہ برہ اور کبوتر کا بچہ یا قمری دیویں یہ خرچ دو تین روپیہ کا تھا
غریب لوگ صرف دو قمریاں یا دو بچے کبوتر کے لاویں یہ خرچ دو تین پیسہ
کا تھا۔ مریم نے دوسری قربانی دی تھی اسی لئے لوقا نے اس قربانی
کا ذکر کر دیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ جہان کا مالک غریبوں کے
ساتھ ہے پس مسیحی غریب لوگ دلشاد ہوں اور اپنی غریبی سے نہ
شرمائیں۔ یہ سب دستورات مکمل ہو کے اُٹھ گئے ہیں مگر اب
جو مسیحی عورتیں بعد جننے کے شکر کے لئے گرجوں میں آیا کرتی ہیں
یہ آنا یہودی دستور کے موافق نہیں ہے صرف شکر گذاری ہے کہ
خدا نے خوف خطرہ سے بچایا۔

گیارھویں فصل

حضرت شمعون ولی اللہ کے بیان میں

یروشلم شہر میں شمعون نام کوئی بزرگ شخص تھا۔ اُسکے حق میں
لوقا نے لکھا ہے کہ وہ راستکار۔ دیندار۔ اسرائیل کی تسلی کا منتظر
تھا۔ اور روح القدس اُسپر تھا۔ ان سب لفظوں سے معلوم ہوتا ہے

کہ وہ نبی تھا یا مثل نبی کے خدا رسیدہ شخص تھا - اُسکی چال نیکوکاری اور دینداری کے ساتھ تھی تو بھی وہ اسرائیل کی تسلی کا منتظر تھا - اسرائیل کی تسلّی ہمارے خداوند یسوع مسیح کا ایک نام ہے (دیکھو یشعیا ۴۰-۱ و ۴۹-۱۳) وجہ یہہ ہے کہ اُسنے کلام الہیٰ میں غور کر کے اپنی روح کے لئے جائے پناہ مسیح موعود کو معلوم کیا تھا اپنی راستبازی و دینداری میں اُسکی تسلّی نہ تھی اسرائیل کی تسلّی کی طرف آنکھ لگی تھی - بعض کہتے ہیں کہ وہ ہلیل ربی کا بیٹا تھا اور یہہ ہلیل ایک فاضل دیندار یہودی تھا سانہیڈرم مجلس کا میر مجلس اور مشہور آدمی ہے شمعون اُسکا بیٹا ہو یا نہ ہو مگر اپنی ذات میں نیک اور خدا رسیدہ تھا - بڑی بات یہہ ہے کہ کسی وقت اُسکو الہام ہوا تھا اور خدا کی روح نے اُس سے کہا تھا کہ جب تک تو خدا کے مسیح کو نہ دیکھ لیگا تب تک تو نہ مریگا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس بڑے آدمی کا دل کبھی وقت کچھہ پریشان ہوگا تب خدا کی روح نے اُسے کہا ہے مت ڈر تو مسیح کو دیکھہ کے مریگا تاکہ مغفرت کے بارہ میں پوری تسلی حاصل کر کے دُنیا سے جائے کیونکہ مسیح کے دُنیا میں آنے کا وقت نزدیک تھا -

فایدہ جس دل میں مسیح کی محبت ہے اُس دل میں خدا کا فضل موجود ہے - روح نے کہا خدا کا مسیح اِسکے معنے ہیں یہوواہ کا مسیح جسکا ذکر زبور ۲

میں ہے۔

جب مریم اور یوسف یسوع لڑکے کو لیکے ہیکل کے دروازہ سے اندر داخل ہوتے تھے خدا کی روح نے شمعون کو جو باہر کھڑا تھا کہا کہ ہیکل میں جا وہاں آج مسیح آیا ہے جسکا تو مشتاق تھا جسکا ذکر تو نے کلام اللہ میں پڑھا تھا جس کے مبارک دیدار کے بعد تیری موت کا وقت ہے پس وہ روح کی ہدایت سے ہیکل میں آیا۔ شمعون نے آکے یسوع لڑکے کو مریم کی گود میں سے لیا اور اپنے ہاتھوں کے اوپر اُٹھایا اور خدا کی تعریف کرکے یوں بولا۔

اے خداوند تو اپنے بندہ کو اپنے قول کے موافق سلامتی سے رخصت کرتا ہے کہ میری آنکھوں نے تیری نجات کو دیکھ لیا۔ جو تو نے سب قوموں کے آگے تیار کی ہے اُمتوں کی روشنی کے لئے ایک نور اور اپنی قوم اسرائیل کے لئے جلال یہہ حضرت شمعون کا گیت کہلاتا ہے اور کلام اللہ میں لکھا ہے۔ اِس میں اولاً شمعون اپنی موت کا ذکر کرتا ہے کہ اب میں دُنیا سے رخصت ہوتا ہوں اور سلامتی کے ساتھہ جاتا ہوں کیونکہ میں نے اپنی آنکھوں سے خدا کی نجات کو جو یہہ لڑکا ہے دیکھ لیا جسکا وعدہ مجھہ سے ہوا تھا اور میں نے ایمان کے ساتھہ دیکھ لیا اور خدا کی روح کے بتلانے سے پہچان لیا کیا پہچان لیا یہہ کہ مسیح خدا کی نجات ہے اوّ

وہ یہی لڑکا ہے اور یہہ لڑکا ساری دُنیا کی قوموں کے سامنے رکھا جائیگا اور اس سے قوموں میں الٰہی روشنی آئیگی اور یہی شخص اسرائیل کا جلال ہے یوسف اور مریم ان باتوں کو یسوع کے حق میں شمعون سے سُن رہے تھے اور تعجب میں تھے اور ضرور تعجب کا مقام تھا کہ پے درپے عجیب معاملے اس لڑکے کے ساتھ خدا کی طرف سے ظہور میں آتے تھے۔

معلوم نہیں کہ اس دیدار کے بعد شمعون کا کس وقت انتقال ہوا گیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جلد انتقال ہوا ہوگا۔ مبارک ہیں وہ جو سلامتی کے ساتھ اس دُنیا سے رخصت ہوتے ہیں اور سلامتی صرف مسیح کی شناخت میں ہے جو کلام اللہ سے بایمان حاصل ہوا کرتی ہے اور روح القدس کے فیضان سے منکشف ہوتی ہے۔

پھر شمعون ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور لڑکا اُنکو دیدیا اور دُعا خیر کی اور اُسکی والدہ مریم سے کہا دیکھ یہہ اسرائیل میں بہتوں کے گرنے اور اُٹھنے کے لئے اور خلاف گوئی کے نشان کے واسطے رکھا ہوا ہے تاکہ بہتوں کے دلوں کے خیال کُھل جائیں اور تلوار تیری جان کے اندر بھی گذر جائیگی۔

یہہ کیسی پُرمغز اور سنجیدہ غیب کی باتیں اور عہدِ عتیق کا خلاصہ اور عہدِ جدید کے موافق ہیں ان سے انجیلوں کے سمجھنے میں بڑی مدد ملتی

ملتی ہے اور ایمان میں قوت آتی ہے یہہ انسان کا کلام نہیں خدا کا کلام ہے زبان شمعون کی ہے بولنے والا روح القدس ہے۔

دیکھو مریم اپنا پہلوٹا لڑکا خداوند کو نذر گذراننے آئی ہے اور ایک نبی آپہنچا ہے جس میں خدا کی روح ہے اُسنے یسوع کو اپنے ہاتھوں میں اُٹھا لیا ہے بظاہر شمعون کے ہاتھ ہیں فی الحقیقت خدا نے اپنے بیٹے کو اُٹھا لیا ہے اور یہہ صاف ظاہر ہے کیونکہ اسوقت شمعون میں بولنے والا خدا ہے اگرچہ زبان شمعون کی ہے پر کلام روح القدس کا ہے۔ اور مریم کو کہا جاتا ہے کہ یہہ تیرا بیٹا مقبول ہے یہہ تو اسرائیل کی حشمت اور جلال ہے یعنے ساری خیر خوبی جو اسرائیل میں ہے اسی سبب سے ہے اور اسی سے ساری دُنیا میں روشنی پھیلے گی اور اسی سے سب نجات پائیں گے۔ یہہ خدا کی طرف سے تیار شدہ نجات ہے ساری قوموں کے سامنے پیش کیجائیگی اس پر ایمان لانے والے دُنیا سے سلامتی حاصل کر کے جائیں گے بہتیرے اسکے باعث اُٹھہ کھڑے ہونگے اور بہتیرے گر پڑینگے اور واہی باتیں بکیں گے اور یوں بہتیروں کے دلوں کی پوشیدہ حالت اسکے سبب سے ظاہر ہو جائیگی۔ اور یہہ کب ہوگا جب یہہ مارا جائیگا اُس وقت اے مریم تو بھی زندہ موجود ہوگی اور تیری جان کے اندر بھی سخت غم کی تلوار گذر جائیگی۔

جب سے شریعت آئی اور خیمہ الہی قایم ہوا اور بچھڑے نذر ہونے لگے آج تک کسی بچھڑے کی نذر کے وقت ایسا کلام خدا کی طرف سے کبھی نہیں سنا گیا اور نہ کبھی کوئی ایسا بچھڑا آیا ضرور یہہ وہی بیٹا ہے جو ہمیں بخشا گیا جسکا نام عجیب ہے جسکے سب کام عجیب ہیں۔

اے خدا تیرا شکر ہو کہ تیرے فضل سے ہم جو مسیح کے بندے ہیں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جیسے شمعون نے کہا تھا۔ اور ہم یہہ بھی دیکھتے ہیں کہ بہتیروں نے ٹھوکر کھائی ہے اور گر پڑے ہیں اور انکے دلوں کی پوشیدہ حالت ہم پر ظاہر ہو گئی انھیں کے کلام سے اور انھیں کے کاموں سے ثابت ہے کہ وہ کیسے ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔

بارھویں فصل

حنّہ نبیہ کے بیان میں

حنّہ یونانی لہجہ اناّ یہہ لفظ حناّنہ کا مخفف ہے منسوب بہ حنّان بمعنے مہربان خدا کی بندی۔ ایک عورت تھی فرقہ اشر سے فانوایل نامی شخص کی بیٹی آغاز جوانی میں اسکی شادی ہوئی پھر وہ سات برس بعد بیوہ ہو گئی اور تارک الدنیا ہو کے ہیکل شریف میں آ بیٹھی نماز روزہ سے خدا کی عبادت دن رات کیا کرتی تھی ۸۴ برس کی بڈہی ہو گئی اور کبھی

ہیکل کو نہ چھوڑا وہ دلی خلوص سے خدا کی عبادت کرتی تھی اور خدا نے
بھی اُسکو قبول کرکے اپنی روح اُسکو بخشدی تھی اور وہ نبیہ ہوگئی تھی۔
سب آدمی اُسکو نبیہ جانتے تھے کیونکہ اُسکے مُونہہ سے نبوّت کا کلام
سُنتے تھے۔ جس وقت شمعون بزرگ مسیح کی بابت بول رہا تھا وہ نبیہ
بھی آموجود ہوئی اور اُسنے خدا کا شُکر کیا۔ اور وہ بعض ایماندار
یہودی جو اُس وقت وہاں موجود تھے اور مسیح کے منتظر تھے اُن سے
اِس بچہ یسوع کی بابت اِس نبیہ نے بہی کلام کیا۔ نہیں لکھا کہ کیا کہا تھا
اتنا ظاہر ہے جو کچھہ کہا تھا اُسکا خلاصہ یہہ تھا کہ نجات دہندہ یہی یسوع
موعود مسیح ہے۔ یہہ سب باتیں جو شمعون اور حنّہ نے کہیں اُنھیں
بعض نے سُنیں جو حاضر تھے تمام شہر میں کچھہ شہرت نہیں ہوئی اور
دینی و دُنیوی حکام کے کان تک بھی کچھہ خبر نہیں پہنچی اور اگر کسی نے
کچھہ سُنا بھی ہوگا تو اُسنے اِن باتوں پر کچھہ توجہ نہیں کی ہیرودیس بادشاہ
مسیح کا پہلا دشمن اُسی شہر میں موجود تھا خدا نے اپنے بیٹے کی حفاظت
کی کہ دشمن کو خبر نہ ملی اور ہیکل میں جو کام مناسب تھا وہ بھی ہوگیا۔
اور ان سب باتوں کی جو بطور پیشین گوئی کے مسیح کے حق میں وہاں
کہی گئی تھیں صحت اُس وقت ظاہر ہوئی جب وہ بڑا ہوکے ویسا ہی
نکلا جیسے کہا گیا تھا تب سمجھہ میں آیا کہ اُسوقت الہام سے خدا کی

گواہی اُس پر ان دونبی و نبیہ سے دی گئی تھی اور یہ بڑی بات تھی۔
اِس معاملہ کے بعد مریم اور یوسف بچہ کو لیکے پھر بیت اللحم میں
چلے آئے۔ شاید اسم نویسی ابھی تک ملتوی نہ ہوئی ہو گی یہود یوں سے
کوشش ہو رہی تھی کہ بند کرائی جائے لیکن جب تک روم سے شہنشاہ
کا حکم نہ آجائے بند نہیں ہو سکتی تھی اس لئے اِنکو پھر وہاں جا کے منتظر
حکم رہنا پڑا۔ اور معلوم نہیں کہ کے دن وہاں جا کے کسی گھر میں رہے
تھے کہ مجوسی آ پہنچے۔

تیرھویں فصل

ہیرودیس اور مجوسیوں کا تذکرہ

ہیرودیس (یعنے چمڑے کی رونق) انیتی پٹر کا بیٹا اور ادعیاؤ
سے ایک ادومی شخص تھا۔ اُسکا گھرانا مسیح سے ۱۳۰ برس پہلے یہودی
ہوا مگر سب کے سب دُنیا ساز برائے نام یہودی تھے دینداری
اُن میں کچھہ نہ تھی۔ انیتی پٹر ہیرودیس کا باپ رومیوں کی طرف
سے مُلک یہودیہ کا حاکم مقرر ہوا تھا وہ بادشاہ نہ تھا اُسکے مرنے
کے بعد پیچھے ہیرودیس حاکم ہو گیا لیکن ایک لڑائی میں شکست کھا کے
روم کی طرف بھاگا اور وہاں سے بادشاہی خطاب اور کچھہ فوج لیکے

پھر ملک یہودیہ میں آیا اور قیصر روم کو تعلبندی دیکے سلطنت کرنے لگا
بعض انتظامی باتوں میں وہ اچھا آدمی تھا لیکن ظالم اور بے رحم بھی تھا
اُسنے اپنی زوجہ مرکمینی کو معہ اُس کی دوا اور اپنے تین بیٹوں کے قتل
کیا تھا اور اور بھی بہت ظلم اُسکے ہاتھ سے ہوئے ہیں وہ لوگوں کو
کبھی دھمکا کے اور کبھی راضی کرکے اپنی سلطنت کو قایم رکھنا چاہتا تھا
اُسنے یہودیوں کو راضی کرنے کے لئے ہیکل کی بڑی مرمت کی اور یہ بروں
کو راضی کرنے کے لئے سمرون کی ہیکل جو یہودی ہیکل کے مقابلہ
میں یا دشمنی میں تھی مرمت کرائی اور قیصر یہ شہر میں بُت پرستوں کے
لیئے کا اچھا انتظام کرکے بُت پرستوں کو راضی کیا اُسکا کچھہ خاص
ایمان نہ تھا صرف دُنیا سازی تھی جس وقت مسیح رب العالمین مجسم
ہوکے تولد ہوا اُسوقت ہیرودیس یروسلم میں بادشاہی کررہا تھا اور
وہی سال اُسکی سلطنت کا آخری سال تھا اُس نے ۳۷ برس بادشاہی
کرکے اپنی سلطنت کو ایسا قایم اور مضبوط کیا تھا گویا پشتوں تک
اُسکے گھرانے میں بادشاہی رہیگی۔ کہ اچانک مجوسیوں کی آواز اُس
کے کان تک پہنچی جو یروشلم میں آکے علانیہ یہودیوں سے پوچھتے
پھرتے تھے کہ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا کہاں ہے ہم نے
پورب میں لیئے ممالک مشرقیہ میں اُسکا ستارہ دیکھا اور اُسکو سجدہ

کرنے کو آئے ہیں۔

لکھا ہے کہ یہ باتیں سن کے ہیرودیس اور تمام شہر یروشلم گھبرا
گیا۔ ہیرودیس کے لئے گھبرانے کی وجہ یہ تھی (گنتی ۲۴ - ۱۷ سے ۱۹)
یعقوب سے ایک ستارہ نکلیگا اور اسرائیل سے ایک عصا اُٹھیگا
اور موآب کی نواحی کو مار لیگا اور سب فتنہ کرنے والوں کو ہلاک کریگا
ادوم ملکیت ہوگا ہاں شعیر اپنے دشمنوں کی ملکیت ہوگا اور اسرائیل
بہادری کریگا۔ یعقوب کی نسل سے نکلیگا وہ جو ریاست کریگا اور اسکے
جو شہر میں باقی رہ جاینگے ہلاک کریگا۔ اُس وقت شہر میں باقی رہنے
والا قوم ادوم سے ہیرودیس ہی تھا پس ہیرودیس کو اپنی موت
نظر آئی کہ پیشین گوئی کے موافق اُسکا ہلاک کرنے والا آپہنچا۔ اور
فی الحقیقت وہ اُسی سال کے اندر مر ہی گیا یعنے تولد مسیح کے چند مہینے
بعد یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے دل میں مسیح کا دشمن ہوگیا۔ اور شہر بھی
گھبرا گیا اس لیئے کہ اکثر لوگوں کے دلوں میں شیطانی سلطنت
تھی مسیح کا نام سنتے ہی دلوں میں زلزلہ آگیا (حجی ۲ - ۳ و ۴) کا
مطلب پورا ہونا اب شروع ہوا کہ تمام زمین اور آسمان کا ہلانے
والا اور سب کچھ اپنے قدموں کے نیچے لانے والا ابن زروبابل
جو ابن اللہ بھی ہے آپہنچا ہے یہ مسیح کی الوہیت کی شان کا دبدبہ تھا

جس سے یہ سب شہر اُٹھے یہ یا طبی زلزلہ آہستہ آہستہ تمام
روئے زمین پر پہنچتا ہے اور تمام جہان اُلٹ پلٹ ہوتا جاتا ہے

مجوسیوں کی بابت ٹھیک معلوم نہیں ہے کہ کون لوگ تھے جس لفظ
کا ترجمہ مجوسیان ہوا ہے عبرانی میں مغ توسیم ہے (یرمیاہ ۳۹-۳) دنیا
میں اوگا توم مادیوں کے چھ فرقوں میں سے ایک فرقے کے لوگ مجوسی
کہلاتے تھے۔ پھر کسدیوں اور فارسیوں وغیرہ میں سے وہ لوگ جو علم
ہیئت اور جوتش اور جادو اور فالگوئی اور رمالی میں دستگاہ رکھتے تھے
مجوسی کہلانے لگے تھے ایسے لوگ اکثر بادشاہوں اور امیروں کے
پاس رہتے تھے اور غیب کی باتیں سناتے تھے اور اس پیشہ سے روپیہ
کماتے تھے جیسے جوتشی اور رمال اس وقت بھی رجواڑوں میں دیکھتے
ہو بنوکدنضر کے پاس ایسے بہت لوگ تھے جنکا سردار دانیال پیغمبر مقرر
ہوا تھا (دانیال ۲-۴۸)۔

مسلمانوں کی اصطلاح میں فارسی آتش پرست و ماہتاب و آفتاب
پرست لوگ مجوسی کہلاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ لفظ مجوسی دراصل
منجگوش بمعنے چھوٹے کانوں والا ہے کہتے ہیں کہ جس نے فارسیوں کا
دین نکالا ہے اُسکے دونوں کان چھوٹے تھے اسکی اُمت کو
بھی یہی خطاب دیا گیا۔ جو مجوسی مسیح کی تلاش میں آئے معلوم نہیں وہ

کون تھے لیکن اُنکا ایمان خدا کے کلام پر تھا اور خدا تعالیٰ آپ اُنکا ہادی اور رہنما تھا تب وہ آتش پرست ہرگز نہ تھے۔ غالباً دانیال پیغمبر کے تابعین میں سے ہونگے۔ اُنھوں نے آ کے ایک ستارہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اُس ستارہ کے نکلنے سے ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ یہود یوں کا بادشاہ پیدا ہو چکا ہے۔ کیا اُس وقت آسمان پر کوئی نیا ستارہ نکلا تھا۔ مسیح کے سال تولد سے سات برس اوپر تک کا حساب ستاروں کا ہیئت دان عالموں نے خوب ٹٹولا ہے اُنکو کسی نئے ستارہ کا کچھ پتہ نہیں لگتا ہاں سات برس پہلے زحل اور مشتری کا قران البتہ ہوا تھا اُسکا نتیجہ اگر کچھ ہو تو یہی ہو سکتا ہے کہ عدالت اور رحم کا قران مسیح یسوع میں خوب ہو گیا ہے۔ اِس ستارہ کی بابت علم ہیئت سے دریافت کرنا جایز بھی نہیں ہے کیونکہ جب بیت اللحم میں پہنچے تو وہی ستارہ مسیح کا گھر دکھلانے کو پھر حاضر ہو گیا تھا یہ کوئی خوشنما شہاب معجزانہ طور سے اُن پر ظاہر ہوا ہے پس اُسکی تلاش آسمان میں بیفایدہ ہے مسیح آپ صبح کا نورانی ستارہ ہے (مکا ۲۲-۱۶ و ۲ پطر ۱-۱۹) مسیح کا نور بطور رویا کے مجسم شکل میں اُنھیں دکھلایا گیا ہوگا کہ وہ لوگ مسیح تک پہنچیں اور مسیح کے دشمنوں میں آ کے منادی کریں اور کہیں کہ ہم اُسے سجدہ کرنے کو آتے ہیں کیونکہ وہ معبود ہے اُسکی الوہیت

ہم پر ظاہر ہوئی ہے کلام سے اور الہام سے۔
پس ہیرودیس نے علماء یہود کو جمع کیا اور اُن سے پوچھا کہ مسیح کہاں پیدا ہوگا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہودیوں کا بادشاہ اور مسیح ایک ہی شخص ہے۔ علماء نے جواب دیا کہ مسیح کا تولد یہوداکے بیت اللحم میں ہوگا اور میکہ نبی کی کتاب میں سے یہہ مطلب اُنھوں نے نکالا یہہ کتاب تولد مسیح سے (۷۱۰) برس پہلے بالہام لکھی گئی تھی۔ معلوم نہیں کہ اُس وقت اِن علماء نے ساری پیشین گوئی بادشاہ کو سُنائی تھی یا نہیں ظاہر ایسا ہے کہ صرف بیت اللحم کا نام بتایا اور کچھ فکر تمام بیان پر نہوا خوب غور سے سمجھو کہ کیا لکھا ہے (میکہ ۵-۲ سے ۵)۔
پھر ہیرودیس نے مجوسیوں کو خلوت میں بُلایا اور اُن سے دریافت کیا کہ ستارہ کب دکھائی دیا تھا تاکہ اُسکو لڑکے کی عمر معلوم ہوجائے پھر اُن سے کہا کہ تم بیت اللحم بستی میں جاؤ اور وہاں خوب تلاش کرو کہ وہ خاص لڑکا کونسا ہے اور جب وہ ملجائے تو پھر آکے مجھے بھی خبر دینا تاکہ میں بھی جاکے اُسکو سجدہ کروں۔
مجوسی صاف دل لوگ نہ سمجھے کہ یہہ ادومی دشمن دغابازی سے سجدہ کا بہانہ کرکے اُسکو قتل کرنا چاہتا ہے اور یہیں خونریزی کا جاسوس بناتا ہے۔ دنیا میں شریر لوگ بڑے چتر معلوم ہوتے ہیں اور

اور اپنی دانائی سے پیش بندی لگاتے ہیں کہ خدا کی تدبیروں کو کہ پیش آتی ہیں تحقیقت
سخت بیوقوف ہیں کہ خدا سے لڑتے ہیں کبھی کسی نے خدا پر فتح پائی ہے
یا پا سکتا ہے دیکھو عقل سلیم کیا جواب دیتی ہے - ہیرودیس چاہتا
ہے کہ مسیح کو مار ڈالے اور کلام اللہ کی ساری پیشین گوئیاں اور سارا
انتظام الٰہی جو دنیا کے شروع سے مسیح کی بابت ہو رہا ہے باطل کرنا
چاہتا ہے تاکہ ساری اُمیدیں یہودیوں کی ٹوٹ جائیں اور اُسکی اولاد
میں برابر بادشاہی چلتی رہے -

پھر سارے مسیح کے مخالف اور وہ سب جو مسیحی دین کے برخلاف
دُنیا میں مذاہب نکالے کھڑے کرتے اور مخالفت کے منصوبے باندھتے
ہیں ویسے ہی خیال کے لوگ ہیں جو خدا سے لڑنا چاہتے ہیں وہ کبھی فتحیاب
نہ ہوئے اور نہ ہونگے -

مجوسی کتاب سیکھے بے تعلیم علماء کے ہدایت پا کے اور ہیرودیس
کی باتوں سے فریب کھا کے بیت اللحم کو چلے غالباً تیسرا پہر ہوگا کہ
شام کے وقت ۶ میل طے کر کے بستی کے قریب آ پہنچے اور وہی
ستارہ سامنے آ موجود ہوا کچھ نہیں لکھا کہ رات تھی یا دن تھا غرض
کوئی وقت ہو ستارہ سامنے آیا اور آگے آگے چلا اور وہی ستارہ
تھا جو مشرق میں دیکھ کے چلے تھے اُسکے دیکھنے سے اُنکے دل میں

بڑی خوشی پیدا ہوئی اب کچھ ضرورت نہ رہی کہ لڑکے کی بابت کچھ دریافت
کریں کہ کونسا لڑکا ہے اور کس گھر میں ہے کیونکہ ستارہ اُس گھر کے اوپر
جہاں وہ لڑکا تھا جاکے ٹھہر گیا اور انہوں نے اندر جاکے مریم کو دیکھا
اور لڑکا اُسکی گود میں تھا۔ یہہ گواہی انسان سے نہیں خدا سے تھی کہ
یسوع وہی موعود مسیح ہے اور کہ مجوسیوں کو خدا نے بلایا اور اُن سے یروشلم
میں منادی کراکے مسیح تک آپ اُنکو پہنچایا۔

اب اِن مجوسیوں نے فوراً لڑکے کے سامنے زمین پر گرکے سجدہ
کیا اور مثل اللہ تعالیٰ کے اُسکی عبادت کی کیونکہ وہ خدا [illegible] حق ہے جو
مجسم ہوکے آیا۔ پھر ان لوگوں نے اپنے تھیلے کھولے اور کچھہ سونا اور
کچھہ لوبان اور کچھہ مُر نکالا اور اُس لڑکے کو نذر چڑھایا جیسے اللہ کو نذر
چڑھاتے ہیں یہہ نیاز نہ تھی نذر تھی جو اللہ کے لئے مخصوص ہے۔

فایدہ یہہ پہلی نذر تھی جو مسیح کو دی گئی اسکے بعد یہہ نذر چڑھنی شروع
ہوئی اور اب تک کروڑہا روپیہ اور اہل دنیا کا سب کچھہ اُسکو نذر ہو چکا
اور ہوتا رہتا ہے تب وہ جو اُسکے حق میں لکھا تھا پورا ہونا شروع ہوکے
اب تک پورا ہوتا چلا جاتا ہے۔ (زبور ۷۲: ۱۰ و ۱۵ یسعیاہ ۶۰: ۳ سے
۶ و ۹ وغیرہ)

فایدہ۔ سمجھتے ہیں کہ اس نذر کی ان تین چیزوں میں بھی [illegible]

طرف سے کچھ اشارہ تھا یعنی سونا سلطنت کا نشان تھا اور لوبان الوہیت
کا نشان تھا اور مُر جو تلخ چیز ہے اور آگ میں جلانے سے خوشبو دیتی
ہے دُکھوں کا نشان تھا۔ اور اس سے اشارہ تھا کہ یسوع مسیح خدائے
مجسم ہے اور کہ وہ سلطان السلاطین ہے اور دُکھ اُٹھانے کو دنیا میں
آیا ہے۔

پھر مجوسی اپنے ڈیرے پر چلے آئے جہاں اُترے تھے بیت اللحم
کے لوگ اب تک ایک جگہ بستی کے باہر دکھلاتے اور مسافروں کو زیارت
کراتے اور کہتے ہیں کہ یہاں مجوسی اُترے تھے اور کہ اُنکے ساتھ دو
تین اونٹ تھے۔ جب وہ رات کو سو رہے خدا کی طرف سے اُنکو
خواب میں کہا گیا کہ ہیرودیس کے پاس پھر نہ جانا چاہئے تب وہ صبح
سویرے اُٹھ کے دوسری راہ سے اپنے ملک کو چلے گئے۔ کلام الٰہی میں لکھا
ہے کہ اپنے ملک کو چلے گئے اور معلوم ہوتا ہے کہ اُنکا ملک یروشلم
کے مشرق میں تھا۔ متاخرین رومن کیتھولک کہتے ہیں کہ وہ تین شخص
تھے اور بادشاہ تھے فقیری بھیس میں پھرتے تھے کسپر ملخیر اور بلتھزر
نام تھے۔ یا الیس و امرس و دمکس نام ہونگے یا مگلح و گلگلت و
سرسین نام ہونگے یا اتور و سٹور یا انورس نام ہونگے اسی سے
معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ فرضی نام ہیں ... کہتے ہیں کہ شہر روم میں

آ کے مر گئے تھے اور شہر ملانو میں مدفون ہوئے تھے مدت بعد اُنکی لاشیں نکالکے ملک جرمن کے شہر کولس میں پہنچائی گئیں تھیں اور وہاں ابتک اُنکی قبریں ہیں جن کی زیارت رومن کیتھولک لوگ بڑی تعظیم سے کرتے ہیں یہ حدیث کی باتیں ہیں اِنکو قیاس قبول نہیں کرتا ان قبر پرستوں کے لئے دلکش مضمون ہے۔ یقین کے لایق وہی ہے جو کلام اللہ میں لکھا ہے۔

چودھویں فصل

مصر میں جانے کا تذکرہ

جب مجوسی بیت اللحم سے چلے گئے خدا کے فرشتہ نے یوسف کو خواب میں کہا اُٹھ لڑکے اور اُس کی والدہ کو ساتھ لیکے مصر کو بھاگ جا اور وہاں رہ جب تک کہ میں تجھے نہ کہوں اس لئے کہ ہیرودیس لڑکے کو مار ڈالنے کے لئے تلاش کریگا۔

یہاں مصر سے مراد ملک مصر ہے نہ خاص شہر مصر اور ملک مصر اُس وقت اچھا جائے پناہ تھا وہاں قیصر روم کی عملداری تھی اور اُسکا ایک صوبہ وہاں رہتا تھا جیسے گورنر جنرل ہوتا ہے یہودی بھی وہاں بکثرت جا بسے تھے اور اپنا اپنا روزگار کرتے تھے۔

بیت اللحم سے صرف تیس کوس کے فاصلہ پر سیہور ندی مصر کی
حد تھی پس یوسف کے لیئے کچھہ بڑا سفر نہ تھا اور راہ کا خرچ بھی خدا نے
اپنے بیٹے کے لیئے بھجوا دیا تھا کہ مجوسی سونا نذر کر گئے تھے۔ یوسف
فرشتہ سے یہہ بات معلوم کرکے اُٹھا اور فوراً رات ہی کو اُس لڑکے اور
اُس کی والدہ کو ہمراہ لیکے مصر کی طرف چُپ چاپ چل نکلا۔ اور ضرور پیادہ
پا گئے ہونگے اسی لیئے کسی کو معلوم بھی نہ ہوا کہ وہ کدھر گئے۔

فایدہ تولد کے وقت ابن اللہ کو سرائے میں جگہ نہ ملی اب تمام ملک
یہودیہ میں جگہ نہیں ہے جہاں رہے اس لیئے وہ مصر کو چلا ہے لیکن وقت
چلا آتا ہے کہ سب کچھہ اُسکے پیروں کے نیچے آ جائیگا اور اسوقت تک کہ سن
۱۸۹۲ ہے کہ کیا کیا کچھہ ہو چکا ہے۔

یہہ تو لکھا ہے کہ مصر کو گیا اور پھر وہاں سے بلایا گیا لیکن مصر میں جا کے
کس شہر میں رہے اور کتنے دن رہے یہہ باتیں بہ تحقیق معلوم نہیں
ہیں البتہ حدیثوں میں بہت کچھہ لکھا ہے لیکن کسی قوم کی حدیثیں اس
لایق نہیں اور نہ ہو سکتی ہیں کہ اُن سے کسی امر کا قطعی ثبوت ہو البتہ وہ
تحریری اور سندی بیان معتبر ہوتے ہیں جو ہمعصروں اور معتبر اشخاص
سے علی روس الاشہاد قلمبند ہو کے مشتہر ہوتے ہیں سو ایسی وہ حدیثوں
کا نہیں ہے۔

تو بھی یاد رہے کہ زیادہ تر زور حدیثوں کا اس بات پر ہے کہ یہہ لوگ
مسیح کو لیکے ملک مصر کے شہر اُون میں رہے تھے جسکو اہل عرب عین شمس
کہتے ہیں وہی ہے جو بیت شمس اور قریت الہرس کہلاتا تھا بلکہ ممفس
و نوف و موف بھی وہی کہلایا ہے اور سپٹوا جنٹ میں اسکو ہلیوپلس
کہا گیا ہے - یہہ شہر نشیب مصر میں نیل دریا کے پاس شہر قاہرہ سے
دس میل دور تھا اب وہ اُجڑ گیا ہے کیمبس بادشاہ نے اسکو برباد
کر دیا تھا اور وہاں کی اینٹیں اُٹھا کے شہر قاہرہ بسایا تھا اور قیصر
اگسطس بھی وہاں کی کچھہ اچھی چیزیں اُٹھا کے شہر روم کی آرائش
کے لیئے لایا تھا -

اسی اُون شہر کے کاہن فوطیفرع کی بیٹی آسناتھ یوسف کی زوجہ
ہوئی تھی (پید ۴۱ - ۴۵) اگلے زمانہ میں یہہ شہر تمام ملک مصر
کے بُت پرستوں کا قبلہ و کعبہ تھا یعنے وہاں بُت پرست پنڈت
تھے جیسے ہندوستان میں بنارس بُت پرستی کا گھر ہے - حدیث
میں آیا ہے کہ جب مسیح وہاں گیا تو وہاں کے بُت کانپ گئے تھے
واللہ اعلم مگر (یشعیا ۱۹ - ۱) میں لکھا ہے (دیکھو خداوند ایک تند رو
ابر پر سوار ہوکے مصر میں آئیگا اور مصر کے بُت اُسکے حضور میں
لرزاں ہو جائیں گے اور مصر کا دل اُسکے اندر پگھل جائیگا الخ) -

مقابیوں کے دنوں میں اُنیس نام ایک دولتمند یہودی تھا اُس نے اُس
شہر اُون میں یروسلم کی ہیکل کے نمونہ پر ایک ہیکل بنائی تھی تاکہ
یہودیوں کا ایک بڑا اور عمدہ عبادت خانہ بھی وہاں ہو کیونکہ یہودی
لوگ روزگار کے لیئے وہاں بہت جا بسے تھے - اور اب کہ وہ شہر
اُجڑ گیا اور کھنڈر پڑا ہے صرف ایک گاؤں ہے اور وہاں ستّر
فٹ بلند ایک لاٹ ابتک کھڑی ہے اور گاؤں کے کنوئیں کے
پاس ایک پُرانا درخت گولر کا کھڑا ہے اُسکی زیارت کرنے کو لوگ
جاتے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب یوسف اور مریم ابن اللہ جل
شانہ کو گود میں لیکے اِس شہر میں آئے تھے تو پہلے وہ تھکے ماندے
سفر کے اِس درخت کے نیچے بیٹھ گئے تھے اور یہاں کے کنوئے
سے پانی پیا تھا - یہہ مقام یادگاری کا دیر سے چلا آتا ہے اور ممکن
ہے کہ گولر کے پاس دوسرا گولر بوئے ہونگے ورنہ ۱۹ سو برس سے
ایک گولر کا درخت کیونکر رہا ہوگا تو بھی (یشعیا ۱۹ - ۱۸ و ۱۹ و ۲۰)
پر فکر کرو (اُس روز مُلک مصر میں پانچ شہر ہونگے جو کنعانی زبان بولیں
گے اُن میں سے ایک کا نام قریت الحرس کہلائیگا - اُس روز مُلک مصر
کی مملکت کے بیچوں بیچ خداوند کا ایک مذبح اور اُسکی سرحد میں خداوند
کا ایک ستون ہوگا اور وہ مصر کی سرزمین میں رب الافواج کا ایک

نشان اور ایک گواہ ہوگا اس لئے کہ اُنہوں نے ستمگروں کے ظلم سے خداوند کو پکارا اور اُس نے اُنکے لئے ایک رہائی دینے والا اور ایک حامی بھیجا۔

لکھا ہے کہ یہہ پاک گھرانا ہیرودیس کی موت تک وہاں رہا۔ اور زیادہ تر صحیح خیال یہی ہے کہ تین چار مہینے کے بعد ہیرودیس مر گیا تھا پس اُنکا وہاں رہنا تھوڑے ہی دنوں کا تھا۔ متی رسول خدا کی روح سے باالہام ہمیں یہہ بھی سکھلاتا ہے کہ (ہوشیع ۱۱-۱) میں جو لکھا ہے وہ اب مسیح کے مصر میں جا کے پھر آنے میں پورا ہوا ہے یہہ بات نہایت گہری اور برحق ہے وہاں لکھا ہے کہ جب اسرائیل لڑکا تھا میں نے اُسکو عزیز رکھا اور اپنے بیٹے کو مصر سے بُلایا (خروج ۴-۲۲) میں لکھا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ پہلوٹا ہے۔ اور معلوم ہے کہ وہ مصر سے آئے تھے اور خدا اُنکو اپنی قُدرت سے نکال لایا تھا اور ہوسیع نے اُسی اخراج کا ذکر کیا ہے۔ لیکن گہرائی اِس میں یہہ ہے کہ بنی اسرائیل کو ایسا خطاب کیوں دیا گیا تھا بیٹے کا لفظ بلکہ پہلوٹے کا لفظ کُل قوم یہود کے لئے کیوں استعمال ہوا تھا اِس کی وجہ اور کچھہ نہیں ہے مگر یہہ کہ حقیقی بیٹا جو فی الحقیقت پہلوٹا ہے اُس قوم میں ظاہر ہونیوالا تھا اُسکا جسمانی خون اُس قوم میں تھا اور وہ سب اُسکے نمونوں

اور ساتے ہیں تھے پیں اُسکا مصر سے بلایا جانا اور بیٹا کہلانا اور پھلوتا
ہونا حقیقی طور پر نہ ہوا سایہ کے طور پر تھا پیں وہ خبر جو یہاں سایہ کے
طور پر تھی یسوع مسیح میں کامل ہوئی کہ وہ حقیقی بیٹا ہے اور مصر سے آنا تھا

پندرھویں فصل

بے قصور بچوں کے قتل کا قصہ

جب ہیرودیس نے دیکھا کہ مجوسیوں نے مجھے دھوکا دیا تو نہایت
غصہ ہوا اور لوگوں کو بھیجکے بیت اللحم اور اُسکی ساری سرحدوں کے
سب لڑکوں کو جو دو برس کے اور اُس سے چھوٹے تھے اُسوقت
کے موافق جو اس نے مجوسیوں سے دریافت کیا تھا قتل کرایا۔
جب چند روز گذر گئے اور مجوسی واپس نہ آئے تب وہ سمجھا کہ
مجھے دھوکا دے گئے فی الحقیقت یہ دھوکا نہ تھا بلکہ وہ دہوکا تھا
جو اس نے اُنکو دیا تھا کہ میں بھی اُسکو سجدہ کرونگا اور نیت قتل
کرنے کی تھی خدا نے اپنے صاف دل بندوں کو اُسکے دھوکے
سے بچایا وہ جو آپ دھوکے باز ہے دھوکے سے بچنے والوں کو
دھوکے باز ٹھہراتا ہے۔ نہایت غصہ ہوا پوشیدہ دشمنی اور وہ
کینہ کی آگ جو اُسکے دل میں چھپی تھی بہ شدت بھڑک اُٹھی۔ اور

آپ ہی اُس میں جلنے لگا اور بچوں پر دہی آگ پھینکتا ہے۔ بیجا غصہ شیطان کا ہتھیار ہے جدھر ایسا غصہ ہے اُدھر شیطان ہے۔ قیاس کہتا ہے کہ دفعتاً بچوں پر دست اندازی نہ کی ہوگی جب تک کہ مسیح کو تلاش کیا نہ ہوگا جیسے فرشتے نے یوسف سے کہا تھا کہ وہ لڑکے کو ڈھونڈھے گا پس اُسنے اوّل بیت اللحم میں پھر آس پاس کے دیہات میں بھی آدمی دوڑائے ہونگے اور جب کہیں نہ پایا تب بیت اللحم کے باشندوں کو پکڑا ہوگا کہ لڑکا تمہارے ہی لڑکوں میں ہے تم کسی مسافر کا لڑکا بتلاتے ہو تا کہ اُسکو جو مسیح ہے بچا ڈالو اور مسافر کا نام لیکے بات کو ٹلاؤ اس لئے اُسنے اُنکے لڑکے پکڑے اور کچھ جو پکڑے گئے اِن میں بعض بیت اللحم کے اور اکثر نواح بیت اللحم کے تھے اور نواح بیت اللحم میں بنی بنیامین کثرت بستے تھے اور وہ راحیل کی اولاد سے تھے لفظ حدود بیت اللحم پر بھی لحاظ کرنا چاہیئے۔

اب وہ لڑکے جو قتل کی لایق اُسنے سمجھے اُنکی عمر کی نسبت یوں لکھا ہے کہ دو برس اور اُس سے چھوٹے تھے اور چھوٹے کی شرح میں متی نے یوں کہا ہے (کہ اُس وقت کے موافق جو اُسنے مجوسیوں سے دریافت کیا تھا) اور کچھ وقت ستارہ دکھلائی دینے کا تھا

اور وہی تولد شریف کا وقت تھا اس وقت کو اُس نے چھوٹی حد کی طرف
ڈالا اور بڑی حد دو برس کی اُس نے اپنے ذہن سے احتیاطاً قائم کی
اور او پر صاف لکھا ہے کہ تولد کے ۴۰ یوم بعد ہیکل میں لایا گیا تھا پھر
وہاں سے واپس بیت اللحم میں گئے ہیں اور کچھ عرصہ قریب دو ماہ
کے ہے اور یہی عرصہ ہے جو مجوسیوں نے اُسکو بتلایا ہوگا اور اسی
عرصہ میں مجوسی لوگ عرب یا فارس یا بابل کی طرف سے سواری کی شتر
آسانی سے آ گئے ہونگے تب نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دو برس سے دو
ماہ تک کے لڑکے مارے ہونگے اور ایسے چند ہی لڑکے ملے ہونگے
اب تک اُن چند بچوں کی چند قبریں بیت اللحم میں ہیں جن کی زیارت
کرنے کو لوگ جایا کرتے ہیں۔

یہ بیچارے مظلوم بے زبان مسیح کے جان نثار شہید ہیں اور
انکا خون اور انکی قبریں آج تک بیت اللحم میں تولد مسیح کے گواہ ہیں
کہ یقیناً مسیح بیت اللحم میں پیدا ہوا تھا اور کہ ہیرودیس کو یقین ہوگیا
تھا کہ مسیح پیدا ہو چکا ہے اور کہ وہ ابھی بچہ ہے اور وہ بچوں کو
اس لئے مارتا ہے کہ مسیح اُن میں مشتبہ ہے۔ مسیح تو آپ مرنے
کے لئے آیا ہے لیکن نہ ہیرودیس کے ہاتھ سے اور نہ وقت سے
پہلے ہاں اُن چند خاص بچوں کو یہ فضل عنایت ہوا کہ وہ شہادی

تکلیفوں کی موجوں سے جلد رہائی پاکے سعادت ابدی میں داخل ہوں اور اپنی جانوں کو سپرد نثار کریں جو اُنکے لئے کفارہ میں اپنی جان دینے کو آیا ہے۔ وہ جان جو مسیح کے لئے کھوئی جاتی ہے فی الحقیقت وہی بچتی ہے اور جو جان مسیح سے الگ ہو کے بچائی جاتی ہے درحقیقت وہی کھوئی جاتی ہے (مرقس ۸-۳۵) مقدسوں کی موت سے خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے (یوحنا ۲۱-۱۹)۔

دنیا میں لاکھوں لاکھ بچے پیدا ہوتے بعض چھوٹے ہی جاتے بعض جوان اور بوڑھے ہو کے مرتے ہیں پھر بعض ایمان میں اور بعضے بے ایمانی میں مر جاتے ہیں کامیابی صرف اسی میں نہیں ہے کہ بڑی عمر پاکے مریں بلکہ اس میں ہے کہ خدا کے مقبول ہو کے مریں اگرچہ قبولیت جلد حاصل ہو جائے تو زیادہ برکت ہے۔

خالق مالک خدا کے کاموں کو سمجھنا مشکل ہے جو کچھ وہ بہتر اور مناسب سمجھتا ہے وہی خوب ہے اُسکے وہ جانیں اسی لئے دُنیا میں بچے کچھ ہیں کہ ابن اللہ پر جان نثاری کر کے پہلے شہید ہوں اور وہ منصب پائیں جو دُنیاوی بادشاہی اور عمر درازی سے بہت بلند و بالا ہے۔

اگرچہ ان بچوں کے لئے خدا کی طرف سے فضل اور برکت ہے تو بھی ہر بدکار ظالم کے لئے سزا ہے۔ کچھ خونریزی ہیرودیس کی آخری

بڑی تھی جس سے اُسکی بدی کا پیالہ لبریز ہوگیا تھا اور اب اُسکی موت نزدیک آگئی تھی تاکہ اپنی جگہ میں جاوے۔

کوئی مخالف معترض کہتا ہے کہ مسیح آپ مصر میں جا کے بچ رہا اور اُسکے سبب سے بیت لحم کے معصوم بچے مارے گئے۔ یہہ اعتراض کسی اہل حق اور عارف کا نہیں ہے بلکہ کسی ملحد کا ہے جو خدا کے انتظاموں میں خدا پر عیب لگا کے اپنا الحاد ثابت کیا چاہتا ہے۔ اگر کوئی بیگناہ شخص کسی ظالم کے ظلم سے بچکے کہیں ہو جاوے اور وہ ظالم اُسکو نہ پا کے غیروں پر ظلم کرے تو اپنی ہی عقل سے پوچھو کہ قصور کس کا ہے آیا اُسکا جو بچکے ہو رہا یا اُس ظالم کا جس نے ظلم کیا۔ تب وہ جو یرمیاہ نبی نے کہا تھا پورا ہوا (یرمیاہ ۳۱ — ۱۵ و ۱۶) اگر کوئی اہل فکر یرمیاہ ۳۱ باب کو بغور دیکھے تو معلوم کریگا کہ سارا باب خداوند مسیح کے بیان میں ہے۔ کہ یہودیوں کی کامل بحالی ہوگی اور کہ وہ معرفت میں ترقی کرینگے۔ اور اُن سے نیا عہد باندھا جائیگا اس سارے بیان کے درمیان آیت ۱۵ و ۱۶ میں یہہ ذکر ہے کہ راخیل اپنے لڑکوں پر روتی ہے وغیرہ۔ پس یہہ آیت بھی ضرور مسیحی عہد سے متعلق ہوئی اور دیکھو اسی باب کے آخر میں لکھا ہے کہ تم آخری زمانہ میں ان باتوں کو سمجھوگے اور ثابت ہے کہ آخری زمانہ سے مراد مسیحی زمانہ ہے راخیل جسکا یہاں ذکر ہے

یروسلم سے ۶ میل شمال کی طرف زرتہ بنیامین کی جگہ ہے (یشوعہ ۱۸-
۱۵) اور بیت اللحم جہاں لڑکے مارے گئے اور جہاں راحیل بی بی کا
مزار شریف ہے یروسلم سے جنوب میں ۶ میل ہے رامہ میں بعہد نبوخد
نضر یروسلم کے قیدی جمع کیے گئے تھے اور وہاں بڑا رونا پیٹا اٹھا
(یرمیاہ ۴۰-۱) اور ان قیدیوں میں اکثر بنی بنیامین اور بنی یوسف تھے
اور یہی دو گھرانے راحیل بی بی کی اولاد سے ہیں تب وہ بات جسکا ذکر
(یرمیاہ ۳۱-۱۵) میں ہے ظہور میں آئی تھی لیکن اپنے کمال کو نہ پہنچی تھی۔ اب
کہ ہیرودیس نے بیت اللحم کے بچے قتل کرائے جن میں زیادہ تر بنی بنیامین
تھے اور راحیل کے مزار کے قریب یہ واقع ہوا تب یہ خبر اپنے کمال کو
پہنچی کیونکہ فی الحقیقت وہ خبر انہیں بچوں کے حق میں تھی کیونکہ سارا باب
برکات مسیح کے بیان میں ہے۔ اور راحیل یہودی کلیسیا کا نمونہ ہے او
کلیسیا کا رونا راحیل کا رونا ہے۔

سولھویں فصل

ہیرودیس کی موت کا بیان

جب ہیرودیس مرگیا تب خدا کے فرشتے نے مصر میں یوسف کو
دکھائی دیکے کہا کہ اٹھ لڑکے اور اسکی والدہ کو لیکے اسرائیل کے ملک

میں جا۔ کیونکہ جو لڑکے کی جان کے خواہاں تھے مر گئے۔ ایک ہی شخص ہیرودیس مر گیا تھا تو بھی فرشتہ نے بصیغہ جمع مر گئے بولا ہے جیسے (خروج ۴-۱۹) میں موسیٰ کو کہا گیا تھا کہ وہ سب جو تیری جان کے خواہاں تھے مر گئے تاکہ یوسف کو معلوم ہو جائے کہ یسوع لڑکے کی حفاظت موسوی حفاظت کے طور سے ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں عالم الغیب خدا جانتا ہے کہ ہیرودیس کے ساتھ اور کون کون دشمن تھے جن میں درجہ اول ہیرودیس کا تھا پس وہ سب کبھی مر گئے ہونگے۔ یوسف کو بصیغہ جمع پوری تسلی دیجاتی ہے کہ اب ملک یہودیہ میں کچھ خوف خطرہ کسی کی طرف سے نہیں ہے۔

کتاب یوسیفس جلد اول فصل ۳۳ فقرہ ششم میں لکھا ہے کہ ہیرودیس ستر برس کا ہو کے مرا تھا اور کہ اسکی موت بڑی سختی کے ساتھ ہولناک بیماری سے آئی تھی۔ بیمار ہو کے شہر یریحو میں جا پڑا تھا اور وہ سمجھ گیا تھا کہ اب موت قریب ہے۔ اسکی بیمار پرسی کے لئے امرائے ملک یہودیہ یریحو میں آئے تھے اور وہ سمجھتا تھا کہ اسکی موت پر کوئی نہ روویگا بلکہ سب خوش ہونگے اس لئے اُسنے بہنت اور ناجزی اپنی بہن سے کہا کہ جب میری جان نکل جائے فوراً ان سب نیکیوں اور امیروں کو جو یہاں آئے ہیں قتل کرنا کہ

انکے سبب سے مُلک میں رونا ہوگا اور وہ میرا ہی رونا ہوجائیگا اور کہا کہ اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو ضرور ایسا کرنا - مگر اُنھوں نے اس ظلم کی وصیت پر عمل نہیں کیا اور یوں یہ رئیس بخیریت اپنے گھروں میں آئے تھے -

جب ہیرودیس مرا رومی ۷۵۰ھ تھا اور جب مسیح پیدا ہوا اُسوقت بھی رومی ۷۵۰ تھا ورنہ طبیریوس قیصر کے ۱۵ سنہ جلوس میں ۳۰ برس کا نہیں ہوسکتا (لوقا ۳-۱ و ۲۳) تب جس سال میں مسیح پیدا ہوا اُسی سال میں ہیرودیس مرگیا ہے - اور کہ ضرور ہیرودیس ۳ تاریخ ماہ ۱۵ اپریل کو موا تھا یعنی تولد شریف سے ساڑھے تین یا پونے چار مہینے کے بعد مُوا ہے غالباً اور اُسکی موت میں جو سختی تھی جسکا ذکر یوسیفس نے کیا ہے وہ خدا کی طرف سے سخت گیری کا نشان تھا اور اس شخص کی موت میں (گنتی ۲۴-۱۹) کا مطلب بہت خوب طور سے پورا ہوتا ہے کیونکہ ادومی خاندان کا یہی ایک بادشاہ تھا جو شہر یروسلیم میں باقی رہ گیا تھا - اور پیشین گوئی میں لکھا تھا کہ مسیح اُسے مارےگا مسیح تو اسوقت بچہ تھا اور اُسنے اُسکو حملہ کرکے تلوار وغیرہ سے نہیں مارا مگر اپنی الوہیت کی شان سے سخت گیری کے طور پر اُسکی موت کر بھیجدیا -

انسان ناتوان نادان پُر عصیان پر افسوس صد افسوس کہ وہ کے دن کی زندگی اور کس حوصلہ پر خدا کی مخالفت کیا کرتا ہے جسنے اُس کو

پیدا کیا اور بہت کچھ بخشا وہ اُسکی چیزیں لیکے اس سے بطور بغاوت
جھگڑتا اور بڑی مغروری دکھلایا کرتا ہے لیکن کبھی فتح نہیں پاتا آخرکار
اُس سے سب کچھ چھین لیا جاتا اور وہ گرفتار ہوکے مجرموں کی طرح
ہائے ہائے کرتا ہوا اس جہان سے جاتا ہے اور اُسکو کوئی بچا نہیں
سکتا وہ صادق عادل خدا سے تو ابھی سزا پاتا ہے اور کبھی ابد تک خدا
سے رحم حاصل نہ کریگا کیونکہ اُسنے دنیا میں رحم کو نا چیز جانا اور اُس کو
پامال کرکے اپنا حصہ اُس میں سے آپ ہی کھو دیا ہے ہیرودیس تمام
مخالفوں سے پہلے مسیح یسوع کے تخت عدالت کے سامنے حاضر ہو کے
سزایاب ہوگا۔ اُسنے چاہا کہ مسیح کو پیدا ہوتے ہی مار ڈالے کہ وہ
نہ رہے۔ اور ہیرودیس کی اولاد سلطنت کرے ہیرودیس مرگیا اور
اولاد کا بھی بہت ہی بُرا حال ہوا۔ مگر مسیح جیتا ہے اور خدا کے عرش
مجید پر بیٹھ کے ساری خلقت پر الٰہی حکومت کررہا ہے۔ پس مسیح
کے سارے مخالف ہوشیار ہو جائیں۔

ستارھویں فصل

پاک گھرانا پھر ناصرہ میں آگیا

تب وہ اُٹھا اور لڑکے کو اور اُسکی والدہ کو لیکے اسرائیل کے

ملک میں آیا لیکن یہہ سُن کے کہ ارکلاؤس اپنے باپ ہیرودیس کی جگہہ
یہودیہ میں بادشاہی کرتا ہے وہاں جانے سے ڈرا۔ اور خواب میں الہام
پاکے جلیل کی اطراف میں چلا گیا۔ اور ناصرہ نام شہر میں آیا اور وہاں
مقیم ہو رہا۔ تب وہ بات پوری ہوئی جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا کہ
مسیح ناصری کہلائیگا۔

اسرائیل کے ملک میں۔ یعنے مُلک مصر سے چلکے مُلک کنعان کی
حدود میں آیا کنعان کا مُلک جو اسرائیل کا ملک ہے مصر کی ندی سیہور
سے فرات ندی تک ۱۸۰ میل لمبا اور ۷۵ میل چوڑا ہے۔ اور سارا مُلک
تین صوبوں میں منقسم ہے صوبہ یہودیہ و صوبہ سامریہ و صوبہ جلیل۔ یوسف
صوبہ یہودیہ میں جانے سے ڈرا یہہ سُن کے کہ ارکلاوس اپنے باپ
ہیرودیس کی جگہ اُس صوبہ میں بادشاہی کر رہا ہے۔ ارکلاؤس یونانی
تلفظ ہے۔ طالمود میں ارقی لوس لکھا ہے۔ ہیرودیس کے تین بیٹے
وارث ملک ہوئے تھے چنانچہ خود ہیرودیس نے اپنی زندگی میں وصیت
نامہ لکھہ کے قیصر اگسطس سے منظور کرالیا تھا ارکلاؤس بڑا بیٹا تھا صوبہ یہودیہ
و سامریہ اور ادومیہ کا حاکم ہوا تھا دوسرا بیٹا انتپاس علاقہ گلیل و پیریا
کا حاکم بنا تھا اِسی نے اپنے بھائی فیلبوس کی زوجہ بھگالی تھی۔ تیسرا ایک
اور فیلبوس تھا علاوہ فیلبوس مذکور کے اور وہ علاقہ طرخونیتس کا حاکم ہوا

تھا اور یہہ سب عرفاً ہیرودیس کہلاتے تھے۔

واضح رہے کہ یہاں جو لکھا ہے کہ ارکلاؤس بادشاہی کرتا ہے۔ اور کتاب اعمال میں ہیرودیس بادشاہ واگرپا بادشاہ کا لفظ آیا ہے۔ فی الحقیقت یہہ لوگ ہرگز بادشاہ نہ تھے عوام لوگ انکو ہیرودیس بادشاہ کی اولاد ہونے کے سبب سے بادشاہ کہدیتے تھے قیصر کی طرف سے کبھی انکا خطاب بادشاہ نہ ہوا تھا یہہ خطاب موت ہیرودیس کے بعد اس گھرانے سے چھین لیا گیا تھا ہیرودیس کلاں البتہ قیصر کی طرف سے بادشاہ مقرر تھا مگر اولاد میں کسی کو شاہنشاہ کی طرف سے خطاب بادشاہی نہ ملا تھا ہاں وہ سب حاکم تھے اور رومی گورنمنٹ کے ماتحت تھے۔ ہیرودیس اگرچہ قیصر سے خطاب بادشاہی لایا تھا تو بھی وہ یہودیہ کا بادشاہ قرار دیا گیا تھا۔

فایدہ یعقوب پیغمبر خبر دے گیا تھا کہ یہوداکی سلطنت کے زوال کے بعد اُسکے ذیل میں سے حاکم دفع نہ ہوگا جب تک شیلا نہ آجائے یعنے جب شیلا دُنیا میں آجائیگا اُسکے آجانے کے بعد سلطنت یہودا کے قدموں کے نیچے سے جاتا رہیگا۔ اور مسیح کو اسوقت شیلا کا لفظ دیا تھا جس کے چند معنے ہیں سے ایک معنے ہیں وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہے پس جب مسیح تولد ہوا تین سال کے

تین مہینے کے بعد ہیرودیس یہودیہ کا بادشاہ مر گیا تھا اور جدید انتظام ایسا ہوا کہ آج کے دن تک سلطنت یہودا کے ذیل کا پھر کوئی حاکم نہ ہوا یہہ گہری دلیل ہے کہ یسوع وہی موعود مسیح برحق ہے۔

ارکلاؤس نے شہر روم میں جا کے تعلیم پائی تھی اور اتھناخ یعنے بڑا سردار خطاب لیکے آیا تھا باپ کی جگہہ حاکم ہوا نہ بادشاہ لیکن اپنے باپ کی مانند سخت ظالم تھا قسم قسم کے ظلم کئے ایک عید فسح کے وقت تین ہزار آدمی قتل کرائے تھے قیصر نے ناچار ہوکے اُسکو جلاوطن کیا اور ملک فرانس کے وین نامی شہر میں بھیجدیا اُسی جگہہ وہ مرا۔ ۹ برس اُس نے یہودیہ میں حکومت کی تھی۔ اِس ظالم کے ڈر سے یوسف یہودیہ میں نہ گیا لیکن الہام پایا کہ صوبہ جلیل کے شہر ناصرہ میں جا رہے اور یہہ جگہہ اُسکی پہلی جگہہ تھی جہاں سے نکلا تھا پس الہام سے معلوم ہوا کہ اُسی پہلی جگہہ میں رہنا مفید ہوگا تب وہ وہاں پھر جا رہا۔

متی رسول فرماتا ہے کہ نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا کہ مسیح ناصری کہلائیگا۔ اور یہہ بات یوں پوری ہوئی کہ وہ وہاں جاکے رہا تب ناصری کہلایا۔

اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ کس نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ مسیح ناصری کہلائیگا تو میرا جواب یہی ہے کہ لفظ ناصری تو کہیں نہیں لکھا تو

بھی جو کچھ متی نے کہا برحق اور صحیح ہے۔ کیونکہ متی نے صعود مسیح کے ۱۵ برس بعد اپنی انجیل لکھی ہے اور جب مسیح دنیا میں تھا متی رسول بارہ رسولوں میں ہوکے اسکے ساتھ رہا۔ اُسنے دیکھا کہ یہودیوں کے درمیان مسیح کی تحقیر لفظ ناصری سے کیجاتی ہے اور ہم سب یہی آج تک دیکھ رہے ہیں کہ اُسکی اور اُسکی اُمت کی تحقیر لفظ ناصری ونصرانی ونصاریٰ سے کیجاتی ہے اور ضرور نبیوں نے خبردی تھی کہ مسیح کی تحقیر ہوگی پس متی نے اُسکی تحقیر کے بارہ میں کہا ہے کہ نبیوں نے خبردی تھی دیکھو (یسعیاہ ۵۳-۳و۴و۷و۸و۹و۱۲ اور زبور ۲۲) اور یہہ تحقیر اس بستی میں سکونت کے سبب ہوئی (یوحنا ۱-۴۶ و اعمال ۲۴-۵) اگر کوئی ضدی آدمی اس بات کو قبول نہ کرے جو برحق بات ہے۔ تو اُسکو معلوم ہوجاسے کہ (یسعیاہ ۱۱-۱) میں لکھا ہے کہ نصر نکلیگا پھر (یرمیاہ ۳۱-۶) لکھا ہے کہ نصریم منادی کریں گے (اور یہہ سارا باب مسیح کے حق میں ہے۔

جب مسیح مصر سے آکے ناصرہ میں مقیم ہوا اُسکی عمر تخمیناً دوسرے سال میں تھی۔ اور جب تک ۳۰ برس کی عمر کو نہ پہنچا سکونت کا مقام وہی ناصرہ شریف رہا۔

اٹھارھویں فصل

خداوند کی ۳۰ سالہ کیفیت کے بیان میں

یہ کیفیت کلام اللہ میں بہ تفصیل نہیں اجمالاً مذکور ہے البتہ حدیثوں میں بہت کچھ لکھا ہے جس کی تصدیق یا تکذیب کرنا جائز نہیں ہے شاید بعض باتیں صحیح اور درست ہوں اور بعض غلط اور وضعی ہوں جیسے تمام دُنیا کی حدیثوں کا حال ہے۔ البتہ مسیحی کلیسیا میں بعض ہیں جو حدیثوں کو مانتے اور اُن پر یقین رکھتے ہیں اور بعض ہیں جو حدیثوں پر اعتبار نہیں رکھتے یہ راہ غلطی سے بچنے کے لئے اچھی ہے اور میں بھی انہیں لوگوں کے ساتھ ہوں جو حدیثوں پر بھروسہ نہیں رکھتے۔ پس مسیح کی ۳۰ سالہ کیفیت کے بارہ میں اگر کوئی طالب حق تسلی کا جویا ہو تو چھ امر ایسے ہیں کہ جن پر لحاظ کرکے وہ تسلی اور تشفی حاصل کر سکتا ہے۔

پہلا امر (لوقا ۲: ۴۰) اور لڑکا بڑھتا اور حکمت سے بھر کے روح میں قوت پاتا رہا اور خداوند کا فضل اُس پر تھا۔ یعنی وہ انسان کے سب بچوں کی مانند ایک بچہ تھا جیسے سب بچے قد میں بڑھتے ہیں وہ بھی بڑھتا جاتا تھا اور جس قدر قد بڑھتا تھا حکمت بھی بڑھتی تھی

اور اُسکی انسانی روح میں قوت آتی تھی اور یہہ معلوم ہوتا رہا کہ خدا تعالیٰ کا فضل اُس پر ہے یعنے اُس بچے کی حرکات اور سکنات دیکھنے سے یہہ باتیں صاف ظاہر تھیں۔

دوسرا امر (لوقا ۲ - ۴۱ سے ۵۱) کا خلاصہ یہہ ہے کہ اُسکی والدہ اور اُسکا شرعی باپ یوسف ہر سال عید فسح کے وقت یروشلم میں جایا کرتے تھے اور وہ بھی اُنکے ساتھ جایا آیا کرتا تھا۔ جب ۱۲ برس کی عمر میں پہنچا اور والدین حسب دستور ساتھ لیکے یروشلم میں عید کے لئے آئے۔ تب یہہ ایک خاص وقت تھا کہ پہلا قرن طفلی کا تمام ہوگیا اور دوسرے قرن میں اُسنے قدم رکھا تھا۔ اسوقت لڑکے لڑکیوں کی جسمانی و روحانی قوتیں اُبھرنی شروع ہوتی ہیں اور ایک نئے زمانہ کا آغاز ہوتا ہے اور اُسی وقت سے شرعی احکام اُسپر واجب سمجھے جاتے ہیں اور اسی لئے یہودی لوگ ۱۲ برس عمر کے فرزند کو شرع کا فرزند کہتے تھے پس مسیح بھی جب شرع کا فرزند ہوا تو اُسنے نہایت مبارک طور پر اس قرن کا شروع کیا۔

والدین نے حسب دستور عید کے ایام کہ تیاری کے دن سے بے خمیری روٹی کے دنوں تک ۹ دن ہوتے ہیں پورے کرکے پھر قافلہ کے ساتھ ناصرہ کو چلے۔ لیکن خداوند مسیح یروشلم میں

رہ گیا وہ سمجھے کہ وہ قافلہ میں رلا ملا چلتا ہے جب مقام پر پہنچیں گے ڈیرہ پر آجائیگا بے فکر چلتے رہے اسکی طرف سے اُنھیں پورا اطمینان تھا اُسکی عمدہ عادات سے واقف تھے جب پہلی منزل طے ہوئی۔

فائدہ حدیث میں ہے کہ شہر بیروت میں آئے جو یروسلم سے بسمت شمال وس میل ہے اور آجکل اس بستی کو آلبیرا کہتے ہیں وہاں مقام ہوا تب اُنھوں نے خداوند کو سب رشتہ داروں اور واقفوں کے ڈیروں میں تلاش کیا اور کہیں نہ پایا فکرمند ہوئے رات بھر صبر کیا دوسرے دن صبح کو ہر کہیں تلاش کرتے ہوئے یروسلم کو پھرے قافلہ چلا گیا اُس روز بھی وہ اُنھیں نہ ملا تیسرے دن وہ اُس مقام میں آئے جہاں علمائے دین اور طالب علم رہتے تھے اور تعلیم و تعلم کا کام ہوتا تھا۔ وہاں آکے دیکھا کہ عالموں کے پاس بیٹھا ہے یہ بھی پاس کھڑے ہو گئے اور معلوم کیا کہ عالموں سے کچھ سوالات کر رہا ہے اور وہ لوگ جواب دیتے ہیں اور خداوند اُنکے جواب سُنتا ہے اور کچھ فرماتا بھی ہے اور لوگ بھی وہاں بیٹھے اسکی باتیں سُنتے اور اُسکے فہم اور کلام سے حیران تھے۔

کچھ نہیں لکھا کہ کیا فرماتا تھا لیکن وہ لوگ جو انجیل کی باتوں سے واقف ہیں جانتے ہیں کہ اُسکا کلام کس قسم کا ہوگا۔ مریم نے کہا

اے بیٹے کس لئے تو نے ہم سے ایسا کیا دیکھ تیرا باپ اور میں غمزدہ
ہوکے تجھے ڈھونڈتے تھے - بہت ادب سے بولی اور اپنی تکلیف
کا بادب اظہار کیا کیونکہ اُسکی شان مجید سے یہ دونوں کسی قدر واقف
ہوگئے تھے اور جانتے تھے کہ وہ اللہ کا قدوس ہے - تب اُسنے
یوں فرمایا کہ کیوں تم مجھے ڈھونڈھتے تھے - کیا تم نے نہ جانا کہ مجھے اپنے
باپ کے یہاں رہنا ضرور ہے -)

فرماتا ہے کہ تلاش کرنے کی کیا وجہ تھی اگر کوئی کہیگا کہ محبت مادری کی وجہ
تھی لیکن نہ تمام محبت مادری بلکہ مبارک ماں کی محبت مبارک بیٹے کی طرف
جس نے کبھی کسی کا حق تلف نہ کیا خدا کے اور سب آدمیوں کے حقوق
بیقصور پورے کئے لیکن مسیح کا مطلب یہ ہے کہ اِدھر اُدھر کہیں
کیوں تلاش کرتے تھے سیدھے ہیکل شریف میں کیوں نہ چلے آئے
پھر میری جُدائی سے کچھ غمزدہ ہوئے - کیا تم نے نہ جانا کہ میں کہاں
ہونگا اور مجھے ہمیشہ کہاں رہنا ہے - پیدائش سے اس وقت بارہ
برس ہوتے ہیں تمام واقعات جو اس عرصہ میں گذرے تم نے دیکھے
اور اُنکے نتیجہ سے واقف ہوئے کہ میرا حقیقی باپ اللہ تعالیٰ ہے
میں اُسکی ذات میں سے نکلا اور دنیا میں مجسم ہوکے آیا - اور مجھے
ضرور ہے کہ اپنے باپ کے گھر میں جو ہیکل شریف ہے ملوں اور اسی

میں ہمیشہ رہوں میری گذشتہ کیفیت کا یہی نتیجہ تھا کیوں تمنے نہ جانا
اِس وقت مریم نے یوسف کو اُسکا باپ کہا تھا اور خداوند بھی اُس کو
شرعی باپ جانتا اور مانتا تھا لیکن فوراً مسیح نے اپنے حقیقی باپ کا ذکر
کیا کہ میں تو اُسکا بیٹا ہوں اور اُسی کے گھر میں ابدتک مجھے رہنا ہے ایک خاص
وقت تک تم سے خدمت لیجاتی ہے جس کے لیئے اجر عظیم پاؤ گے۔
جو باتیں مسیح نے علماء یہود سے اِسوقت کیں جن سے سامعین حیران
تھے اگرچہ مرقوم نہیں ہیں مگر یہ بات جو مریم سے اُسی وقت کہی کیسی
گہری اور نور بخش ہے پھر دیکھو کہ اِس بات پر اُسکا عمل کیسا ہوا اور
ابتک ہو رہا ہے۔ پہلے قرن میں یعنے تولد سے ۳۰ برس تک مسیح
کی زندگی ایسی نہ تھی جیسے عام لڑکوں کی ہوتی ہے بلکہ اُس سے بھی
مریم اور یوسف کو سیکھنا چاہیئے تھا کہ مسیح ابن اللہ ہے اور وہ اللہ
میں ہمیشہ ملیگا اس پر غور کرو کہ کیا تمنے نہ جانا پس جاننے کے سامان
تھے اور جانا۔ جسمانی انسانی مزاج سے بہت محبت کی اور خداوند نے
اُنکی محبت کو قبول بھی فرمایا تو بھی فرماتا ہے کہ تم نے اِس بات کو نہ جانا
جسکا جاننا ضرور تھا۔

فائدہ ۵ اب سوچو کہ مسیح نے اِس عمر میں ایسی حکمت کہاں سے
پائی ضرور اُسکی الوہیت اُسکی انسانیت کو سکھلاتی تھی۔

فایدہ - بارہ برس تک کی تواریخ کا خلاصہ یہاں تک معلوم ہوگیا پس ۳۰-۱۲=۱۸ کے اب ۱۸ برس کی تواریخ اور چاہیئے -

تیسرا امر (لوقا ۲-۵۱ و ۵۲) اور وہ اُنکے ساتھ روانہ ہوکے ناصرت میں آیا اور اُنکے تابع رہا اور اُسکی ماں نے یہہ سب باتیں اپنے دل میں رکھیں - اور یسوع حکمت اور عمر اور خدا کے اور انسان کے نزدیک مقبولیت میں ترقی کرتا گیا - یہہ خلاصہ ہے ۱۸برس کی تواریخ کا جو لوقا نے بڑی تحقیقات سے لکھا ہے (لوقا ۱-۳)

(۱) ناصرت میں برابر سکونت رہی عیدوں کے وقت یروسلم میں جانے آتے رہے -

(۲) عمر کے ساتھ حکمت میں برابر ترقی رہی نہیں لکھا کہ کسی معلم سے تعلیم پائی مگر خدا باپ اُسکا معلم تھا اسی لئے اُسکی تعلیم شانِ الوہیت کے شایاں ہے -

(۳) اُسکا چال چلن ایسا رہا جو آدمیوں کو پسندیدہ تھا اور خدا کو بھی پسندیدہ تھا اور اس میں ترقی رہی -

چوتھا امر وہ ۳۳ برس کی عمر میں آسمانوں پر چڑھ گیا اُسوقت صدہا آدمی اُسکے وطن اور دیس میں موافق اور مخالف موجود تھے مخالفوں نے اُسکے چلن میں حرف گیری نہیں کی اور موافق لوگ

اُسکے عابد بن گئے ماں نے اور بھائیوں نے اُسکی پرستش کی اور بہ
اکثروں نے اپنے خون سے اُسکی صداقت پر گواہی دی۔ اور وہ سب
روحانی آبا جو اُسی صدی میں دوسری تیسری صدی تک پیدا ہوئے
اُسی مُلک کے یا اطراف میں سے تھے جنہوں نے مسیح کے ماجرے کی
تحقیقات اچھی طرح سے کی اور انجیلوں میں جو کچھ لکھا ہے بجان قبول
کیا چنانچہ اُن میں سے بعض کی تصنیفات ابتک موجود ہیں۔

پانچواں امر۔ صاف ظاہر ہے کہ خدا یسوع کے ساتھ تھا نہ ایسا
جیسے مومنین مقبولین کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ ایسا جیسے اُس میں ہوکے
آپ کام کرتا ہے پس یہہ خدا کی ایسی معیت یسوع مسیح کی کمال قدسیت
پر گواہی ہے خدا سے۔

چھٹواں امر۔ بیبل دان آدمی جانتا ہے کہ مسیح کی صلیبی موت
یقیناً خدا کی طرف سے آدمیوں کے گناہوں کے لئے ہوئی تھی اور
کہ مسیح بلاشک خدا کا برہ تھا جو جہان کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہے اور تمام
قربانیوں کے جانور جو سابق میں دیئے جاتے تھے ایسی قربانی کے
سائے تھے اور اُن سایوں میں بڑی شرط بے عیبی کی تھی جب
سایوں میں بے عیبی بڑی شرط تھی تو عین میں بے عیبی کس قدر
زیادہ ہوگی۔ پس ۱۸ سالہ تواریخ کا حاصل تو ہمارے پاس نقد موجود

ہے ہاں مفصل قصے اور واقعات نہ تھے کیونکہ اُسکے خاص کام کا وقت نہ آیا تھا عام آدمیوں کی طرح بے عیب ہو کے اپنے گھر میں تھا اور والدین کے تابع رہ کے یوسف کے نجاری پیشہ میں مصروف رہا کیونکہ بیکاری اور سستی گناہ ہے جس کے نتیجے بد ہیں وہ بیکار نہ رہا دُنیاوی کام کرتا رہا جب تک خاص روحانی کام کا وقت نہ آیا فقط والسلام علی ابناء السلام۔

عماد الدین لاہز